ABDUL WARIS SALMAN

LWD- Based on separation field method

علاج بالتّدبیر

سی۔سی۔آئی۔ایم۔گورنمنٹ آف انڈیا کے مجوزہ
نصاب برائے ماہر طب (ایم۔ڈی) کے مطابق

ڈاکٹر جمال اختر
ایم۔ڈی۔معالجات (علیگ)
ریڈر وصدر شعبۂ معالجات
زیڈ۔وی۔ایم۔یونانی میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل
اعظم کیمپس، کیمپ، پونہ۔۱

6.10.17 F Said
9 M Mur
11 W Toxic
13 F Clinical
16 M IBT
23 M CS
25 W Pedia
26 IBT
27 IBT
29 Said
30 Juris

فہرست مضامین

These regimens are mainly for the istifraghe-akhlate radaiya (evacuation of morbid humor)

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر

☆☆☆

پیش لفظ

علاج بالتدبیر ایک ایسا طریقۂ علاج ہے جو فی زمانہ انتہائی شہرتوں کا حامل ہوتا ہوا نظر آرہا ہے، البتہ مارکیٹ میں پنچکر ما نام اپنی شناخت قائم کر چکا ہے، مگر علاج بالتدبیر کو طبِ یونانی کے افراد عام ذہنوں تک پہنچانے میں ناکام رہے، جبکہ قدیم طبی کتب میں علاج بالتدبیر کا وافر ذخیرہ موجود تھا اور اس کی اہمیت وافادیت اس قدر مُسلم تھی کہ زمانۂ قدیم میں دلک وحمام، حجامت وفصد عام طور پر رائج تھے یہاں تک کہ آزادی کے بعد بھی یہ طریقۂ علاج جاری تھا۔ مگر جیسے ہی طبِ یونانی میں آنے والوں کا ذاویہ بدلا یہ معدوم ہوتی چلی گئی بلکہ یوں کہا جائے کہ ہم نے اپنے ہی ہاتھوں اس طریقۂ علاج کا گلا گھونٹ دیا اور اب جو دور آیا تو قدرے اس کی طرف توجہ دی گئی مگر کافی تاخیر ہو چکی ہے ورنہ یہ طریقۂ علاج طبِ یونانی کا اہم حصہ ہوتا۔

چنانچہ اس کی ضرورت اور اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس طریقۂ علاج کو صفحۂ قرطاس کے حوالے کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ اساتذہ، طلباء اور قارئین یکساں فائدہ اُٹھا سکیں۔ فائدہ اُٹھائیں اس کے لئے اسے آسان تر الفاظ کا جامہ پہنانے کی کوشش کی گئی ہے اور ضرورت کے مطابق جدید الفاظ کا اضافہ بھی معاون ثابت ہوگا۔ علاج بالتدبیر کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگا سکتے ہیں کہ Ayush جو کہ گورنمنٹ آف اِنڈیا کا ایک حصہ ہے اس مضمون کو ایک شعبہ کی حیثیت دے کر اس طریقۂ علاج کو عالمی سطح پر متعارف کرانے کی کوشش کی ہے اور یہ اقدام Global حیثیت دینے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ private practitioner بھی اس سے بھرپور فائدہ اُٹھا کر مالی منفعت حاصل کر سکتے ہیں۔ دنیا یہ بھی جانتی ہے کہ امراضِ کہنہ کا علاجِ شافی اگر کسی طریقۂ علاج میں ہے تو وہ طبِ یونانی ہے۔ ضرورت صرف یہ ہے کہ اسے عوام تک پہنچانے میں ہر وہ طریقہ اپنایا جائے جس کا وقت متقاضی ہے۔

یہ کتاب کتنی مفید ہوگی اس کا فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہوئے یہ گذارش ضرور کروں گا کہ اس کی خامیوں سے ضرور مطلع فرمائیں اور مفید مشوروں سے نوازیں تاکہ احقر کی حوصلہ افزائی ہو۔

ڈاکٹر جمال اختر -

ایم، ڈی، معالجات، علیگ

☆☆☆

تقریظ

علاج بالتدبیر کوئی نیا طریقہ علاج نہیں بلکہ طبِ یونانی کا ایک درخشندہ باب ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ اطباء قدیم کو اس طریقہ علاج میں مہارت تامہ حاصل تھی لیکن جوں جوں زمانہ گزرتا گیا اس طریقہ علاج کی گرفت ڈھیلی ہوتی چلی گئی یہاں تک کہ یہ طریقہ علاج مفقود و معدوم کی منزل کے قریب ہو گیا۔

پھر اسے نشاۃ ثانیہ ہی کہا جا سکتا ہے کہ اسے وہ عالمی شہرت حاصل ہوئی کہ آج دنیا کے ہر گوشے اور ہر چپے میں علاج بالتدبیر کا ڈنکا بجنے لگا اور اپنی افادیت کا سکہ اس طرح جاری کیا کہ قدیم و جدید طریقہ علاج میں ایک اہم شعبہ کا حامل ہو گیا۔ چنانچہ اسی علاج بالتدبیر کے بطن سے Regimenal therapy اور Physiotherapy جیسے الفاظ نے جنم لیا اور یونیورسیٹیوں میں اپنی شناخت ایک اہم شعبہ کی حیثیت سے قائم کیا۔ اسی تناظر میں Ayush نے بھی یونانی اور آیورویدک کالجوں میں الگ شعبہ دیکر اس طریقہ علاج کے فروغ کیلئے اہم اقدام کیا۔

دورِ حاضر علاج بالتدبیر کی ترقی کا دور کہا جا سکتا ہے ماڈرن ٹیکنک نے اسے اور خوبصورت انداز میں پیش کر کے دادِ تحسین حاصل کیا اور اس میں کشش بھی پیدا کی، ایسے وقت میں ضرورت تھی کہ طبِ یونانی کے اس اہم شعبہ پر خصوصی توجہ دی جائے اور قدیم لٹریچر کے ذریعہ جو انتہائی مفید موزوں، آسان اور جدید و قدیم اصطلاحات سے مزین ہوں عام کیا جائے۔ اسی کے پیشِ نظر محترم جناب ڈاکٹر جمال اختر صاحب کی یہ تصنیف قارئین کے سامنے ہے جو ڈاکٹر موصوف کی سبجیکٹ پر گہری نظر کی غمازی کرتی ہے۔ چونکہ موصوف خود ایک قابل اور باوقار و باصلاحیت مدرس ہیں زیڈ۔ وی، ایم یونانی کالج پونہ کی وابستگی نے مزید نکھار پیدا کر دیا نیز تعلیم و تعلم اور تدریسی و تحقیقی اندازِ فکر کو پروان چڑھانے میں نمایاں کردار بھی ادا کیا، جسے اس کتاب میں ہر جگہ قاری ملاحظہ کر سکتا ہے۔ بجا طور پر ڈاکٹر صاحب مبارکباد کے قابل ہیں کہ انھوں نے بھولی بسری وراثت کے تحفظ کا بیڑا اٹھایا اور مفید سے مفید تر بنانے

میں ہر ممکن جدوجہد کی ۔امید کرتا ہوں کہ یہ کتاب مقبول خاص وعام ہوگی۔
مولیٰ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو مفید عام بنائے۔(آمین)

فقط

حامی طب
پروفیسر سعید احسن قادری
شعبۂ علم الادویہ زیڈ۔وی۔ایم۔یونانی میڈکل کالج، پونے۔

۱- اہوا
۲- ماکول
۳- حرکت
۴- حرکت و سکون نفسانی
۵- نوم و تیقظ
۶- احتباس و استفراغ

علاج بالتدبیر

تعارف

علاج بالتد بیر کا مطلب یہ ہے کہ اسبابِ ستہ ضروریہ میں مناسب اور ضروری ردو بدل یا تبدیلی وتصرف کیا جائے۔ اصل میں یہ ایک ایسا طریقۂ علاج ہے جس میں ادویہ کی مدد کے بغیر بعض بیرونی اور خارجی تدابیر اختیار کر کے ازالۂ مرض کی کوشش کی جاتی ہے۔ علاج بالتد بیر کے احکام بھی اپنی اہمیت و کیفیت کے لحاظ سے وہی ہیں جو کہ معالجۂ امراض میں دواؤں کے متعلق اپنائے جاتے ہیں یعنی علاج بالضد جس کا مطلب ہے متضاد کیفیات سے کسی مرض کا ازالہ کرنا۔ چنانچہ عام طور پر امراضِ باردہ میں حار دوائیں وغذائیں اور امراضِ حارّہ میں بارد دوائیں اور غذائیں دی جاتی ہیں۔ اسی اصول پر عمل کرتے ہوئے 'اسبابِ ستہ ضروریہ' میں بھی کیفیت کے تضاد کا لحاظ کیا جاتا ہے یعنی اگر سردی زیادہ ہے تو گرمی پیدا کرنے والی اور اگر گرمی کی زیادتی ہے تو سردی پیدا کرنے والی تدابیر پر عمل کی کوشش کی جاتی ہے۔

علاج بالتد بیر کا ذکر طب قدیم میں ملتا ضرور ہے مگر مجموعی طور پر اس کی طرف توجہ نہ دیکر چند اعمال کو ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے مثلاً عمل کئی۔ جیسا کہ التصریف لمن عجز عن التالیف (ابو القاسم زہراوی) سے ظاہر ہوتا ہے۔ اسی تالیف کا ذکر ڈاکٹر ڈانلڈ کیمبل نے اپنی کتاب History of Arabian Medicine میں وضاحت کے ساتھ کیا ہے اسی طرح حکیم سید علی احمد نیر واسطی نے بھی اپنی کتاب طب العرب میں عمل کئی کی تشریح وتوضیح کی ہے۔

جب ہم ابو القاسم زہراوی کی کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں تو عمل کئی کی اہمیت اور زیادہ اجاگر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ابو القاسم زہراوی نے کئی بالنار اور کئی بالادویہ سے جسمانی امراض کا علاج کیا نیز

اندلس وغیرہ میں یہ عمل کثرت سے کیا جاتا تھا۔اسی طرح حجامت کا تاریخی جائزہ لیا جائے تو یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ حجامت کا تصور یا یافت ۳۳۰۰ یا ۵۵۰۰ قبل مسیح کی ہے۔بقراط (۴۰۰ قبل مسیح) نے بھی اس طریقہ علاج کا بڑی وضاحت سے تذکرہ کیا ہے اور پھر اسے جالینوس (120AC) سیلسس (30--38AC) اور پارسیلسس (1493--1541AC) نے ایک آرٹ کہہکر اس کی اہمیت وافادیت کو اور زیادہ اجاگر کردیا البتہ حجامت میں استعمال ہونے والے آلوں کا انتخاب اپنی اپنی آسانی کے طور پر کیا گیا۔اور پھر سولہویں صدی عیسوی میں یورپ نے اس طریقہ علاج کو اور رائج کیا اور قسم قسم کے آلات کی اختراع کر کے شہرت دینے میں اہم کردار ادا کیا جس کیلئے فالو پیو، ویڈس اور ڈال کروس کا نام لیا جاتا ہے اور انیسویں صدی میں کرسٹوف ویل بالڈ نے امراض چشم ،امراض ریہ، امراض قلب اور دردپشت میں خاص طور پر اس طریقہ علاج کو اپنایا اور پھر اس کی شہرت روز بروز افزاں ہوتی چلی گئی۔اس کی خصوصیات مختلف کتب احادیث میں بھی مذکور ہیں جس سے اس کی افادیت اور مستحکم ہو جاتی ہے نیز اس طریقہ علاج کو برتنے اور اس کی اشاعت کرنے میں ایک سنت بھی زندہ ہو جاتی ہے۔

شواہد اور قرائن اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ سب سے پہلے جس فن کا وجود ہوا ہوگا وہ علاج بالتدبیر ہے مختلف زبان ونظریات کے حاملین نے اسے مختلف الفاظ کا جامہ دیا ہے لیکن مقاصد و معنی ایک ہیں لہٰذا اس پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ علاج بالتدبیر پورا کا پورا اسباب ستہ ضروریہ میں گھرا ہوا ہے۔آج ایک بار پھر اسباب ستہ ضروریہ اور غیر ضروریہ کی اہمیت کو ماہرین فن نے محسوس کیا اور اس کو نصاب میں باقائدہ طور پر شامل کیا یہ ایک خوش آئند بات ہے۔اسباب ستہ ضروریہ میں حرکت وسکون بدنی کو خاص اہمیت حاصل ہے جس میں حرکت کا مخصوص طریقہ دلک ہے دلک کو یونانی طریقہ علاج میں ایک اہم مقام حاصل ہے جس کے ذریعہ جسم کی مالش کی جاتی ہے اور مقام ماؤف میں دوران خون کو تیز کر کے عضلاتی تغذیہ کو بہتر بنایا جاتا ہے۔مالش کا یہ طریقہ زمانہ قدیم سے رائج ہے اور عصری طب دلک کو Physiotherapy کا ایک حصہ مانتی ہے۔زمانہ قدیم سے لیکر عصر حاضر تک

دلک کو مختلف قسم کی بیماریوں میں استعمال کیا جاتا رہا ہے۔

طب یونانی نے علاج بالدواء کے ساتھ علاج بالتدبیر کو بھی اہمیت دی ہے بلکہ علاج بالتدبیر کو علاج بالدواء پر فوقیت دی ہے۔اس لئے کہ علاج بالدواء اگر ایک طرف مفید ہوتا ہے تو دوسری طرف مضر اثرات کا باعث بھی ہوتا ہے جس کے لئے مصلحات کا استعمال مشکل ہوتا ہے مثلاً مسکن الم دواء اگر ایک طرف درد کو ساکن کرتی ہے تو دوسری طرف وہ اعصاب اور قلب کے لئے نقصاندہ بھی ہوتی ہے لیکن علاج بالتدبیر کے اختیار کرنے میں یہ دقت نہیں آتی بلکہ انسان دواء کے مضر اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔

☆☆☆

استفراغ

Excretion

تعریف۔

بدن میں موجود ایسے مواد و فضلات جن کا بدن میں رہنا نقصان دہ ہوسکتا ہے طبیعت کسی نہ کسی طرح ان کو بدن سے خارج کرنے کی کوشش کرتی ہے اسی کو استفراغ کہتے ہیں۔ پھر کبھی تو طبیعت خود یہ کام کرتی ہے جسے استفراغِ طبعی کہتے ہیں جیسے دستوں کا آنا، قے کا آنا، پسینہ آنا، حیض اور پیشاب کا جاری ہونا وغیرہ اور اگر طبیعت کے تقاضہ کے خلاف بدن سے مواد خارج ہوتے ہیں یعنی جن مادوں اور رطوبات کو طبعی طور پر بدن میں رکنا چاہیئے اگر وہ خارج ہونے لگیں تو اس کو استفراغ غیر طبعی کہتے ہیں۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ طبیعت استفراغ طبعی کو خارج کرنے پر قادر نہیں ہوتی اس کے لئے طبیب طبیعت کی مدد کرتا ہے جسے استفراغِ صناعی کہتے ہیں جیسے طبیب کا مسہل دینا، قے کرانا، حیض اور پیشاب کا جاری کرنے کی کوشش کرنا، نکسیر کے خون کو جاری کرنا، فصد کے ذریعہ خون نکالنا یعنی مرضی مادہ کو کسی بھی شکل میں خارج کرنا استفراغ صناعی کہلاتا ہے۔ پھر کبھی تو یہ استفراغ قوی اور شدید ہوتا ہے مثلاً جمال گوٹہ یا اس جیسی تیز مسہل دواؤں سے اسہال کا جاری کرنا جس سے ۲۴ گھنٹہ کے اندر آٹھ دس دست جاری ہو جائیں یا پھر فصد کے ذریعہ ۵۰۰ ملی لیٹر تک خون نکالنا۔ گاہے استفراغ ہلکا اور معمولی قسم کا ہوتا ہے مثلاً ملین دواؤں سے آنتوں کو پاک و صاف کرنا، معمولی طور پر ایک دو قے کا لانا، خونِ حیض کا جاری کرنا، مدرات کے ذریعہ پیشاب کا جاری کرنا یا پھر پسینہ کا اخراج وغیرہ۔

ذوالب
قے نے اوار ضات

اقسام استفراغ

استفراغ کو مندرجہ ذیل تین اعتبار سے تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ استفراغ باعتبار کلی و جزئی

۲۔ استفراغ باعتبار طبعی، غیر طبعی اور صناعی

۳۔ استفراغ باعتبار منافذ و مسالک

ا۔استفراغ باعتبار کلی و جزئی

استفراغ کلی

پورے بدن سے مواد خارج کرنے کے عمل کو استفراغ کلی کہا جاتا ہے۔اس کی مثال میں فصد اور اسہال آتے ہیں جن کے ذریعہ تمام بدن کے مواد یا اخلاط اربعہ خارج کئے جاتے ہیں۔

استفراغ جزئی

جسم کے کسی مخصوص عضو سے مواد خارج کرنے کے عمل کو استفراغ جزئی کہتے ہیں۔اس کی مثال میں سعوط(Nasal Drops) اور نشوق(Nasal Inhaler) آتے ہیں جن کے ذریعہ صرف دماغ کا تنقیہ مقصود ہوتا ہے یا خلط بلغم و سودا کا اخراج۔

۲۔استفراغ باعتبار طبعی، غیر طبعی اور صناعی

استفراغ طبعی

استفراغ طبعی سے مراد وہ استفراغ ہے جس کو طبیعت از خود خارج کرے مثلاً دستوں کا آنا، قئے کا آنا، حیض و پیشاب کا خارج ہونا نیز پسینہ کا خارج ہونا وغیرہ۔

استفراغ غیر طبعی

استفراغ غیر طبعی سے مراد وہ استفراغ ہے جس میں طبیعت کے تقاضہ کے خلاف بدن سے مواد خارج ہوتے ہیں یعنی جن ماذوں اور رطوبات کو طبعی طور پر بدن میں رکنا چاہیئے اگر وہ

خارج ہونے لگیں تو اس کو استفراغ غیر طبعی کہتے ہیں۔

استفراغ صناعی

استفراغ صناعی سے مراد وہ استفراغ ہے جس میں طبیعت از خود استفراغ پر قادر نہیں ہوتی بلکہ طبیب کی اعانت کی محتاج ہوتی ہے مثلاً طبیب کا مسہل دینا، قئے کرانا، دم حیض اور پیشاب کا جاری کرنا، عمل تعریق کے ذریعہ پسینہ کا اخراج، خون نکسیر کو جاری کرنا اور فصد کے ذریعے خون نکالنا وغیرہ استفراغ صناعی کہلاتا ہے۔

۳۔ اقسامِ استفراغ باعتبار منافذ و مسالک

طبِ یونانی میں امراض کے علاج کے مختلف طریقے جو اطبّاء نے بیان کئے ہیں مثلاً علاج بالدوا، علاج بالید اور علاج بالغذا ان تینوں کو بحیثیت مجموعی تدبیر (علاج بالتدبیر) کہتے ہیں جو مرض کی فطرت، سبب اور مزاج پر منحصر ہوتا ہے۔ طبِ یونانی میں کچھ مخصوص اور پیچیدہ امراض کے لئے جو تدابیر مروّج ہیں وہ مسالک و منافذ کے اعتبار سے مندرجہ ذیل ہیں۔

۱	اسہال	Purgation
۲	قے	Vomiting/Emesis
۳	تعریق	Sweating/Diaphorasis
۴	اِدرار (اِدرارِ بول، ادرارِ حیض، ادرارِ لبن)	Diuresis
۵	تنفیث	Expectoration
۶	فصد	Venesection
۷	حجامت	Cupping
۸	اِرسالِ علق	Leeching
۹	عملِ کئی	Cauterization
۱۰	دلک	Massage

نمبر	اصطلاح	English
١١	ریاضت	Exercise
١٢	حمّام	Bath ✓
١٣	امالہ	Diversion
١٤	حقنہ	Enema (29)
١٥	ضماد، طلاء، ومرہم	Paste,Liniment,Ointment (134)
١٦	تکمید / ٹکور	Fomentation (143)
١٧	نطول / سکوب	Shower bath/Irrigation (147)
١٨	شیاف، حمول، فتیلہ	Suppository/Pessaries/Bougie
١٩	ایلام (درد پیدا کرنا)	Stimulation
٢٠	انکباب (بپھارہ)	Vaporisation/Inhalation (158)
٢١	تنویم (سلانا)	Sedation

Sitz Bath — (45)

Dalak — 150

☆☆☆

اِسہال
Purgation

تعریف

عروق اور دیگر اعماق بدن سے آنتوں کے ذریعے کثرت سے مواد خارج ہونے کو اِسہال کہتے ہیں۔ اکثر مادّی امراض میں اسہال زیادہ مفید ہوتا ہے۔ یہ طریقۂ استفراغ معدہ، آنتوں، جگر اور مفاصل کے مادّی امراض میں خاص طور پر مفید ہوتا ہے، جو دوائیں اس عمل میں مدد کر کے مواد کو تیزی کے ساتھ خارج کرتی ہیں وہ مُسہل کہلاتی ہیں۔

نوعیتِ عمل (Mode of action)

عملِ مسہل ایک عام اور کلی استفراغ ہے جس سے بدن کا تنقیہ ہوتا ہے اور اس تنقیہ کے بعد نتیجہ کے طور پر امعاء کی قوت غاذیہ وقوت مغیرہ کے اعمال تیز ہو جاتے ہیں جس سے مرض کا اصل مادہ متغیر ہو کر خارج ہو جاتا ہے الغرض بدن کے سمّی و فاسد مواد جن پر امراض و عوارض کا دار و مدار ہے بدن سے خارج ہو جاتے ہیں۔ عملِ مسہل سے بالائی اعضاء کے مواد نیچے کی طرف جذب ہو کر خارج ہوتے ہیں اور زیریں اعضاء میں موجود مواد بھی اوپر کی طرف جذب ہو کر مقعد کے راستے خارج ہوتے ہیں۔ اگر مادہ کسی ایک جگہ رُکا ہوا ہے تو بھی اِسہال کے ذریعے خارج ہو جاتا ہے مثلاً وجع المفاصل اور نقرس کے مواد وغیرہ۔

ملین و مسہل میں فرق

ملین (Luxatives)۔ وہ دوا جو مواد کو معدہ اور آنتوں کے قریبی اعضاء سے نچوڑ کر آنتوں کے ذریعے خارج کرتی ہے تو اسے ملین کہا جاتا ہے۔ مثلاً آلو بخارا، شیرخشت، خیار شنبر، تمر ہندی، انجیر زرد، روغنِ بادام، روغنِ زیتون ترنجبین، مویز منقیٰ وغیرہ۔ ملین دواؤں کا استعمال زیادہ تر شدید قبض یا دائمی قبض میں ہوتا ہے۔

مسہل (Purgative)۔اس دوا کو کہتے ہیں جو مادہ کو معدہ، آنتوں اور ان کے قریبی اعضاء کی رگوں سے نچوڑ کر بذریعہ اسہال خارج کرے مثلاً جمال گوٹہ، سناء مکی، سقمونیا، ریوند چینی، صبر زرد، تربد، شحم حنظل، بیخ جلاپا اور شیرہ زقوم وغیرہ۔

اسہال کے اغراض ومقاصد Aims And Objectives

۱۔ **اخراجِ مائیت**۔جن امراض میں مائی رطوبات اعتدال سے بڑھ جاتی ہیں مثلاً استسقاء کلیہ، استسقاء لحمی اور استسقاء زقی وغیرہ تو اس میں اخراج مائیت کے لئے مسہلات کا استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۔ **اخراجِ صفراء**۔خلط صفراء سے پیدا ہونے والے امراض میں مسہلِ صفراء دوائیں استعمال کرنے سے صفراء کا تنقیہ ہو جاتا ہے اور اس کے افعال میں قوت پیدا ہو جاتی ہے۔اخراجِ صفراء سے عارضی طور پر جگر میں خون کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور باب الکبد کا دورانِ خون کسی قدر ست ہو جاتا ہے جس سے قلب کو وقتی طور پر سکون مل جاتا ہے۔اس مقصد کیلئے مسہلِ صفراء ادویہ استعمال کی جاتی ہیں۔

۳ **تصفیہ دم**۔ بیشتر جلدی امراض، حمیات، ضغط الدم قوی، نقرس، وجع المفاصل اور حدت دم سے پیدا ہونے والے امراض میں تصفیہ دم کا عمل نافع ہوتا ہے کیونکہ موجبِ مرض مواد نضج پا کر مقام ماؤف سے جدا ہو کر خارج ہونے لگتے ہیں۔

۴ **اخراجِ بلغم**۔خلط بلغم سے پیدا ہونے والے امراض میں بلغم کو خارج کرنے کے لئے مسہلِ بلغم دوائیں استعمال کی جاتی ہیں۔ان کا اخراج خاص طور پر ان امراض میں مفید ہوتا ہے جن میں بلغم کی کثرت ہوتی ہے مثلاً نزلہ، دمہ، امراض راس اور اعصاب وغیرہ۔

۵ **اخراجِ سودا**۔سوداوی امراض میں مسہلِ سودا دواؤں کے ذریعے اس کا اخراج کیا جاتا ہے۔

۶ **تقلیلِ حرارت**۔ جسم کی بڑھی ہوئی حرارت میں مسہلات کا استعمال کیا جاتا ہے

کیونکہ اسہال سے درجۂ حرارت کم ہوجاتی ہے۔ اکثر تیز بخاروں میں مُسہل دینے سے حرارت میں خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔

۷ **امالۂ مواد**۔ سرسام اور سکتہ کی حالت میں تحلیل ورم اور تخفیف امتلاء کے لئے اسہال کے ذریعے مواد کا انتقال (Diversion) مناسب ہوتا ہے۔ امعاء کے خالی ہونے اور اسہال کے آنے سے شکم کا دورانِ خون تیز ہوجاتا ہے جس سے تمام جسم کے امتلاء دموی میں کمی آجاتی ہے عمل اسہال سے دردسر کے زائل ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دماغ کا امتلاء دور ہوجاتا ہے اور فاسد مواد کا اخراج ہونے لگتا ہے۔

۸ **تنقیہ امعاء**۔ دردِ قولنج، قبض اور سدۂ امعاء میں مُسہلات کے ذریعے امعاء کو فضلات سے پاک وصاف کیا جاتا ہے۔

۹ **رطوباتِ بلغمیہ**۔ رطوباتِ بلغمیہ سے مراد امعاء کی غشاء مخاطی اور ان کے غدد سے ہروقت مترشح ہونے والی رطوبت ہے جس کو اِسہال کے ذریعے خارج کیا جاتا ہے۔

۱۰ **رطوباتِ بانقراس**۔ رطوبات بانقراسیہ جس کا انصباب آنتوں پر ہوتا ہے بذریعہ اسہال خارج ہوجاتی ہیں ان کے علاوہ............

۱۱ ورم کو تحلیل کرتے کے لئے بھی اسہال کا عمل نافع ہوتا ہے۔

۱۲ مفاصل کے مادی امراض میں۔

۱۳ طبیعت کو جگانے اور بیدار کرنے کے لئے۔

۱۴ اشتہا (بھوک) کو بڑھانے کے لئے۔

۱۵ فشار الدم قوی کو کم کرنے کے لئے۔

۱۶ عصبی ہیجان وخراش کو کم کرنے کے لئے۔

۱۷ حفظِ صحت کے لئے بھی مُسہل دوائیں استعمال کرائی جاتی ہیں۔

اسہال روکنے کے وقت کا تعین

۱۔ اگر اسہال کی زیادتی کی وجہ سے پیاس کی شدت بڑھ جائے تو پھر دست کو فی الفور روکنے کی تدابیر اختیار کرنی چاہیئے بشرطیکہ پیاس کا کوئی دوسرا سبب نہ ہو مثلاً حرارت یا یبوست معدہ، دوائے حار مُسہل کا استعمال وغیرہ۔

۲۔ جس خلط کو خارج کرنا مقصود ہو اس کے علاوہ اگر دوسری خلط مثلاً مسہل صفراء دینے کی صورت میں صفراء کے اخراج کے بعد بلغم خارج ہونے لگے یا مسہل بلغم کے بعد سودا یا ضعف کا غلبہ بڑھنے لگے تو اسہال کو فوراً روکنا چاہیئے۔

اسہال کے نقصانات Side effects of Purgation

۱۔ ضعفِ عمومی لاحق ہوتا ہے۔

۲۔ حرارتِ غریزی تحلیل ہوتی ہے۔

۳۔ شدید مسہل سے کبھی کبھی بخار بھی لاحق ہوجاتا ہے۔

۴۔ معدہ کمزور ہوتا ہے۔

۵۔ پیچش کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

۶۔ ضعفِ امعاء لاحق ہوتا ہے۔

۷۔ آنتوں میں خشکی اور سحج لاحق ہوتا ہے۔

مُسہلات کے احکام Principles of purgation

۱۔ **مسہل سے قبل انضاج وتلیئن** ۔ مسہل دینے سے پہلے منضج کے ذریعے بدن کو اسہال کے لئے تیار کرلینا چاہیئے ۔اس سے معدہ وامعاء نرم ہوجاتے ہیں اور فضلات باآسانی خارج ہوتے ہیں۔

۲۔ **وقت اور موسم کی پابندی** ۔سخت گرمی اور سردی کا موسم مسہل کے لئے بہتر نہیں ہوتا البتہ موسم ربیع اور خریف اس کے لئے بہتر ہوتے ہیں۔

۳۔ہوا ۔ موسم سرما میں گرم ہوا یعنی پروا جو کہ ہمارے ملک میں عموماً گرم ہوتی ہے اور موسم گرما میں ٹھنڈی ہوا یعنی شمالی ہوا کا انتظار کرنا چاہیئے ۔

۴۔غذاء۔ مسہل لینے والوں کے لئے بہتر یہ ہوگا کہ خالی پیٹ لے تا کہ دوا اپنا عمل کرتی رہے۔

۵۔پانی۔ مسہل پلانے کے بعد بہتر یہ ہوگا کہ مریض کو تھوڑی دیر کے بعد ہلکا گرم پانی دیتے رہیں اس سے مسہل کے عمل میں تیزی آتی ہے نیز مروڑ اور اینٹھن میں کمی آتی ہے۔

۶۔ نیند و بیداری ۔تیز مسہل مثلاً حب ایارج اور حب شب یار جیسی دوائیں لینے کے بعد سونا چاہیئے اس سے مسہل کا عمل تیز اور اچھا ہوتا ہے لیکن ہلکے درجہ کے مسہل میں سونا بہتر نہیں ہوتا بلکہ جاگنا بہتر مانا گیا ہے۔

۷۔حرکت۔ مریض کو چاہیئے کہ مسہل لینے کے بعد تھوڑی دیر آرام اور پھر چہل قدمی کرے کیونکہ اس قسم کی چہل قدمی اور خفیف حرکات مسہل کے لئے معیّن و مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

۸۔حمام۔ اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو مسہل سے پہلے چند دنوں تک مریض کو حمام کرایا جائے تا کہ مواد تحلیل ہو جائیں۔

ممنوعاتِ مُسہل Contraindications

۱۔حار یابس اور بارد یابس مزاج والے اشخاص میں مسہل ممنوع ہے۔

۲۔جس مریض کے احشاء میں ورم یا آنتوں میں ثقلِ یابس ہو تو مسہل ممنوع ہے۔

۳۔حاملہ عورتوں کو بھی مسہل نہیں دینا چاہیئے ۔

۴۔ایام حیض میں بھی مسہل سے پرہیز کرنا چاہیئے ۔

۵۔کمزور، ناتواں لوگوں اور فاقہ کی حالت میں مسہل ممنوع ہے۔

۶۔جو لوگ مسہل ادویہ کے عادی نہ ہوں ان کو پہلے ملین پھر مسہل دیا جائے۔

۷۔دائمی قبض کی حالت میں۔

۸۔سجِ امعاء کی صورت میں۔

۹۔ مرض بواسیر کی موجودگی میں۔

۱۰۔ بچوں اور عمر رسیدہ اشخاص میں۔

۱۱۔ شدید موسم گرما یا سرما میں۔

۱۲۔ محنت کش افراد جن میں مواد خود بخود خارج یا تحلیل ہوتے رہتے ہیں۔ ان سب صورتوں میں مُسہل سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۱۳۔ قروح مقعد و خروجِ مقعد کی صورت میں۔

۱۴۔ امراضِ قلب کی موجودگی میں بھی مسہل ممنوع ہے۔

مسہل سے متعلق ضروری ہدایات

۱۔ حمیات اور ان امراض میں جن کے ساتھ بخار شامل ہو ایک ہفتہ سے پہلے مسہل ہرگز نہ دیں۔

۲۔ یابس المزاج اشخاص کو ادویہ مسہلہ قویہ سے مسہل نہ دیں بلکہ نرم اور لزج ادویہ اسے دیں مثلاً مغز فلوس خیار شنبر، شیر خشت، تمر ہندی اور روغن بادام وغیرہ۔

۳۔ جن لوگوں کو ادویہ مسہلہ استعمال کرنے کی عادت نہ ہو تو قوی مسہل نہ دیں۔

۴۔ تخمہ (Food Poisoning) اور سوء ہضم والے مریض اور ان لوگوں کو جن کے احشاء میں سوزش یا قرحہ ہو مسہل نہ دیں۔

۵۔ دورانِ مسہل تین روز پہلے اور تین روز بعد تک تکان پیدا کرنے والے اسباب مثلاً جماع اور اغراض نفسانیہ سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۶۔ مسہل پلانے سے پہلے کوئی لطیف غذاء جیسے ماء الشعیر استعمال کرائی جائے۔

۷۔ مسہل پینے والے کو اپنا معدہ و قدم گرم رکھنا چاہیئے۔

۸۔ مسہل پینے کے بعد کم از کم چار گھنٹہ تک پانی نہیں پینا چاہیئے تا کہ عملِ مسہل میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

۹۔ اگر کسی مسہل پینے والے مریض کی آنتوں میں ثُفلِ یابس جمع ہو تو اس کی مقعد، امعاء مستقیم و قولون کا فضلہ شیاف ملینہ یا مزلق ادویہ کے ذریعہ جب تک خارج نہ کر دیں اس وقت تک اس کو مسہل نہ دیں۔

عوارض مسہل اور ان کی تدابیر Complications&Management

۱۔ مسہل لینے کے بعد اگر پیٹ میں مروڑ اور جلن ہو تو گرم پانی تھوڑا تھوڑا کر کے پینا اور چند قدم ٹہلنا مفید ہے۔

۲۔ اگر پیاس شدید ہو تو نیم گرم پانی یا عرق گلاب اور عرق بادیان پلانا چاہیئے۔

۳۔ اگر مسہل دواؤں سے حدت و حرارت بڑھنے لگے تو ٹھنڈا پانی پلانا چاہیئے یا جوارش آملہ، جوارش انارین، آب انار ترش وغیرہ استعمال کرائیں۔

۴۔ اگر پیچش کی شکایت ہو تو لعابی دوائیں مثلاً لعاب ریشہ خطمی، لعاب بہی دانہ، لعاب اسپغول وغیرہ استعمال کرائیں۔

۵۔ اگر مسہل کے بعد بخار ہو جائے تو نسخہ تبرید استعمال کرائیں۔

۶۔ بعض اوقات مسہل دواؤں سے جگر کے مقام پر درد ہو جاتا ہے جو گرم پانی پینے سے زائل ہو جاتا ہے۔

۷۔ بعض مرتبہ مسہل دواؤں سے اسہال لمبے عرصے تک جاری رہتا ہے اور جسم کی قوت تحلیل ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں جو کا ستو دینا مفید ہے۔

تدابیر بعد مسہل Management after purgation

مسہل کے استعمال کے بعد چند روز تک زیادہ جسمانی و دماغی محنت سے پرہیز کریں۔ اور آرام و سکون اختیار کریں۔ ابتداء میں دو تین روز تک غذاء بھی زود ہضم دیں، مثلاً مونگ کی دال کی کھچڑی شوربا چپاتی اور زود ہضم ترکاریاں مثلاً لوکی، ٹنڈا، پرول تورئی وغیرہ زیادہ استعمال کرائیں۔ ماء الشعیر کا استعمال اس لئے نافع ہے کہ اس سے باقی بچے ہوئے فضلات بھی باآسانی خارج ہو جاتے ہیں۔

اقسامِ مسہل بلحاظ نوعیتِ عمل

بلحاظ نوعیت عمل مسہل کی جو اقسام بیان کی جاتی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مسہل بالتحلیل Cathartic Purgatives

ایسی مسہل دوائیں جو فاسد مادہ کو چھوٹے چھوٹے اجزاء میں تقسیم کر کے آنتوں کی طرف تحلیل اور جذب کرتی ہیں اور قوتِ دافعہ میں تحریک پہونچا کر ان کے اخراج میں مددگار ہوتی ہیں مثلاً تربد وغیرہ۔

۲۔ مسہل بالعصر Purgative By Squeeze

ایسی مسہل دوائیں جو امعاء کی قوتِ عاصرہ و قابضہ کو بڑھا کر مواد کو آنتوں سے نچوڑ کر خارج کر دیں، مثلاً ہلیلہ جات اور شربت وردمکرر وغیرہ۔

۳۔ مسہل بالتلین (Laxative)

ایسی دوائیں جو مادہ کو نرم کر کے اسہال کی شکل میں خارج کر دیں اس کو مسہل بالتلین یا ملینات کہا جاتا ہے، مثلاً ترنجبین خراسانی، شیر خشت، آلو بخارا، املی وغیرہ۔

۴۔ مسہل بالازلاق Colloidal Purgatives

ایسی مسہل دوائیں جو آنتوں سے مادہ کو پھسلا کر خارج کرتی ہیں ان کو مسہل بالازلاق کہتے ہیں ان دواؤں کی نوعیتِ عمل یہ ہوتی ہے کہ یہ اپنی لعابی خاصیت کی بنا پر اندرون امعاء اس طرح استر کرتی ہیں کہ وہاں پر پانی کا اجتماع زیادہ ہونے لگتا ہے جس کی وجہ سے وہاں کا دباؤ بڑھ جاتا ہے اور مواد فاسدہ پھسل کر خارج ہو جاتے ہیں۔ مثلاً لعاب ریشہ خطمی، لعاب اسپغول، زلال آلو بخارا وغیرہ۔

۵۔ مسہل بالخاصہ

ایسی دوائیں جو اپنے خصوصی نوعیت عمل کے ذریعہ مواد کو خارج کرتی ہیں وہ مُسہل بالخاصہ کہلاتی ہیں مثلاً سقمونیا وغیرہ۔

۶۔ مسہل بالجلاء Detergent Purgatives

ایسی مُسہل دوائیں جو مادہ کو آنتوں کی سطح سے کاٹ چھانٹ کر اور صاف کر کے خارج کرتی ہیں مثلاً بورہ ارمنی، بورق اور نمک وغیرہ۔

۷۔ مسہل بالاذابت Intentionally Catharatic

ایسی مسہل دوائیں جو مادہ کو پگھلا کر خارج کرتی ہیں جیسے ترنجبین وغیرہ۔

۸۔ مسہلِ مائیت Hydrogogue

ایسی مسہل دوائیں جو عروق سے خون کو زیادہ مقدار میں جذب کر کے رقیق اجابتوں کی شکل میں براہِ امعاء خارج کرتی ہیں۔ مثلاً بورق اور نمک۔ یہ دوائیں اپنی مخصوص قوتِ انجذاب کی بنا پر خون کی آبی رطوبت کو امعاء میں جذب کرتی ہیں جس سے زائد مقدار میں رطوبت آنتوں میں جمع ہو کر لطیف دباؤ کا سبب بنتی ہیں اور آنتوں کی قوت دافعہ وحرکتِ دودیہ کو تحریک پہونچا کر اجزائے مائیہ کو خارج کرتی ہیں۔

۹۔ مسہلِ لاذع Intestinal Irritants Purgatives

ایسی مسہل دوائیں جو معدہ اور آنتوں کی غشاء مخاطی میں لذع (خراش) پیدا کر کے ان کی قوتِ دافعہ کو تیز کر کے مواد کو خارج کرتی ہیں جیسے جمال گوٹہ۔

۱۰۔ مسہل بالقوۃ المسہلہ

ایسی مسہل دوائیں جو اپنی صورت نوعیہ کے لحاظ سے مسہل ہوں جیسے غاریقون، مغربل اور سقمونیا وغیرہ۔

۱۱۔ مسہل خفیف Light Purgatives

اس کو کہتے ہیں جس سے آنتوں کی حرکتِ دودیہ بڑھ جائے اور رطوبت کا افراز زیادہ ہو، گاڑھے دست آئیں لیکن پیٹ میں مروڑ زیادہ نہ ہو۔

۱۲۔ مسہل شدیدہ Strong Purgatives

جس سے آنتوں کی حرکتِ دودیہ تیز ہو جائے اور بغیر درد کے پانی کے مانند دست آئیں، جیسے عصارہ ریوند چینی، جمال گوٹہ اور جلاپا وغیرہ۔

۱۳۔ مسہل بلغم Phlegm-Purgatives

ایسی دوائیں جو اپنی خاص صفت کی وجہ سے بلغم کو ریہ، سینہ اور دوسرے اعضاء سے نکال کر خارج کرتی ہیں جیسے غاریقون، تربد، اسطوخودوس، روغن بید انجیر، حب النیل، بادیان اور سورنجان شیریں وغیرہ۔

۱۴۔ مسہلِ سودا Black bile Purgatives

ایسی دوائیں جو سوداوی مادہ کو اپنی مخصوص خصوصیت کیوجہ سے براہِ امعاء دستوں کی شکل میں خارج کردیں ایسی دوا کو مسہل سودا کہا جاتا ہے مثلاً شحمِ حنظل، غاریقون، سناء مکی، افتیمون، بسفائج، ہلیلہ جات، انجیر زرد اور تربد وغیرہ۔

۱۵۔ مسہلِ صفراء Bile Purgatives

ایسی مسہل دوائیں جو مخصوص اجزائے ترکیبہ اور خصوصیت کی بنا پر صفراوی مواد کو خارج کردیں مثلاً آلو بخارا، املی، سناء مکی، افسنتین وسقمونیا وغیرہ۔

نسخہ جات مُسہل باعتبار اخلاط

۱۔ مسہل صفراء۔ مندرجہ ذیل نسخہ اخراج صفراء کے لئے معمول مطب ہے۔

پوست ہلیلہ زرد	آلو بخارا	سپستاں	شاہترہ،	سناء مکی،	عناب،	تخم کاسنی،
۱۵/عدد	۱۵/عدد	۹ دانہ	۱۰/گرام	۹/گرام	۵ عدد	۱۰/گرام

تخم کثوث ۱۰ گرام درآب جوشانیدہ صاف نمودہ، شیر خشت ۲/تولہ، مغز فلوس خیار شنبر ۴۵ گرام، ترنجبین ۴۵ گرام، روغن بادام (۱۰ ملی لیٹر) حل کردہ بنوشند صبح وشام۔

۲۔ عصارہ ریوند، سقمونیا، ہلیلہ زرد، سناء مکی، ہلیلہ کابلی، شیرِ خشت، آلو بخارا، افسنتین، تمر ہندی، صبرِ زرد، زرشک اور گلِ بنفشہ بھی بطور مسہلِ صفراء کے مستعمل ہے۔

مسہل بلغم۔ یہ نسخہ بلغمی مواد کو دستوں کی راہ خارج کرنے کیلئے مستعمل ہے

حب مسہل بلغم۔ ایارج فیقراء ۳رگرام، تربد سفید ۳رگرام، حب النیل ۳رگرام کو باریک سفوف کرکے آبِ بادیان میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔

مقدار خوراک۔ ۹رگرام سے ۱۲گرام تک نیم گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔(۳، سے ۴، عدد)

جوشاندہ مسہل۔ بلغمی مواد کو دستوں کی شکل میں خارج کرنے کے لئے مستعمل ہے۔سعال مزمن بلغمی کے لئے بھی مفید ہے۔

مویز منقی	عناب	سپستاں	زوفائے خشک	گل بنفشہ	پرسیاوشاں	بادیان	اصل السوس
۱۵رعدد	۱۵رعدد	۱۵رعدد	۹رگرام	۹رگرام	۹رگرام	۹رگرام	مقشر ۹گرام

انجیر خشک ۷رگرام تمام دواؤں کو ایک لیٹر پانی میں جوش دیں جب پانی نصف رہ جائے تو مغز املتاس ۶ ۳رگرام، ترنجبین ۳۶رگرام، گلقند ۳۶رگرام اور روغن بادام ۳رملی لیٹر ملاکر پلائیں۔ **مسہل سوداء۔**

حب مسہل سوداء امراض سوداوی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

حب مسہل سودا

ایارج فیقرا	لاجورد مغسول	غاریقون	ماش سفید	گوگل سفید	تربد سفید مدبر	کتیرا اسفید
۳رگرام	۴رگرام	۴رگرام	۴رگرام	۴رگرام	۴رگرام	۴رگرام

پوست ہلیلہ زرد ۴رگرام سب کو کوٹ چھان کر روغن بادام شیریں میں چرب کرکے چنے کے برابر گولیاں تیار کریں ۳ گولی ورق نقرہ میں لپیٹ کر رات کے چوتھے پہر گرم پانی سے کھلائیں۔

☆☆☆

ورم جالینوسی - دماغ میں پانی جانا 4th ventricle

قے

Emesis/Vomiting

تعریف

معدہ کی مجریٰ غذائی کے فاسد اور جمع شدہ مادّوں کو منھ کے ذریعے خارج کرنے کا عمل 'قے' کہلاتا ہے۔ بقراط نے لکھا ہے کہ حفظِ صحت کے لئے ہر ماہ دو دفعہ قے کرنا چاہیئے۔ قے سے معدہ میں جمع شدہ مواد فضلیہ خارج ہوتے ہیں۔ شیخ الرئیس نے کہا ہے کہ اگر اندر سے معدہ جوش مارے اور جس قدر جوش کرے اسی قدر مادہ نکل آئے تو اس کو 'قے' کہتے ہیں اور اگر صرف جی متلائے تو اس کو 'غثیان' کہتے ہیں۔

قے ۔ میلان۔ حرکت۔ اخراج مشمولاتِ معدہ۔

تہوع ۔ میلان۔ حرکت۔

غثیان ۔ میلان۔

جالینوس نے لکھا ہے کہ قے کی کثرت بالخاصہ مضعف معدہ ہے اور آئی ہوئی قے کو روکنا بھی اچھا نہیں ہے کہ اس سے بعد میں زیادہ سخت اور تکلیف دہ مرض پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور خصیہ بڑا ہو جاتا ہے۔

بقراط نے لکھا ہے کہ آدمی کو چاہیئے کہ مہینے میں دو بار قے کیا کرے تا کہ اگر پہلی بار میں کچھ فاسد مادہ باقی بچ رہا ہو تو دوسری بار میں نکل جائے۔ اطبّاء نے لکھا ہے کہ قے سے معدہ کو صفائی حاصل ہوتی ہے اور معدہ کی رطوبات فاسدہ کم ہو جاتی ہیں نیز دماغ کا بھی فاسد رطوبات سے تنقیہ ہو جاتا ہے۔ تنقیۂ معدہ کے علاوہ قے سے امراضِ گردہ، مثانہ و جگر میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔ نیز فالج اور دماغی امراض میں قے مفید ہوتی ہے۔

نوعیتِ عمل Mode of action

بنیادی طور پر قے ایک انعکاسی عمل ہے جس کے ذریعے قناۃ غذائی کے بالائی حصوں، معدہ اور اثناء عشری میں موجود مواد کا منہ کے راستہ اخراج ہوتا ہے اور ثانوی طور پر بالواسطہ طریقے سے بدن کے تمام بالائی اعضاء سے فاسد مواد کھنچ کر آتے ہیں اور زیریں اعضاء سے مادّہ اُکھڑ کر آتا ہے اور منہ کے راستے خارج ہو جاتا ہے۔

قے کے اغراض و مقاصد Aims and Objectives

۱۔ قے کے ذریعے معدہ کے غذائی اور فضلاتی مواد باہر خارج ہوتے ہیں تو اس کو تنقیہ اولیٰ کہتے ہیں مثلاً فاسد غذاء اخلاط فاسدہ اور زہر خورانی کی حالت میں معدہ کا تنقیہ کرنا اس سے حلق اور مری کا بھی تنقیہ ہو جاتا ہے۔

۲۔ قے سے ثانوی طور پر دیگر اعضاء کا بھی تنقیہ ہوتا ہے مثلاً بالائی اعضاء سے مواد کھنچ کر نیچے کی طرف آتے ہیں اور زیریں اعضاء سے بھی مواد نکل کر معدہ کی طرف آ کر خارج ہو جاتے ہیں مثلاً ضیق النفس، سعال، عروق خشنہ کے امراض اور ذات الریہ میں جب بلغم پھنسا رہتا ہے تو قے کے جھٹکوں سے آسانی سے خارج ہو جاتا ہے۔ عام طور سے بچوں میں سینے کا بلغم قے کے ذریعے ہی خارج ہوتا ہے۔

۳۔ معدہ کی رطوبات کو صاف کرنے کے علاوہ قے سے گردہ، مثانہ اور جگر کے امراض میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یرقان، اِستسقاء صرع، فالج، جذام اور رعشہ وغیرہ جیسے امراض میں بھی قے نفع بخش ہوتی ہے۔

leprosy

۴۔ قے سے قوتِ بصارت تیز ہوتی ہے۔

۵۔ ثقل راس میں کمی آتی ہے۔

۶۔ تخمہ، بدہضمی و سوء ہضم میں کمی ہو جاتی ہے۔

۷۔ قے سے فسادِ شہوت میں بھی کمی آتی ہے۔

۸۔ یرقان اور انتصاب النفس میں مفید ہے۔

۹۔ امراضِ مزمنہ جیسے مالنخولیا مراقی، جذام، فالج، رعشہ، نقرس، استسقاءِ طبلی اور عرق النساء میں بہترین فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

۱۰۔ جسم کا ڈھیلا پن بھی دور ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ قے کلیہ اور مثانہ کے زخم کے لئے بھی مفید ہے۔

۱۲۔ بلغمی امراض میں مفید ہے۔

۱۳۔ سدۂ امعاء اور مری کے امراض میں مفید ہے۔

۱۴۔ قے سے دردِ سر اور شقیقہ میں تخفیف ہونے لگتی ہے۔

۱۵۔ چکنی غذاؤں سے اگر معدہ کو نفرت ہے تو قے کی وجہ سے یہ نفرت دور ہو جاتی ہے نیز اشتہا بھی بڑھ جاتی ہے۔

قے کے مضر اثرات یا نقصانات Side effects of Emesis

قے کے جہاں بہت سارے فائدے ہیں وہیں اس کے نقصانات بھی ہیں جیسے۔

۱۔ قے کی زیادتی سے جگر و ریہ کو نقصان پہنچتا ہے۔

۲۔ قے کے جھٹکوں سے انشقاقِ عروق ہو جاتا ہے۔

۳۔ بہرا پن اور دانتوں کا کھٹا ہونا بھی عام ہے۔

۴۔ قے کی زیادتی معدہ کے لئے مضر ہے، اس سے معدہ کمزور ہوتا ہے۔

۵۔ صرع راسی کے لئے مضر ہے۔

۶۔ اعصاب اور قوتِ شہوانیہ کو کمزور کر دیتا ہے۔

۷۔ مزمن امرض راس میں قے کرانا درست نہیں!

۸۔ قے معدہ کو مواد کے انصباب کا نشانہ و ٹھکانہ بنا دیتی ہے۔

۹۔ کثرت قے سے بینائی کمزور ہوتی ہے۔

۱۰۔ کثرت قے کی وجہ سے بدن میں رطوبت کی کمی ہونے لگتی ہے۔

مفید قے کی علامات Symptoms of better Emesis

۱۔ اشتہا بڑھ جاتی ہے۔
۲۔ جسم میں ہلکا پن محسوس ہونے لگتا ہے۔
۳۔ سانس اور نبض کی رفتار بہتر ہو جاتی ہے۔
۴۔ قے سے پہلے متلی ابکائی اور اضطرابی کیفیت پائی جائے گی۔
۵۔ ابتدا میں لعابِ دہن، پھر بلغم اور آخر میں تھوک جیسی سیال رطوبت خارج ہو۔
۶۔ جسم کے تمام organs صحیح طرح سے کام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔
۷۔ نیند کا احساس ہونے لگتا ہے۔
۸۔ قے کے بعد پیاس کی شدت بہترین استفراغ و تنقیہ کی علامت ہے۔

ردی قے کی علامات Symptoms of bad Emesis

۱۔ پسینہ کا اخراج کثرت سے ہوتا ہے۔
۲۔ کرب واضطراب بڑھ جاتا ہے۔
۳۔ گردن اور بالائی اعضاء میں تمدد ہو جاتا ہے۔
۴۔ قے آسانی سے نہیں آتی۔
۵۔ آنکھیں ابھری ہوئی اور سرخ ہو جاتی ہیں۔
۶۔ آواز بیٹھی ہوئی ہوتی ہے اور بخار کی موجودگی ہوتی ہے۔
۷۔ قلتِ اشتہا کی شکایت ہوگی۔
۸۔ فواق (ہچکیاں) آنے لگتی ہیں۔
۹۔ عقل فاسد ہو جاتی ہے۔
۱۰۔ خون کی قے آنے لگے

۱۱۔ قے کی زیادتی سے وجع القلب اور کپکپی کی شکایت ہو جاتی ہے۔

۱۲۔ بخار کی موجودگی ہوتی ہے۔

قے کے ممنوعات Contraindications

-بعض امراض اور حالات میں قے منع ہے جیسے-----

۱۔ فتق Hernia

۲۔ ورمِ حلق Pharyngitis

۳۔ خروجِ مقعد Prolapse of rectum

۴۔ ذبول Debilitating disease

۵۔ نتوءالرحم Prolapse of uterus

۶۔ ضعفِ معدہ وامعاء Weakness of Stomach & Intestine

۷۔ اسقاطِ حمل Abortion

۸۔ دورانِ حمل During pregnancy

۹۔ نفث الدم Haemoptysis

۱۰۔ مرضِ سل Pul.Tuberculosis

۱۱۔ امراضِ اُذن اور عین Ear and eye diseases

۱۲۔ سینہ کا تنگ یا پتلا ہونا Narrow chest

۱۳۔ پردۂ مراق کا لاغر و کمزور ہونا

۱۴۔ جن لوگوں کو قے مشکل سے آتی ہو

۱۵۔ قلتِ فضلات و مادۂ فاسدہ

۱۶۔ جو لوگ قے کے عادی نہیں ہیں اور انھیں اس قدر نا گوار ہے کہ ان کی طبیعت بگڑ سکتی ہے اور اعضاءِ تنفس کے عروق مجروح ہو سکتے ہیں۔

atherosclerosis

۱۷۔ انورِ سما اور صلابتِ شریانی میں عروق کے پھٹنے کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے قے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

اوقات قے Better time for emesis

ابنِ سینا کے مطابق قے کرنے کے لئے بہترین زمانہ موسم گرما اور بہار کا موسم ہے۔ دن کے اوقات میں سے دوپہر کا وقت بہتر ہے کیونکہ اس وقت حرارت بھی قے کے لئے معاون ہوتی ہے لیکن اگر نہار منہ قے کرنا چاہیں تو آٹھ نو بجے قے کر لینا چاہیئے۔ مگر سرد مزاج اشخاص کے سوا دوسرے لوگوں کو نہار منہ قے نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر مزمن امراض میں تیز دواؤں سے قے کرانا مطلوب ہو تو نہار منہ قے کرائیں۔ علامہ نفیسی کے مطابق قے کرانے کا بہترین زمانہ موسم ربیع ہے کیونکہ ان دونوں موسموں میں مواد رقیق ہوتے ہیں اس کے علاوہ صدر کے اعضاء بھی نرم اور ڈھیلے ہوتے ہیں۔ اس موسم میں صفراء زیادہ بنتا ہے نیز صفراء کی خاصیت یہ ہیکہ اس کی قوت اوپر کی طرف میلان رکھتی ہے اس لئے اسے قے کے ذریعہ خارج کرنا زیادہ آسان ہے۔

قے کا التزام

بغرضِ حفظِ صحت جو شخص قے کرنا چاہے وہ ہر دو مرتبہ لگاتار قے کرے تاکہ اگر پہلی دفعہ پوری طرح استفراغِ مادہ نہ ہو تو دوسری دفعہ اس کی کمی پوری ہو جائے اور جو فضلات پہلی قے کے بعد معدہ پر گرے ہوں وہ صاف ہو جائیں۔ اس کے علاوہ معدہ میں کچھ غلیظ اور لیسدار خلط بھی پائی جاتی ہیں جو پہلی بار میں آسانی سے خارج نہیں ہو پاتیں لیکن ان کے اجزاء میں تحریک پیدا ہونے سے ان میں خارج ہونے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے لہٰذا دوسری مرتبہ قے کرانے سے یہ مواد آسانی سے خارج ہو جاتے ہیں۔

قے کے آداب واحکام Rules for Emesis

۱۔ قے کرانے سے ایک دن پہلے مریض کو کھچڑی اور نرم غذاء وغیرہ کھانی چاہیئے

۲۔اخلاط میں ہیجان پیدا کرنے کے لئے قے سے قبل ہلکی ورزش کرنا چاہیئے۔

۳ قے سے قبل پیٹ اور آنکھوں پر پٹی باندھ دینا چاہیئے تاکہ آنکھوں وآنتوں کونقصان نہ پہنچے۔

۴۔ مقئی دوائیں پلا کر یا دوسرے آسان طریقوں سے قے کرانے کی کوشش کریں۔

۵۔ گرم پانی سے حمام کرانے سے بھی قے آجاتی ہے کیونکہ اس سے مادہ میں ہیجان پیدا ہوکر قے آجاتی ہے۔

۶۔ بعض اوقات معدہ اور ہاتھ پاؤں کے تلوؤں کی سینکائی کرنے سے بھی قے آجاتی ہے۔

غذاء وتدابیر قبل از قے

ا۔ جس شخص کو قے کا ارادہ ہو اسے چاہیئے کہ اس وقت جو غذاء کھائے اسے بہت زیادہ چبا کر نہ کھائے کیونکہ یہاں غذاء کو براہ قے خارج کرنا مقصد ہے نہ کہ ہضم کرنا۔

۲۔ قے سے قبل ایسی غذائیں کھلائیں جو مختلف انواع واقسام کی اور زیادہ مقدار میں ہوں تاکہ معدہ شوق سے ان غذاؤں کو خارج کرنے پر مجبور ہوجائے۔

۳۔ قے کے وقت دواءِ مقئی پینے کے بعد مناسب ہے کہ قے کرنے والا کچھ دوڑے بھاگے نیز بدنی ریاضت کرے۔

۴۔ ایسے لوگ جن کو قے کرانا مناسب نہیں لیکن قے کرانے کی ضرورت ناگزیر ہو تو سب سے پہلے ایسے مریضوں کو قے کیلئے آمادہ کیا جائے ،اس مقصد کیلئے اس کو نرم میٹھی اور چکنی غذائیں کھلائیں۔ریاضت اور شدید تحریک سے روک دیں اور جب اس میں قے کی صلاحیت پیدا ہوجائے تو قے کرائیں۔

۵۔ حار مزاج اشخاص میں قے کے بعد حمام اور طعام کا معقول انتظام کرائیں

۶۔ قے کرنے کے لئے دوپہر کا وقت مناسب ہے۔

۷۔ موسم گرما میں قے بہت مفید ہوتی ہے۔

مدارجِ مقیات (اقسامِ مقیات) Types of Emesis

قے آور دوائیں اپنی نوعیتِ عمل کے اعتبار سے تین طرح کی ہوتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ مقیاتِ ضعیفہ۔ گرم پانی، ماء الشعیر، سکنجبین، جوشاندۂ شبت اور نمکِ طعام وغیرہ کو پانی میں ملا کر پلائیں۔

۲۔ مقیاتِ متوسطہ۔ اوسط درجہ کی مقیات میں سے بیخ خربزہ، نرگسی پیاز، بیخ خیار، پھٹکری عنصل دشتی اور رائی کو آب ترب سبز ۶۰ گرام، سکنجبین ۳۰ گرام میں حل کر کے پلائیں۔

۳۔ مقیاتِ قویہ۔ خربق، کندش، ہینگ، تخم ترب جوز بوا اور طوطیا آدھا رتی کو گرم پانی ۱۵۰ ملی لیٹر میں ملا کر پلائیں۔ اس کے علاوہ ائی سفید ۳ گرام، نمک طعام ۱۰ گرام دونوں کو ایک لیٹر پانی میں جوش دے کر سکنجبین ۲۰ گرام میں حل کر کے پلائیں۔

قے کے بعد کی تدابیر (Management ofter emesis)

ا۔ قے کرنے کے بعد گرم پانی میں تھوڑا سا سرکہ ملا کر کلی کرنا چاہیئے چہرہ اور منھ کو دھونا چاہیئے اس سے سر کا بھاری پن ختم ہو جاتا ہے۔

۲۔ اگر قے کے بعد پیاس کا غلبہ ہو تو عرق کاسنی، آب سیب یا شربت انار پانی میں ملا کر تھوڑا تھوڑا پلائیں۔

۳۔ قے کے بعد اگر بھوک کا غلبہ ہو تو اچھی اور لذیذ غذاء کھانے کو دیں۔

۴۔ اگر زہریلی چیز کھانے کی وجہ سے قے کرائی گئی ہو تو قے کے بعد دودھ اور گھی ملا کر پلانا چاہیئے اور پھر قے کرا دینا چاہیئے یا نارجیل دریائی ۲ گرام، دودھ نصف لیٹر میں جوش دے کر پلانا چاہیئے۔

۵۔ اگر قے کے بعد دردسر کی شکایت ہو تو جوشاندہ بابونہ سے استنشاق کریں

۶۔ قے کے بعد آرام و سکون اختیار کرنا چاہیئے۔

۷۔ تقویتِ معدہ کے لئے جوارش مصطگی یا جورش آملہ کھلانا مفید ہوتا ہے۔

شرائط قے Conditions for Emesis

۱۔ اِمتلاء ۔ جب بدن مواد سے خالی ہوتو ایسی صورت میں قے نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اس وقت کرنا چاہیئے جب بدن مواد سے بھرا ہو۔

۲۔ قوت ۔ بدن اگر کمزور ہوتو قے نہیں کرنا چاہیئے اگر مریض کا مزاج زیادہ گرم یا زیادہ سرد ہوتو بھی قے نہیں کروانا چاہیئے۔

۳۔ جسمانی حالت ۔ (سحنہ) ۔ اگر مریض کا جسم بہت دبلا پتلا ہے یا بہت موٹا ہے تو بھی قے نہیں کرانا چاہیئے۔

۴۔ اعراض لازمہ ۔ کچھ لوگوں میں ایسے عوارضات جو قے کے بعد پیدا ہوتے ہیں مثلاً آنت میں زخم کا پیدا ہونا، طبیعت کا نڈھال یا غشی کا آنا ایسے لوگوں کو استفراغ کے لئے قے نہیں کرانا چاہیئے۔

۵۔ عمر ۔ بچوں اور عمر رسیدہ لوگوں کو قے نہیں کروانا چاہیئے۔

۶۔ وقت ۔ شدید سردی اور سخت گرمی کے موسم میں قے نہیں کروانا چاہیئے۔

۷۔ شہر و ملک ۔ ایسے شہر یا ملک جو زیادہ سرد یا گرم ہوتے ہیں وہاں کے لوگوں میں قے نہیں کروانا چاہیئے۔

۸۔ عادت ۔ جو لوگ قے کے عادی نہ ہوں ان کو زیادہ تیز اور قوی دوا سے قے نہیں کروانا چاہیئے۔

۹۔ پیشہ ۔ ایسے پیشے جن سے وابستہ افراد کے مواد بکثرت تحلیل ہو جاتے ہیں ان کو قے نہیں کروانا چاہیئے۔

قے کے عوارض اور ان کا علاج Complications&Management

۱۔ اگر قے آور دواؤں سے قے نہ آئے اور بے چینی بڑھ جائے تو آدھا لیٹر پانی میں نمک ۲رگرام اور روغنِ بادام ۲۰رملی لیٹر ملا کر پلائیں تاکہ یا تو قے ہو جائے یا اجابت ہو کر کرب و اضطراب دور ہو جائے۔

۲۔ اگر پسلیوں کے نیچے کھینچاؤ اور درد محسوس ہو تو روغنِ گل گرم کر کے مالش کریں اور گرم پانی میں کپڑا نچوڑ کر سینکائی کریں۔

۳۔ اگر معدہ میں سوزش ہو تو مغز بادام ۱۰ ملی لیٹر، مغز کدو ۳ گرام، مغز تخم خیارین ۳ گرام کو پیس کر شیرِ گاؤ ۵۲ ملی لیٹر میں حل کر کے مصری ۲۰ گرام ملا کر پلائیں اس کے علاوہ مقامِ معدہ پر روغنِ بنفشہ لگائیں۔

۴۔ اگر قے کے بعد ہچکی ہو تو ایک ایک گھونٹ گرم پانی پلائیں اور شدید ہچکی ہو تو آشِ جو پلائیں۔

۵۔ اگر قے ضرورت سے زیادہ ہو تو الائچی سفید، مصطگی رومی میں پیس کر جوارش عودِ ترش میں ملا کر کھلائیں۔

۶۔ اگر قے الدم ہونے لگے تو شیرۂ زرشک ۳ گرام، شیرۂ بیخ انجبار ۳ گرام، شیرۂ تخم خرفہ سیاہ ۳ گرام پانی میں نکال کر گل ارمنی چھڑک کر شربت انار شیریں ۲۰ ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

۷۔ اگر قے کے بعد تشنج یا تمدد یا رعشہ یا اختلاج لاحق ہو جائے تو ہاتھوں کو بغل سے کلائی تک اور پیروں کو کنجران سے ٹخنوں تک باندھ دیں اور معدہ پر روغن حنا و چنبیلی کی مالش کریں۔

☆☆☆

تعریق (پسینہ لانا)
Sweating/Diaphoresis

تعریف

پسینہ جلد کے غدود عرقیہ و غدود دہنیہ کا افراز ہے۔ یہ غدد جسم میں بکثرت پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اور جہاں بال نہیں ہوتے وہاں ان کی کثرت ہوتی ہے۔ پسینہ لانے کے عمل کو تعریق کہتے ہیں۔ اس عمل کے ذریعہ خون میں شامل موادِ فاسدہ کا استفراغ کیا جاتا ہے۔ استفراغ کے دیگر ذرائع میں عمل تعریق بہتر اور عمدہ مانا گیا ہے جس کے ذریعہ بدن میں درجۂ حرارت اعتدال پر رہتی ہے اور خون کا تنقیہ کیا جاتا ہے۔ معمولی حالات میں جسم انسانی سے تقریباً ایک Point یعنی چھ سو ملی گرام تک پسینہ روزانہ خارج ہوتا ہے۔

افزائش عرق۔

پسینہ کی پیدائش اعصابِ محرکہ کے ذریعہ دماغ کے ماتحت انجام پاتی ہے جو غددِ عرقیہ تک پہنچتے ہیں۔ جب حرارت بدن اعتدال سے بڑھ جاتی ہے تو اعصابِ محرکہ کے ذریعہ غدد عرقیہ میں تحریک پیدا ہوتی ہے جس سے پسینہ خارج ہوتا ہے اور جلد پر تبخیر ہو کر غیر معمولی زائد حرارت کم ہو جاتی ہے اور اعتدال پر آ جاتی ہے۔

اقسام غدد ۔ زیر جلد غدد دو طرح کے ہوتے ہیں۔

۱۔ غدودِ دُہنیہ یا شحمیہ (Sebaceous gland)۔ یہ غدد خون سے روغنی مواد کو چھانٹ کر جذب کر کے پسینہ کی شکل میں باہر خارج کرتے ہیں۔

۲۔ غدود عرقیہ (Sweat gland)۔ یہ غدد خون سے مائیت کو چھانٹ کر جذب کر کے پسینہ کی شکل میں باہر خارج کرتے ہیں۔

اجزاء پسینہ۔ پسینے میں ۹۰ فیصد پانی اور ۱۰ فیصد میں دیگر چیزیں شامل ہوتی ہیں۔ پسینہ جن اجزاء

سے مرکب ہوتا ہے مندرجہ ذیل ہیں جیسے۔

۱۔ روغنی مادہ	Fat
۲۔ مائیت	Water
۳۔ نمکین اجزاء	Sodium
۴۔ مادہ بولیہ	Uric acid
۵۔ ترش اجزاء	Lactic acid
۶۔ بشرہ کے اجزاء	Potassium

نوعیتِ عمل Mode of action

کسی بھی اندرونی یا بیرونی سبب سے بدنی حرارت کے بڑھنے کی صورت میں دماغ میں موجود مرکزِ حرارت کی تحریک سے جلد کی عروق دمویہ میں پھیلاؤ ہو جاتا ہے اور پسینہ کی زیادتی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے حرارت گھٹ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ پسینہ کی زیادتی کی صورت میں جلد کی بیرونی پرت کی صفائی ہو جاتی ہے اور جلد کی طرف زیادہ خون کی آمد ہونے کی وجہ سے تغذیہ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ تعریق اخراج مادہ کا ایک طریقہ ہے جس میں غدہ عرقیہ کے ذریعہ براہ مسامات جلد مادہ کا اخراج ہوتا ہے۔ یہ ایک قسم کی اعصابی تحریک ہے جو دماغ سے اعصاب محرکہ کے ذریعہ غدہ عرقیہ تک پہونچتی ہے۔

تعریق کے اغراض ومقاصد Aims & objectives

معرقات کا استعمال حسب ذیل اغراض کے لئے کیا جاتا ہے۔

۱۔ تقلیل حرارت

حرارت کو کم کرنے کی ضرورت بخاروں میں پیش آتی ہے جس کے دو فائدے ہیں۔

☆۔ پسینہ خارج ہونے سے بدن کی حرارت بھی کم ہو جاتی ہے۔

☆۔ پسینہ کے ساتھ خون کے فضلات بھی جلد سے براہِ مسامات جلد خارج ہوتے ہیں جس سے

حرارت کم ہوتی ہے اور اسی بنا پر معرقات کو مقللاتِ حرارت بھی کہا جاتا ہے۔

۲۔ تنقیۂ خون

خون کو ردی مواد اور فضلی رطوبات سے پاک کرنے کے لئے مندرجہ ذیل حالات میں پسینہ لانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

(الف) استسقاءِ زقی و لحمی

oedema Ascites

کبھی کبھی استسقاءِ زقی و لحمی وغیرہ میں مائیت کو بدن سے خارج کرنے کے لئے تعریق کا عمل کیا جاتا ہے۔

(ب) سقوطِ کلیہ

ان فضلات اور مواد کو خارج کرنے کے لئے جو بول کے ساتھ طبعی طور پر خارج ہوتے ہیں اور مرض کی حالت میں کسی وجہ سے مثلاً گردوں کے ماؤف ہو جانے کی وجہ سے یا مجاریٔ بول کے مسدود ہو جانے کی وجہ سے خارج نہ ہو رہے ہوں۔ احتباسِ بول کے مرض میں جب اس قسم کے مواد پیشاب میں خارج نہیں ہو سکتے اور ان ہی مواد سے جسم میں سمیت پھیل جاتی ہے تو معرقات کے ذریعہ پسینہ کے ساتھ ان مواد کو خارج کیا جاتا ہے۔

(ج) تحلیلِ اورام

ان اورام کے ازالہ کے لئے جو بعض اوقات ان مخصوص قسم کے سمی مواد سے پیدا ہوتے ہیں جو خون میں پائے جاتے ہیں ان کا تنقیہ بھی تعریق کے ذریعہ ہی کیا جاتا ہے۔

(د) نزلۂ شدیدہ

بعض اوقات خون کے اسی قسم کے مواد کی وجہ سے شدید قسم کا نزلہ پیدا ہو جاتا ہے ایسی حالت میں تعریق سے نزلہ میں کمی ہو جاتی ہے مگر اِبتداءِ نزلہ میں پسینہ لانا مضر ہوتا ہے کیونکہ اس سے غلیظ مواد کا اخراج باقی رہ جاتا ہے۔

۳۔ امتلاء

جب اعضاءِ بدن کے ورموں میں درد اور کھینچاؤ سے سخت تکلیف ہوتو اس صورت میں گلِ بابونہ جوش دے کر بھپارہ دینے سے پسینہ خارج ہوتا ہے جس سے ورم اور درد میں کمی ہو جاتی ہے ساتھ ہی مادہ کا نضج و تحلّل بھی ہوتا ہے۔

۴۔ جلدی امراض

مزمن جلدی امراض مثلاً برص، چھیپ، چنبل وغیرہ میں جلد کے دوران خون کو تیز کر کے پسینہ لانا بہت مفید ہوتا ہے ان امراض میں عموماً انکباب (بھپارہ) یا حمّام سے پسینہ لایا جاتا ہے اور اگر تعریق کے بعد فوراً ضماد اور طلاء کیا جائے تو دواؤں کا اثر بہتر طور پر پورا ہوتا ہے۔ اکثر جلدی امراض میں جلدی مواد کی تحلیل کے لئے تعریق کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جلدی امراض میں تعریق کا عمل مذکورہ بالا تدابیر سے کرنا بیحد سودمند ہوتا ہے۔

۵۔ امالۂ مواد

امالۂ مواد کی غرض سے معرقات کا استعمال اکثر گردوں اور امعاء کے امراض میں کیا جاتا ہے اس لئے کہ تمام بدن کے عروق آپس میں اس قدر گہرا ربط و تعلق رکھتے ہیں کہ جب کسی طرف خون کے بہاؤ کا زور ہو جاتا ہے تو بدن کے دوسرے حصوں میں اس کا زور گھٹ جاتا ہے۔ اس عام اصول کے مطابق جب تعریق کی صورت میں جلد کی طرف سیلانِ خون کا زور ہو جاتا ہے تو امعاء کی غشاء مخاطی اور گردوں کی طرف اس کا زور گھٹ جاتا ہے جس سے ان اعضاء کے اعمال اور افعال سست اور کمزور پڑ جاتے ہیں اور انھیں راحت و آرام مل جاتا ہے اگر ان اعضاء میں درد اور ورم ہوتا ہے تو امالہ سے درد و ورم میں بھی کمی آ جاتی ہے۔

۶۔ جلدی تغذیہ

بعض جلدی امراض میں تعریق کی کوشش کی جاتی ہے اس مقصد کے لئے حمّام گرم اور معرقات استعمال کرایا جاتا ہے۔ اس عمل سے جلد کی قوتِ غاذیہ کا فعل تیز اور قوی

ہوجاتا ہے نتیجے کے طور پر جلد کا تغذیہ بھی بہتر ہوجاتا ہے اور بہت سے مواد نضج پاکر تحلیل ہوجاتے ہیں نیز جلدی امراض دور ہوجاتے ہیں۔

تعریق کے طریقے Methods of Diaphoresis

تعریق کے متعدد طریقے مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مقامی حرارت کے ذریعہ جلدی عروق کو پھیلا کر تعریق کرائی جاتی ہے چنانچہ گرم ٹکور، انکباب (بھپارہ) حمام اور آبزن سے پسینہ آنے کی صورت یہی ہوتی ہے۔

۲۔ خون کو رقیق کرنے والے مشروبات کے استعمال سے خون کے دباؤ کو بڑھانے نیز پانی پینے سے بھی پسینہ آتا ہے۔

۳۔ پسینہ پیدا کرنے والے عصبی مراکز کو براہ راست تحریک دے کر پسینہ لانا جس کیلئے کافور کا استعمال کیا جاتا ہے۔

۴۔ پسینہ پیدا کرنے والے مرکز کو منعکس طریقے پر تحریک دینے سے بھی پسینہ آتا ہے مثلاً مسالہ دار غذاؤں کا استعمال۔

اقسام ۔ پسینہ لانے کے طریقوں کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱۔ **طبعی طریقے Natural Method** پسینہ لانے کے طبعی طریقے وہ ہیں جن میں دواؤں کا استعمال نہیں ہوتا مگر پسینہ آسانی سے نکلنے لگتا ہے ان طریقوں کا اصول یہ ہے کہ کسی طرح جسم کو اتنے درجہ کی خارجی حرارت پہنچائی جائے کہ جلدی عروق میں استرخاء پیدا ہوکر ان میں خون معمولی مقدار سے زیادہ دورہ کرے اور پسینہ کی گلٹیوں میں پسینہ پیدا ہوکر خارج ہو۔اس میں خارجی ہوا کے درجہ حرارت کا اثر ملحوظ رکھنا بھی ضروری ہے۔اگر خارجی ہوا مرطوب ہوگی تو تھوڑی ہوا پہونچانے سے بھی پسینہ زیادہ آئے گا جیسا کہ موسم برسات میں ہوتا ہے۔

۲۔ **معرقات کا استعمال Use of sweating Agent**۔ معرق دواؤں کو یا تو بخور (بھپارہ) کی شکل میں استعمال کرایا جاتا ہے یا داخلی طور پر استعمال کرایا جاتا ہے۔طبعی

طریقوں میں گرم ٹکور (Hot fomentation)، پوٹلس بھپارہ، بخور گرم، حمام و آبزن وغیرہ ہیں۔

گرم ٹکور یا تکمید Hot fomentation

گرم ٹکور یا تکمید دو طرح کی ہوتی ہے۔

ا۔ **خشک** ۔ جو گرم پانی کو بوتلوں یا ربر کی تھیلیوں میں بھر کر کی جاتی ہو۔

۲۔ **تر** ۔ اس کے لئے دو تولیہ استعمال کی جاتی ہیں ایک کو گرم پانی میں بھگو کر مقامِ ماؤف پر رکھا جاتا ہے اور جب اس کی گرمی کم ہونے لگتی ہے تو دوسری تولیہ گرم پانی میں بھگو کر رکھی جاتی ہے۔ پوٹلس عموماً السی کے آٹے کو پانی میں گوندھ کر اور اس کو گرم کر کے ورمِ لوزتین پر باندھتے ہیں جس سے پسینہ خارج ہو کر ورم دفع ہو جاتا ہے۔

انکباب (بھپارہ) Inhalation

معرق ادویہ کا ابلتا ہوا جوشاندہ برتن میں تیار کر کے اس پر اس طرح کا ڈھکنا ڈھکتے ہیں کہ جس کے بیچ میں سوراخ ہوتا ہے پھر عضوِ ماؤف کے سامنے چادر یا کوئی موٹا کپڑا لپیٹ دیا جاتا ہے اور اس سوراخ کے اوپر رکھ دیا جاتا ہے کہ جس قدر بھاپ اس سوراخ سے نکلے وہ خاص مقام ماؤف تک پہنچے۔ اگر تمام جسم پر بھپارہ دینا ہو تو مریض کو کسی چوکی پر بٹھا کر گردن کے گرد لبادے کے اندر بھپارہ کا تیار شدہ برتن کھول دیا جاتا ہے۔ جس سے بھاپ سارے جسم کو لگتی ہے اور مریض کو پسینہ آنے لگتا ہے نسخۂ انکباب جو پسینہ لاتا ہے اور مواد کو تحلیل کرتا ہے حسب ذیل ہے۔

نسخہ انکباب

بابونہ، اکلیل الملک، قیصوم ہر ایک ۳۰ گرام مرزنجوش، اِذخر، پوست بادیان، بیخ کرفس، گلِ

سرخ ہر ایک ۱۵ گرام سب کو دس لیٹر پانی میں جوش دیں جب پانی ایک تہائی رہ جائے تو بھپارہ دیں۔

بخور (خشک دواؤں کی دھونی)۔ Fumigation

اس سے پسینہ کم آتا ہے لیکن چیچک کے دانے نکالنے و اُبھارنے کے لئے مجرب ہے مثلاً پودینہ، ناخونہ، بابونہ، بنفشہ، خطمی، سبوس گندم ہموزن پانی میں جوش دے کر بخارات پہنچائیں۔

حمام گرم Bathing

جب پسینہ زیادہ لانا مقصود ہو تو گرم حمام میں دیر تک ٹھہرانا چاہیئے اور پانی کے بجائے ہوا کا استعمال زیادہ کرنا چاہیئے۔ حمام گرم سے بعض مریضوں کو صداع، گھبراہٹ اور غیر معمولی کمزوری معلوم ہوتی ہے۔

آبزن Sitz Bath

سادہ گرم پانی یا بعض محرک و محلل ادویہ کے جوشاندہ میں مریض کو کندھوں تک یا زیرِ ناف تک بیٹھانا آبزن کہلاتا ہے۔ آبزن کے لئے جوشاندہ کافی گرم ہونا چاہیئے۔

نسخۂ آبزن ۔ مجرب نسخۂ آبزن حسبِ ذیل ہے۔

تخم کتاں، تخم ترہ تیزک، تخم گذر، تخم شلجم، سداب، لبلاب، بادیان، برگ کرفس، گندنا ہر ایک ۱۰ گرام، کرم کلہ ۵ گرام، پیاز ۱۵ گرام، روغن زیتون ۳۰ ملی لیٹر سب کو ملا کر تین لیٹر پانی میں پکائیں یہاں تک کہ پانی ایک تہائی رہ جائے اس کے بعد چھان کر نیم گرم جوشاندہ مذکورہ میں کم از کم ایک گھنٹہ بیٹھائیں جوشاندہ کے محلول سے نکل کر بدن کو صاف کپڑے سے پونچھ کر گرم کپڑا اوڑھائیں تاکہ پسینہ آسانی سے خارج ہو سکے یہ عمل کم از کم تین روز تک کریں۔

مشہور آبزن اور اس کے مواقع استعمال

آبزن	مواقع استعمال
آبزن علوی خاں	برائے فالج، استرخاء
آبزن نافع تشنج	برائے تشنج
آبزن مفید قولنج	درد کلیہ، حبس بول
آبزن نافع درد بواسیر	دافع درد بواسیر، حبس بول

کسی عضو یا بدن کا ڈھیلا ہونا

پسینہ کی کثرت۔

بخار عام طور سے پسینہ کے ذریعہ ختم ہوا کرتے ہیں اور پسینہ کے ذریعہ بخار بحران کی صورت میں ختم ہو جاتا ہے ایسے پسینے کو روکنے کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ تھوڑی دیر کے بعد یہ خود بخود بند ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس پسینہ میں فاسد مواد تحلیل ہو کر خارج ہوتے ہیں۔ اگر معرقات کے استعمال سے یا کسی اور وجہ سے پسینہ کی بہت ہی شدت ہو جائے اور اس کی افراط حد سے تجاوز کر جائے تو اس کو بند کرنے کی کوشش کی جائے۔

پسینہ کو روکنے کی تدابیر

جن ذرائع سے بدنی حرارت کم کی جا سکتی ہے وہی ذرائع پسینہ کے روکنے میں معاون ہو سکتے ہیں جیسے۔

۱۔ رہائشی مقام کو ٹھنڈا رکھنا مثلاً پنکھا، کولر، خس کی ٹٹی وغیرہ کے استعمال سے بدن کی جلد ٹھنڈی رہتی ہے۔

۲۔ اخراج شدہ پسینہ کو بار بار صاف نہیں کرنا چاہیئے بلکہ جلد پر یونہی چھوڑ دیا جائے تا کہ بیرونی ہوا سے ٹھنڈا ہو کر جلد کی رگوں کو سکوڑ دے اور اس طرح پسینہ کے بند کرنے میں معاون ہو۔

اگر مذکورہ بالا ذرائع سے فائدہ نہ پہنچے تو سرد پانی سے ہاتھ پیر دھلائیں، غسل کرائیں ہاتھ پر برف رکھیں۔ اگر مریض کی قوت اجازت دے تو سرد پانی سے غسل بھی کرایا جاتا ہے۔ بعض اوقات سینہ و شکم پر ضماد بارد مثلاً صندل اور کافور لگایا جاتا ہے گا ہے طلاء و ضماد میں ادویہ بارده بھی شامل کر دی جاتی ہیں تا کہ جلدی عروق تنگ ہو جائیں، سرکہ اور پانی ملا کر جلد پر چھڑ کنے سے بھی جلد ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ یہ عمل اس مقصد میں مفید ثابت ہوتا ہے کیونکہ سرکہ بخارات کی شکل میں تیزی کے ساتھ جلد سے اڑ جاتا ہے اور اپنے ساتھ حرارت بھی لے جاتا ہے۔

بغرضِ تعریق داخلاً مستعمل ادویہ۔

تمباکو، کافور، زعفران، نوشادر، شورہ قلمی، مرچ سیاہ، برگ سداب، برنجاسف، کلونجی، بادیان، کباب چینی، پودینہ، کشنیز خشک، دانہ الا یچی خورد اور جائفل غیرہ۔

☆☆☆

تنفیث

Expectoration

تعریف

پھیپھڑوں سے بلغم خارج کرنے کو 'تنفیث' کہتے ہیں یعنی تنفیث وہ عمل ہے جس کے ذریعہ پھیپھڑوں کے امراض میں پھیپھڑوں سے بلغم بآسانی خارج کیا جاتا ہے۔ جو دوائیں اخراجِ بلغم میں سہولت پیدا کرتی ہیں ان کو 'منفثات' کہا جاتا ہے مثلاً اڑوسہ، اصل السوس، ایرسا، اشق انیسون اور پیاز دشتی (عنصل) وغیرہ۔ ان دواؤں کی نوعیت عمل مختلف ہوتی ہیں لہٰذا افعال وخواص اور سبب مرض کے لحاظ سے 'منفثات' کی مختلف قسمیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

اقسامِ تنفیث (Types of Expectoration)

ا۔ منفثاتِ محرک

کھانسی میں مزید تقویت وتحریک پہنچانے والی ادویہ کو منفثات محرکہ کہا جاتا ہے۔ منفثات محرکہ کا استعمال امراضِ ریہ میں اس وقت کیا جاتا ہے جب کہ غلبۂ ضعف کے باعث تنفس کمزور ہوتا ہے اور پھیپھڑوں میں اخراجِ بلغم کی اس میں طاقت نہیں ہوتی ہے۔ یہ حالت عموماً عروق خشنہ کے مزمن نزلہ میں ہوتی ہے لیکن اگر مرض حاد ہو جیسا کہ نزلہ حار کی صورت میں ہوتا ہے تو مسکن ادویہ استعمال کرائی جاتی ہیں مثلاً بہی دانہ ۳رگرام، عناب (۵رعدد)، سپستاں (۹ردانہ) کا جوشاندہ استعمال کرایا جاتا ہے۔

افیون اور کافور کے مرکبات بھی تسکین کی غرض سے مرض کی حدت کے وقت استعمال کیے جاتے ہیں مگر سخت احتیاط کے ساتھ جبکہ مریض زیادہ ضعیف نہ ہو کیونکہ یہ دوائیں تیز اور خطرناک ہوتی ہیں۔ اگر بلغم زیادہ غلیظ ہو اور کم خارج ہو رہا ہو تو اسے رقیق کرنے کی غرض

سے برگِ گاؤزباں، گلِ گاؤزباں، تخم کتاں، اصل السوس مقشر وغیرہ استعمال کرائیں۔ نمک طعام اور کھاری چیزیں بھی بلغم کو رقیق کرتی ہیں اگر بلغم زیادہ رقیق ہو اور حدت و حرارت بھی زیادہ موجود ہو نیز بلغم کو غلیظ کرنا مقصود ہو تو جوشاندہ بہی دانہ، عناب، سپستاں کے ساتھ شیرۂ مغز کدو شیریں استعمال کرائیں۔

۲۔ منفثات مانع تعفن

منفثات مانع تعفن دواؤں کا استعمال اس وقت کیا جاتا ہے جب بلغم میں عفونت اور بدبو ہوتی ہے اس مقصد کے لئے کافور، اشق، کباب چینی، کباب خنداں جوہر اجوائن، ست پودینہ، کافور اور زعفران نافع ہوتا ہے۔

۳۔ منفثات مانعِ تشنج

منفثات مانعِ تشنج دواؤں کا استعمال اس وقت کیا جاتا ہے جب کہ ہوائی نالیاں متشنج ہو کر تنگ ہو جاتی ہیں اور بلغم کا اخراج نہیں کر پاتیں جیسا کہ شہیقہ اور ضیق النفس میں ہوتا ہے اس میں مانع تشنج دوائیں جیسے اصل السوس مقشر، تخم کتاں، اذاراقی، پیاز اجوائن خراسانی اور شوکران وغیرہ استعمال کراتے ہیں۔

۴۔ منفثات آلیہ (مقیہ)

بعض اوقات مقی دوائیں قے کی حرکت پیدا کر کے پھیپھڑے کی نالیوں پر دباؤ ڈالتی ہیں جن سے ان کا بلغم بھی جھٹکے کے ساتھ خارج ہو جاتا ہے ان کو منفثاتِ آلیہ کہا جاتا ہے۔ اخراجِ بلغم کے لئے یہ صورت بچوں میں بکثرت استعمال کی جاتی ہے کیونکہ چھوٹے بچے بلغم کو منھ کی راہ خارج کرنے پر قادر نہیں ہوتے۔ کھانسی کی صورت میں کچھ بلغم اگر ان کے منھ اور حلق میں آ جاتا ہے تو وہ اسے فوراً معدہ میں اتار لیتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے یہ دوائیں استعمال کی جاتی ہیں۔ رائی (خردل)، شبِ یمانی، توتیا اور عنصل دشتی (جنگلی پیاز) وغیرہ۔

۵۔منفثات مسکنہ

چونکہ امراض حادہ میں مادہ میں رقت اور حدت ضرورت سے زیادہ ہوتی ہے جس کی بنا پر وہ آسانی سے خارج نہیں ہو پاتے جیسا کہ نزلہ حاد تو ایسی صورت میں حدت و رقت کو کم کرنے کیلئے مسکن ادویہ استعمال کی جا ی ہیں مثلاً عناب ۵عدد، سپستاں ۹ دانہ، بہی دانہ۶ گرام۔افیون اور کافور کے مرکبات بھی احتیاط کے ساتھ تسکین سعال کیلئے استعمال کرسکتے ہیں۔

۶۔منفثات ملطفہ

مزمن امراض کی صورت میں اگر بلغم زیادہ غلیظ ہو اور کم خارج ہورہا ہو تو بلغم کو رقیق اور لطیف کرنے کیلئے ادویہ ملطفہ مثلاً گاؤزباں تخم کتاں اور اصل السوس استعمال کرتے ہیں۔

۷۔منفثات محرکہ ومقویہ

کچھ امراض ریہ ایسے ہیں جن میں سانس تنگی اور تکلیف سے آتی ہے جس سے مریض کو سخت تکلیف پہونچتی ہے نیز کمزوری کا احساس ہونے لگتا ہے۔ایسی صورت میں محرک اور مقوی دوائیں استعمال کرتے ہیں جو عروق خشنہ کو زیادہ کشادہ کر کے بلغم کو آسانی سے خارج کرتی ہیں مثلاً تخم کتاں، اصل السوس، عنصل دشتی اور مرکبات اذاراقی وغیرہ

سینہ کے نزلی امراض میں حرارت کا اثر

صدر کے نزلی امراض نیز حلق وناک وغیرہ کے نزلہ میں سردی عام طور پر مضر ہوتی ہے لیکن اس کے برعکس حرارت عموماً مفید ثابت ہوتی ہے اسی وجہ سے نزلہ کی دوائیں بطورِ جوشاندہ استعمال کرائی جاتی ہیں اور جوشاندہ کو گرم گرم پینے کی ہدایت دی جاتی ہے۔مریض کی قیام گاہ کو بھی گرم رکھنا ضروری ہے خصوصاً موسمِ سرما میں نیز سینے کی سینکائی بھی اسی مقصد سے کی جاتی ہے۔غلبۂ ضعف کے وقت نزلہ، زکام اور امراض صدر میں مقویات ومحرکات کے دینے میں تامل نہ کرنا چاہیئے۔یہی وجہ ہے کہ نزلہ وغیرہ کے نسخہ میں ضعف کی رعایت سے خمیرہ گاؤزباں

اور اسی قسم کی دوسری مقوی دوائیں استعمال کرائی جاتی ہیں۔

سُعالِ اِنعکاسی

سعال انعکاسی اصطلاحی طور پر اس قسم کی کھانسی کو کہتے ہیں جو عصبی ہیجان و لذع سے پیدا ہوتی ہے۔ایسی کھانسی عام طور پر خشک ہوا کرتی ہے یعنی اس کے ساتھ بلغم کا اخراج نہیں ہوتا یا بہت کم ہوتا ہے۔بعض اوقات ایسی کھانسی اتنی شدید اور تکلیف دہ ہوتی ہے کہ مرکباتِ افیون جیسے خطرناک مخدرات کے استعمال پر طبیب مجبور ہو جاتا ہے مثلاً حب جدوار اور برشعشاء وغیرہ۔

ایسی کھانسی جگر،طحال،معدہ،مری،حلق،حنجرہ،ناک،قصبۃ الریہ،عروق خشنہ اور ریہ کے عصبی تحریک و ہیجان سے پیدا ہوا کرتی ہے۔اس قسم کی کھانسی کا اصولِ علاج یہ ہے کہ پہلے عصبی ہیجان کے حقیقی سبب کا ازالہ کیا جائے اور اگر فوراً تسکین کی ضرورت ہو تو بہت ہی احتیاط کے ساتھ مرکباتِ افیون یا دوسرے مخدرات استعمال کئے جائیں۔ افیون جیسے مخدرات کو خطرناک اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ یہ مضعف قلب و دماغ ہیں اور ان سے بعض اوقات حرکات تنفس بے قاعدہ،ضعیف اور غیر منظّم ہو جاتی ہیں۔

تنگی تنفس

امراضِ تنفس میں بعض اوقات سانس تنگی اور تکلیف سے آتی ہے جس سے مریض کو سخت اذیت پہنچتی ہے۔ایسی حالت میں ایسے منفثات استعمال کئے جاتے ہیں جو مقوی و محرک ہوں عروق خشنہ کو زیادہ کشادہ کرنے والے نیز سانس کی نالیوں اور اس کی اندرونی جھلیوں کے ورم کو دور کر کے بلغم کے اخراج کو بڑھانے والے ہوں مثلاً اصل السوس مقشر،تخم کتاں، پیاز دشتی اور مرکبات اذاراقی وغیرہ۔ایسی صورت میں بیرونی طور پر حرارت کا استعمال اور گرم تدابیر بھی عمل میں لائیں۔مصری اور نمک کی ڈلی منہ میں رکھ کر چوسنا بھی بلغم کے اخراج میں مددگار ہوتا ہے۔

مواقع استعمال Indications

۱۔ورمِ شعبۃ الریہ	Bronchitis
۲۔اتساع شعبۃ الریہ	Bronchiectasis
۳۔خراجِ ریہ	Lung Abscess
۴۔نفخۃ الریہ	Emphysema

ممنوعات Contraindications

۱۔نفث الدم	Haemoptysis
۲۔سُعال یابس	Dry Cough
۳۔خراجِ ریہ	Lung Abscess
۴۔سرطانِ ریہ	Carcinoma of the lung

☆☆☆

اِدرار
Diuresis

اِدرار سے مراد بول، حیض اور لبن کا جاری کرنا ہے۔ اس لحاظ سے 'اِدرار' کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ اِدرارِ بول — Diuretics

۲۔ اِدرارِ حیض — Inducing Menstruation

۳۔ اِدرارِ لبن — Inducing Lactation

تعریف

پیشاب کے ذریعہ کیا گیا تنقیۂ بدن 'اِدرارِ بول' کہلاتا ہے اِدرارِ بول کا اہم مقصد خون سے تنقیۂ موادِ بولیہ ہے۔ اِدرارِ بول کے لئے جو دوائیں استعمال کی جاتی ہیں ان کو مُدِرّات بول کہا جاتا ہے۔ ان دواؤں کے اثرات مختلف طریقے پر ہوتے ہیں۔

☆ بعض دوائیں ایسی ہیں کہ جب وہ گردوں سے گزرتی ہیں تو مقامی طور پر خراش و تحریک پیدا کر کے دورانِ خون کو گردوں میں بڑھا دیتی ہیں۔ یہ دواؤں کی مقامی تاثیر بعید ہے یعنی گردوں میں امتلاءِ دم کی وجہ سے پیشاب کے ترشح میں اضافہ ہو جاتا ہے مثلاً ذراریح کا استعمال۔

اسی طرح بعض دوائیں گردوں کے انسجہ میں تحریک پہونچا کر پیشاب زیادہ لاتی ہیں۔ ان دواؤں سے پیشاب کے بننے کا عمل تیز ہوتا ہے جیسے شورہ قلمی، جوا کھار، کباب چینی اور پانی کا زیادہ استعمال۔ بول کے ذریعہ تنقیۂ خون ہوتا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ جب پیشاب بند ہو جاتا ہے تو فاسد مواد کے رک جانے اور اعضاء میں سرایت کر جانے سے بدن میں مختلف قسم کے خطرناک عوارض پیدا ہو جاتے ہیں جو ہلاکت کا باعث بنتے ہیں۔ احتباسِ بول (Retention of Urine) سے جب اس قسم کی بری حالت پیدا ہو جاتی ہے تو

اسے تسمم بولی (Uraemia) کہا جاتا ہے۔

نوعیتِ عمل Mode of action

گردوں کا اہم فعل خون کو چھاننا ہے جس کے ذریعہ خون میں ضرورت سے زائد پانی اور بدن کے استحالاتی فضلات طبعی طور پر بدن سے پیشاب کے راستہ خارج ہوتے رہتے ہیں۔ بدن میں ہونے والے بیشتر حالات و امراض خون کی ماہیت میں کمی بیشی یا فساد یا احتباسِ فضلاتِ استحالیہ کے نتیجہ میں ہوتے ہیں مثلاً استسقاء زقی کی وجہ احتباسِ ماہیت ہے تو حصاۃ کی وجہ احتباسِ مادہ حصاۃ ہے، نقرس میں احتباسِ فضلہ استحالی یعنی End product of protein ہے جس کو Purrines کہا جاتا ہے۔

پیشاب کے اجزاء بحالتِ صحت

بول میں فاسد مواد بحالتِ صحت خارج ہوتے رہتے ہیں اگر کسی وجہ سے یہ فاسد مواد خارج نہ ہوں اور بدن میں رک جائیں تو ان سے مختلف قسم کی مرضی کیفیت پیدا ہونے لگتی ہے۔ ان کے علاج کیلیئے ادرار بول کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ۲۴ رگھنٹہ میں تقریباً ۱۵۰۰ ر سے ۲۰۰۰ رملی لیٹر بول خارج ہوتا ہے جس میں مندرجہ ذیل اجزاء شامل ہوتے ہیں۔

- ☆ مائیت خون ۹۵٪ —
- ☆ مادّہ بول ۲۴ گرام فی لیٹر

موادارضیہ جیسے ۱۔ کلورائیڈ

۲۔ فاسفورس

۳۔ سوڈیم

۴۔ پوٹاشیم

۵۔ کیلشیم

۶۔ میگنیشیم

۷۔ فولاد

Sweat
Na^+
K^+
fat
urea
Lactic Acid
Uric Acid

موادلحمیہ جیسے

۱۔ کریٹینین Creatinein

۲۔ یوریا urea

۳۔ شکر Sugar

۴۔ کیٹون بوڈیز Ketone bodi

۵۔ کاربونیٹ Carbonat

۶۔ بائی کاربونیٹ Bicarbonat

۷۔ میوسین Myosin

۸۔ حامضِ بولی Uric Acid

اقسامِ مدرّات۔

۱۔ مدرّاتِ بول محرکہ

یہ دوائیں گردوں کی ساخت میں تحریک پیدا کرتی ہیں جس سے پیشاب زیادہ آتا ہے مثلاً کباب چینی، سیاہ مرچ، ذراریح، روغنِ پودینہ، روغن اجوائن وغیرہ۔

۲۔ مدرّات بول باردہ

اس قسم کی دوائیں خون کے سیلی حصہ کو بڑھا دیتی ہیں چنانچہ پانی، سوڈا واٹر، آشِ جو، آبِ تربوز اور شورہ قلمی وغیرہ نیز کھاری نمک اسی طریقے سے پیشاب زیادہ لاتے ہیں۔

۳۔ مدرّات بول مائیہ

اس قسم کی مدر دوائیں خون کے اندر مائیت کو بڑھانے والی ہوتی ہیں جس کی وجہ سے بول کے اخراج میں زیادتی ہوجاتی ہے مثلاً آب کدو، آب خیارین، آشِ جو، آبِ تربوز وغیرہ جو ہیضہ، اسہال، قے اور حمیات حارہ کی صورت میں مائیت کی قلت ہونے کی صورت میں استعمال کی جاتی ہیں۔

۴۔ مدرات بول حارہ

وہ مدر دوائیں جو سوءِ مزاج بارد میں بول کی قلت ہونے کی وجہ سے استعمال کی جاتی ہیں ان کو مدرات حارہ کہتے ہیں۔ یہ دوائیں گردوں کے مزاج کو معتدل کر کے بول کے اخراج کو بڑھا دیتی ہیں مثلاً انیسون، پر سیاوشاں، بادیان، تخم سداب، زوفائے خشک، خبازی، برنجاسف، حب بلساں اور اجوائن دیسی وغیرہ یہ دوائیں ضعفِ کلیہ کی حالت میں بہت مفید ہوتی ہیں۔

ادرار کے اغراض ومقاصد Aims & objectives

مدرات بول کو حسب ذیل حالات میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ا۔ امراضِ گردہ ومثانہ

بعض اوقات پیشاب کم بنتا ہے اور سمّی مواد گردوں سے کم چھنتے ہیں، اس لئے ایسے سمّی مواد (فضلات) خون میں بکثرت جمع ہو کر تمام اعضاء میں پھیل جاتے ہیں ان سمی مواد کے اخراج کے لئے مدرات بول استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۔ امراض قلب وجگر

جب دورانِ خون کم ہوجاتا ہے تو گردوں میں خون کا زور کم ہوجاتا ہے اور ان کی شریانوں میں امتلاء وتناؤ گھٹ جاتا ہے جس سے پیشاب کم بنتا ہے اور مائیت ودیگر فضلات بولیہ خون میں جمع ہوجاتے ہیں جس سے اِستسقاء وغیرہ پیدا ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اس خطرہ کی حالت میں اور ان حالات وامراض کی موجودگی میں مدرّات کے ذریعہ مائیت اور دوسرے مواد بولیہ کا استفراغ کیا جاتا ہے۔

ضعف قلب کی موجودگی میں خصوصیت کے ساتھ وہ مدرات استعمال کئے جاتے ہیں جو مقوی قلب ہوں کیونکہ حرکاتِ قلبیہ کے تیز ہوجانے کی وجہ سے گردوں کے شرائین میں خون کا دباؤ زیادہ ہوجاتا ہے جس سے اِدرارِ بول کا عمل تیز ہوجاتا ہے۔

۳۔ تنقیہ مجاری بول

بعض اوقات مدرات بول کا استعمال مجاری بول کے تنقیہ کے لئے کیا جاتا ہے جیسا کہ قروح وبثور مثانہ، قروح گردہ، قروح مجاری بول اور سوزاک وغیرہ میں صدید (پیپ) کی صفائی کے لئے اس قسم کے تنقیہ کے بعد زخم کا اندمال تیز اور آسان ہو جاتا ہے۔

۴۔ سدہ

کبھی کبھی ادرارِ بول کے زور سے وہ سُدے خارج ہو جاتے ہیں جو مجاریٔ بول میں کہیں اٹکے ہوئے ہوتے ہیں مثلاً منجمد خون وغیرہ۔

۵۔ تنقیہ مائیت

اِدرار سے گاہے یہ مقصود ہوتا ہے کہ بدن سے زائد مائیت خارج کی جائے اور گاہے یہ ارادہ ہوتا ہے کہ بدن سے دوسرے فضلات بولیہ سمّیہ بھی خارج کئے جائیں اور گاہے دونوں ایک ساتھ۔

۶۔ تنقیہ موادِ بولیہ

اگر اجزاء بولیہ تناسب سے زیادہ ہو جائیں اور مائیت کی مقدار کم ہو تو اس وقت اجزاء جامد کو مترسب ہونے کا موقع مل جاتا ہے اس اندیشہ سے بچنے کے لئے مدرات کے ذریعہ پیشاب کو رقیق تر کیا جاتا ہے تاکہ اجزاء جامدہ مائیت میں محلول رہیں اور پیشاب کے ساتھ برابر نکلتے رہیں۔ خالص پانی چونکہ مدرات میں شامل ہے اس لئے ادویہ مدرہ کے دوران استعمال میں پانی بکثرت پینا عمل اِدرار میں مددگار ہو جاتا ہے۔

۷۔ امراض ریہ

بعض امراض جیسے ذات الجنب میں اِدرار نافع ہوتا ہے۔

۸۔ امراض مفاصل۔ جیسے نقرس اور التہاب مفاصل وغیرہ میں ادرار نافع ہے۔

۹۔ امتلاء دماغ وورم دماغ

امتلاء دماغ اور ورم دماغ سے ہونے والی پیچیدگیوں سے بچنے کیلئے اور امتلاء کو کم کرنے کیلئے مدرات کا استعمال نافع ہوتا ہے۔

۱۰۔ حرکت بول

اگر پیشاب میں حموضت کی زیادتی کی وجہ سے جلن ہو رہی ہو تو مدرات بورقیہ کا استعمال نافع ہوتا ہے۔

مواقع ادرارِ بول Indications

۱۔ امراضِ گردہ مثلاً حصاۃِ کلیہ، حصاۃِ مثانہ، احتباسِ بول، حرقتِ بول، تعدیہ مجریٰ بول اور ضعف گردہ و مثانہ وغیرہ۔

۲۔ امراضِ قلب اور ضعفِ قلب

۳۔ فالج نصفی

۴۔ ورمِ کبد محدب

۵۔ استسقاء کی صورت میں۔

۶۔ ضغط الدم قوی کی صورت میں۔

ادرارِ بول کے نقصانات Side effects of Diuretics

۱۔ قلّتِ ماء Dehyderation

۲۔ صدمہ Shock

۳۔ تقلیلِ حرارت Hypothermia

۴۔ حرارتِ غریزی کا زائل ہونا۔

۵۔ ضغط الدم ضعیف Hypotention

اَدویہ مدرّہ

جو دوائیں بطور مدر کے مستعمل ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

مدرّاتِ حارّہ

پرسیاؤشاں، بادیان،، خبازی، زوفاء خشک، تخم سدّاب، انیسون، برنجاسف، قسط شیریں، حب بلسان، کلونجی، اجمود، پودینہ، اجوائن دیسی وغیرہ۔

مدرّات باردہ

تخم خیارین، تخم خرفہ، تخم کاسنی، شورہ قلمی، آب خیار، آب کدو، آب تربوز، خار خسک، سکنجبین اور آش جو وغیرہ۔

مدرّات معتدلہ

حار و بارد ادویہ کو باہم استعمال کرانے سے مدرات معتدل ہو جاتے ہیں مثلاً تخم کاسنی اور بادیان کو جمع کرنے سے اِدرار میں اعتدال ہوتا ہے۔

☆☆☆

ادرارِ حیض

Inducing Menstruation

تعریف

حیض ایک طبعی استفراغ ہے جس میں ہر ماہ تندرست بالغ عورت کے رحم سے براہ اندام نہانی خون خارج ہوتا ہے جس سے اس کی صحت برقرار رہتی ہے نیز اس کے ساتھ تمام سمی فضلات کا بھی تنقیہ ہوتا ہے۔ اگر یہ استفراغ رک جائے تو اسکو جاری کرنے کا عمل اِدرار حیض کہلاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے جو دوائیں استعمال کی جاتی ہیں وہ مدرِ حیض یعنی Emmenenagogue کہلاتی ہیں۔

اقسامِ ادرار حیض۔ ادرارِ حیض مندرجہ ذیل دو طرح سے کیا جاتا ہے۔

ا۔ بلا واسطہ

وہ مدرات حیض دوائیں جو رحم کو معمولی تحریک دے کر ہارمون کے افراز کا سبب بنتی ہیں اور ادرارِ حیض کو بڑھاتی ہیں مثلاً ابہل، پرسیاوشاں تخم کرفس، حب القرطم، مرمکی اور ہینگ وغیرہ۔

۲۔ بالواسطہ۔

وہ مدرات حیض جو رحم پر براہِ راست اثر نہیں کرتیں بلکہ ان کا اثر بالواسطہ رحم پر ہوتا ہے یعنی دیگر حالات رحم کو بہتر کر کے حیض کے استفراغ کو بڑھایا جاتا ہے مثلاً۔

(الف) فقر الدم کی وجہ سے اگر خون حیض کی کمی ہو تو خون کو بہتر بنانے والے مرکبات مثلاً شربت فولاد شربتِ انارین، معجون خبث الحدید وغیرہ استعمال کرایا جاتا ہے۔

(ب) نظام عصبی میں تحریک پیدا کرنے والے مرکبات مثلاً کچلہ کے مرکبات وغیرہ استعمال کرائیں۔

(ج) رحم کے مجاور اعضاء میں لذع پیدا کر کے رحم میں تحریک پہنچائی جاتی ہے مثلاً صبر کے مسہل سے آنتوں میں خراش پیدا ہو کر رحم میں تحریک پیدا ہوتی ہے اور پھر اِدرارِ حیض میں زیادتی پیدا ہوتی ہے۔

خونِ حیض کے ساتھ خارج ہونے والے موادِ فاسدہ

ادرارِ حیض کے ذریعہ مندرجہ ذیل فضلاتِ دمویہ خارج ہوتے ہیں۔

۱۔ بلغمی رطوبت جو رحم کی اندرونی سطح اور متعلقہ اعضاء مثلاً خصیۃ الرحم وغیرہ سے خارج ہوتے ہیں۔

۲۔ وہ خون جو رحم کی اندرونی سطح سے مترشح ہوتا ہے جس میں فضلاتِ دمویہ شامل ہوتے ہیں۔

۳۔ سَمّی مواد جو خونِ حیض کے ساتھ شامل ہو کر خارج ہوتے ہیں۔ طبعی وضعِ حمل اور اسقاطِ حمل کے بعد تنقیہ رحم کے لئے مدرات حیض کا استعمال مفید ہوتا ہے جو دوائیں موجب اسقاطِ حمل ہوتی ہیں وہ مدر حیض بھی ہوتی ہیں۔ مختصر یہ کہ ہر ماہ عورت کے بدن سے خونِ حیض کے ساتھ بہت سے فاسد مواد خارج ہوتے ہیں۔ ان کے ٹھہرنے سے بدن میں غیر طبعی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس کا علاج کرنے کیلئے اِدرارِ حیض کرانا لازمی ہے۔

مدرّات حیض کا استعمال Indications

حیض کے جاری کرنے کی کوشش اسی وقت کی جاتی ہے جبکہ ادرار حیض میں کمی یا بندش ہو پھر اس کے اسباب مختلف ہوتے ہیں اس لئے اسباب کے مطابق مدراتِ حیض دوائیں استعمال کی جاتی ہیں مثلاً۔

۱۔ اگر احتباس طمث کا سبب لاغریٔ بدن اور قلّتِ دم ہو تو اس وقت مقوی غذائیں اور مرکباتِ فولاد بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔

۲۔ بعض اوقات اچانک ٹھنڈ لگ جانے سے بھی حیض بند ہو جاتا ہے اس وقت گرم پانی میں آبزن (Sitz bath) کرانا اور مریضہ کو کمر تک بٹھانا مفید ہوتا ہے ساتھ میں کوئی مدرحیض دوا بھی دیں۔

۳۔ اسقاط اور طبعی ولادت کے بعد بھی تنقیۂ رحم کے لئے مدراتِ حیض کا استعمال کیا جاتا ہے۔

۴۔ اگر حیض درد کے ساتھ یا تاخیر سے ہوتا ہے تو صبر، سقوطری اور مرمکی کے استعمال سے اکثر حیض جاری ہو جاتا ہے۔

احتیاط Precaution

دورانِ حیض عورت کو قوی ریاضت اور سردی سے بچنے کی ضرورت ہوتی ہے نیز ٹھنڈے پانی سے نہانا اور ٹھنڈے پانی سے ہاتھ پاؤں دھونا، ٹھنڈی ہوا میں جسم کو کھولنا ممنوع قرار دیا گیا ہے کیونکہ برودت پہنچنے سے حیض میں کمی ہو جاتی ہے۔

مدرّاتِ حیض دوائیں

تخم گزر، پرسیاؤشاں، پوست املتاس، ابہل، اسارون، ترمس، انیسون، برنجاسف، بابونہ، تخم خیارین، تخم خربزہ، خارخسک خورد، خارخسک کلاں، تخم سداب، مشکطرامشیع، اجوائن دیسی، تخم کرفس، کباب چینی، مرمکی، کاکنج، جند بیدستر، ہینگ، کرنجوہ، افسنتین، ذراریح، اذخر، چرائتہ اور جنطیانا رومی وغیرہ۔

☆☆☆

ادرارِ لبن

Inducing Lactation

تعریف۔

عورت کے ثدئین (پستان) سے بچہ کی غذاء کو پورا کرنے کے لئے ادرارِ لبن ضروری ہے اور اگر قلت لبن ہو تو مدرات لبن استعمال کرانا ضروری ہے۔ جو دوائیں اس مقصد کے لئے استعمال کی جاتی ہیں وہ مدر لبن کہلاتی ہیں۔

پستانوں کا فعل دودھ کی پیدائش ہے۔ دودھ کی پیدائش میں کمی و زیادتی پیدا کرنے والی دوائیں ثدئین پر اثر انداز ہو کر دودھ پیدا کرنے والے ہارمون کی پیدائش میں کمی اور زیادتی کا سبب بنتی ہیں۔

اقسام

مدرات لبن کا استعمال دو طرح سے ہوتا ہے۔

۱۔ یا تو یہ دوائیں ثدئین کے خلیات کو تحریک دے کر دودھ کی پیدائش کو بڑھاتی ہیں مثلاً۔۔ انیسون، شبت، سرسوں، تخم پیاز وغیرہ۔

۲۔ یا پھر خون کی کیفیت و کمیت کو بہتر بنا کر دودھ کی پیدائش کو بڑھاتی ہیں مثلاً مغز پنبہ دانہ، تودری، ستاور اور فولاد وغیرہ۔

مدر لبن یا شیر افزا دوائیں۔ ایسی دوائیں جو اپنی خاص رطوبت اور افعال کی وجہ سے دودھ کی پیدائش کرنے والے غدد کو تحریک دیکر دودھ کی پیدائش میں اضافہ کرتی ہیں۔ مثلاً موصلی سیاہ، مغز پنبہ دانہ، انیسون، ستاور، صمغ عربی، کنجد تودری، بوزیدان، زیرہ سفید، تالمکھانہ، تخم شلغم، مغز سنگھاڑا اور کلونجی وغیرہ۔

☆☆☆

فصد
Venesection

تعریف۔

عروق دمویہ (وریداور شریان) کونشتر لگا کر خون خارج کرنے کو 'فصد' کہتے ہیں مگر 'فصد' شریانی آج کل تقریباً متروک اور اصولِ علاج سے خارج ہے۔ شیخ الرئیس کا کہنا ہے کہ 'فصد' ایک کلی (جامع یا مکمل) استفراغ ہے جو اخلاط کی زیادتی کو اس تناسب سے کم کرتا ہے جس تناسب سے یہ عروق میں پائے جاتے ہیں۔

نوعیتِ عمل Mode of action

مختلف امراض و حالات میں 'فصد' کی افادیت کی نوعیت عمل Ssintific طور پر تو ابھی تک معلوم نہیں ہوسکی ہے مگر تجربات اور مشاہدات' کی بنا پر فصد' کی افادیت پر روشنی ڈالی جارہی ہے اور زمانہ قدیم سے لے کر آج تک یہ عمل اصولِ علاج میں شامل ہے۔ فصد کرنے کے بعد خون کے امتلاء اور مادہ کی کثرت میں کسی قدر کمی آ جاتی ہے اور بدنی تغیرات و استحالہ میں تحریک آ جاتی ہے۔ نتیجتاً مرضی مادہ کا اخراج آسان ہو جا تا ہے۔ فصد کے بعد بدن میں نئے خلیات پیدا ہوتے ہیں جن میں نئی قوتیں ہوتی ہیں نئے تغیرات و استحالات کے نتیجہ میں موادمرض بھی متاثر ہو جا تا ہے اور مرض پر قابو پالیا جا تا ہے۔

فصد کے اہل افراد

فصد کے لئے صرف دو قسم کے لوگ اہل و مناسب ہیں۔

اوّل

وہ لوگ جو کثرتِ خون اور امتلاء کے امراض میں مبتلا ہو جانے کی استعداد رکھتے ہوں یعنی جب بھی بدن میں خون کی کثرت ہوتی ہے تو اس طرح لوگوں میں عموماً جلد کی دموی بیماریاں

پیدا ہونے لگتی ہیں ایسی حالت میں فصد تحفظ کا کام کرتی ہے اور وقوع مرض سے محفوظ رکھتی ہے۔

دوئم

وہ لوگ جو خون کی کثرت کے کسی مرض میں مبتلاء ہو گئے ہوں یا کسی مرض کے ساتھ خون کا امتلاء اور خون کے استفراغ سے مرض میں تخفیف کی توقع ہو ان امراض دمویہ کی استعداد جن لوگوں میں نسبتاً زیادہ پائی جاتی ہے ان کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

- ☆ وہ لوگ جو عرق النساء دموی، وجع المفاصل دموی اور نقرس دموی میں مبتلاء ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔
- ☆ وہ لوگ جو ریہ کی کسی رگ کے پھٹ جانے کی وجہ سے نفث الدم کی شکایت میں بار بار مبتلاء ہو جاتے ہیں۔ رگ کے پھٹنے کی وجہ یہ ہوا کرتی ہے کہ ایک بار پھٹنے کے بعد ابھی اچھی طرح مندمل نہ ہونے پائی تھی کہ کثرت خون کے سبب پھر پھٹ جایا کرتی ہے۔
- ☆ جن لوگوں میں اس بات کی استعداد ہو کہ خون کی زیادتی ہونے پر صرع، سکتہ اور مالنخولیا میں مبتلا ہو جائیں گے یا ان میں خناق، ورم احشاء یا رمد حار میں مبتلا ہو جانے کی استعداد موجود ہو۔
- ☆ جن لوگوں میں بواسیر کا خون جاری ہو جایا کرتا تھا اور وہ اب بند ہو گیا ہو۔ وہ عورتیں جن کا خون حیض بند ہو گیا ہے۔
- ☆ جن لوگوں کے اندرونی اعضاء میں ضعف اور سوء مزاج حار مادی کی علامات موجود ہوں۔

مذکورہ بالا سبھی قسم کے مریضوں کے لئے مناسب یہی ہوتا ہے کہ بطور احتیاط وحفظ ما تقدم موسم ربیع میں ان کی فصد کھولی جائے خواہ ابھی یہ غلبۂ خون سے پیدا ہونے والے امراض میں مبتلاء نہ ہوئے ہوں۔

فصد کے لئے مناسب وقت۔ بلحاظ نوعیت حاجت فصد کیلئے دو وقت ہیں۔

ا۔ اختیاری وقت ۲۔ اضطراری وقت

۱۔**اختیاری**۔اس میں فصد کی حاجت اس قسم کی ہوتی ہے کہ اس میں طبیب کو سوچنے کا موقع ملتا ہے کہ فصد کیلئے مناسب اور بہترین وقت کونسا ہے۔قمری مہینوں کی درمیانی تاریخیں فصد کے لئے بہتر ہیں نیز دن میں چاشت (دوپہر) کا وقت بہتر ہے کیونکہ اس وقتِ غذاء مکمل طور پر ہضم کے مراحل سے گذر چکی ہوتی ہے۔دموی امراض میں فصد کرنے کیلئے موسم ربیع یعنی بہار(Spring season) کا موسم بہتر ہے۔

۲۔**اضطراری**۔اس میں فوراً فصد کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔تاخیر کی بالکل گنجائش نہیں ہوتی اور نا ہی کسی رکاوٹ کی طرف دھیان دیا جاسکتا ہے مثال کے طور پر اگر کسی apoplexy شخص کو سکتہ یا خناق پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو بلا تاخیر فصد کر دینا چاہیئے۔

مواقع فصد Indications of Venesection

۱۔ اگر بدن میں اخلاط مساوی طور پر بڑھے ہوں تو پہلے فصد کرنا چاہیئے اس کے بعد خلط غالب کا استفراغ کرنا چاہیئے۔اگر ایسا نہ ہو تو صرف خلط غالب کا استفراغ کریں۔

۲۔ عرق النساء دموی ، نقرس دموی، وجع المفاصل، ذات الریہ، mumps برسام، سکتہ، صرع، مالنخولیا رمد conjunctivitis حار اور خناق وغیرہ میں فصد کرانا بہتر ہوتا ہے۔

۳۔ خون کی جانچ کے واسطے اسے جمع کرنے کے لئے

۴۔ مارگزیدگی snake bite کا علاج کرنے کے لئے

۵۔ ضغط الدم قوی کی صورت میں

۶۔ فسادِ دم کی صورت میں

۷۔ امراض قلب میں

۸۔ امراضِ کبد میں

۹۔ عظم طحال وامراض طحال میں

۱۰۔ مرض دوالی میں

۱۱۔ التہاب کلیہ کی صورت میں

۱۲۔ ورم خصیہ میں

۱۳۔ امتلاء خون

۱۴۔ بدنی قوتوں کے قوی ہونے کی صورت میں

۱۵۔ جوانی کی عمر

۱۶۔ وہ عورتیں جن کا خون حیض بند ہو گیا ہو

ممنوعات فصد یا فصد سے پرہیز Contraindications

مختلف حالات اور امراض کی موجودگی میں فصد کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ایسے حالات اور امراض مندرجہ ذیل ہیں ۔

۱۔ جن کے مزاجوں میں شدید برودت ہو

۲۔ سخت ڈھنڈے ممالک میں

۳۔ حمام محلل کے بعد

۴۔ گرم مزاج لوگوں میں

۵۔ درد کی شدت کے وقت

۶۔ استعمال غذاء و جماع کے بعد

۷۔ لاغر و قلیل الدم والے افراد میں

۸۔ لحیم وشحیم لوگوں میں جن کے بدن ڈھیلے ہوں

۹۔ سخت سردی و گرمی کے موسم میں

۱۰۔ شدید بخار کی حالت میں

۱۱۔ چودہ سال سے کم عمر کے لوگوں میں

۱۲۔ بوڑھوں میں خاص کر جن کے قویٰ نڈھال ہو چکے ہوں اور بدن لاغر و کمزور ہوں۔

۱۳۔ جو لوگ عرصہ سے کسی مزمن مرض میں مبتلا ہوں اور یہ مرض دموی نہ ہو کر کسی اور خلط کے فساد کے سبب پیدا ہوا ہو

۱۴۔ امتلاء معدہ یعنی شکم سیری کی حالت میں بھی فصد نہ کرنی چاہیئے۔

۱۵۔ تخمہ کی حالت میں بھی فصد نہ کرنی چاہیئے۔

۱۶۔ حاملہ اور حیض والی عورتوں میں بھی فصد ممنوع ہے۔

۱۷۔ قولنج، اسہال، ذرب و خلفہ، ضعف معدہ و جگر اور حمیات مزمنہ میں فصد ممنوع ہے۔

فصد کرنے کا طریقہ اور احکامات Methods of venesection

وضع مفصود Position of the patient

۱۔ مریض کو چت لٹایا جائے

۲۔ وریدوں پر بندش لگا کر خوب نمایاں کیا جائے

۳۔ نشتر ورید کے طول میں لگائی جائے

۴۔ جس ورید کی فصد کھولنا مقصود ہو اس کو صحیح طور سے تلاش کر کے اور ابھار کر فصد کھولیں، فصد جس ورید کی کرنا ہو اس کو نمایاں طور پر ابھارنے کے لئے اوپر کی طرف پٹی باندھیں اور رگ کی مالش کریں تا کہ رگِ خون نمایاں ہو جائے اور اس کا نفخ دور ہو جائے، پھر فصد کھولیں جب تک رگ کا نفخ زائل نہ ہو فصد نہ کریں۔

۵۔ فصد ورید میں کریں شریان میں ہرگز نہ کریں اگر غلطی سے شریان کٹ جائے تو فوراً خون بند کرنے کی کوشش کریں اس مقصد کے لئے حابس الدم سفوف جریان کے مقام پر چھڑکیں مثلاً گیرو، سنگ جراحت اور دم الاخوین وغیرہ۔

۶۔ دافع عفونت سیال سے مقام فصد، نشتر اور فصاد کو اپنے دونوں ہاتھوں کو اچھی طرح صاف

(Sterlized) کر لینا چاہیے۔

خون کے روکنے کا وقت

۱۔**خون کی رفتار**۔ جب تک خون تیز رفتاری سے خارج ہوتا رہے بند نہیں کرنا چاہیے لیکن جب سستی پیدا ہو جائے تو فوراً بند کرنا چاہیے۔

۲۔**خون کا رنگ**۔ جب تک خون کا رنگ سیاہی مائل ہو اس وقت تک جاری رکھنا چاہیے اور جب رنگ بدل کر سرخ ہو جائے تو فوراً بند کر دینا چاہیے۔

۳۔**نبض**۔ اگر نبض میں عظم کے بعد صغر پیدا ہو جائے تو فوراً بند کر دینا چاہیے۔

۴۔**جمائی ہچکی، انگڑائی متلی**۔ فصد کھولنے کے بعد اگر جمائی ہچکی، انگڑائی، متلی پیدا ہونے لگے تو خون فوراً بند کر دیں۔

۵۔**پٹی باندھنا**۔ خون ضرورت کے مطابق خارج ہو جائے تو خون کو بند کرنے کے لئے فوراً پٹی باندھ دینی چاہیے۔

۶۔**غذاء و پرہیز**۔ فصد کے بعد لطیف اور کم مقدار میں غذاء دیں ریاضت، حمام محلّل اور کثرت غذاء سے پرہیز کرائیں

۷۔**شریان کے کٹ جانے پر**۔ غلطی سے شریان کے کٹ جانے پر خون کو بند کرنے اور شریان کو باندھنے کی کوشش کریں۔

فصد کے بعد کی تدابیر

۱۔ فصد کے بعد مریض کو جلد نہ سونا چاہیے بلکہ پانچ چھ گھنٹہ کے بعد سونا چاہیے۔

۲۔ فصد کے بعد مریض کی نبض، حرارت، تنفس اور ضغط الدم دیکھتے رہنا چاہیے۔

۳۔ مریض کو سکون سے لیٹے رہنے کی ہدایت کرنا چاہیے۔

۴۔ اگر فصد کے بعد ہیجان مواد سے بخار پیدا ہو جائے تو دوبارہ فصد کھولنا چاہیے یا دیگر مناسب تدابیر اختیار کرنا چاہیے۔

۵۔ اگر خون کا دباؤ خطرناک حد تک کم ہو جائے اور نبض ضعیف و بطی ہو جائے، مریض کو تنگیٔ تنفس کی شکایت پیدا ہو جائے اور مریض نیلگوں ہونے لگے تو ایسی صورت میں مریض کو فوراً اسپتال میں داخل کرانا چاہئے اور ذیل کی تدابیر کے ذریعے مریض کا علاج کرنا چاہئے۔

☆ مریض کو مصنوعی تنفس دیں Oxygen Inhalation

☆ Atropin کا وریدی انجکشن دیں۔

☆ سر کو نیچا رکھیں۔

☆ اگر ضرورت ہو تو مریض کو خون چڑھائیں Blood Tranfusion

☆ مریض کی حرارت، نبض، تنفس اور خون کا دباؤ وقفہ وقفہ سے دیکھتے رہیں۔

☆ جریان کے مقام پر حابس الدم سفوف چھڑکیں۔

سامان فصد

فصد کرتے وقت ایک فصاد کے پاس مندرجہ ذیل سامان کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

۱۔ دافع تعفن دواء، پٹی باندھنے کا سامان، مطہر دستانے (Sterlized gloves)

۲۔ عروق کو نمایاں کرنے کے لئے پٹی وغیرہ

۳۔ شگاف دینے کے لئے مختلف قسم کے Sterlized نشتر

۴۔ ریشم کا گولہ

۵۔ خرگوش کا اون

۶۔ دواءِ صبر، کندر، مشک، دواء المسک، حب جواہر، زہر مہرہ وغیرہ۔

۷۔ مناسب روشنی کا انتظام

۸۔ مانعات عفونت محلول مثلاً Betadine & Detol وغیرہ

فصد کے عوارض Complications

۱۔ غشی Syncope

۲۔ بخار Fever

۳۔ قبض Constipation

۴۔ ہلاکت Death

۵۔ ہیجانِ اخلاط

اقسامِ شگاف

۱۔ فصد مطوّل (شگاف طولانی)۔ اس میں رگِ مفصود کو نشتر کے ذریعے لمبائی میں کاٹا جاتا ہے یہ شگاف ان لوگوں کے لئے مناسب ہوتا ہے جن میں چند دنوں تک متواتر روزانہ فصد کرنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔

۲۔ فصد معرض (آڑی فصد یا چوڑائی میں شگاف لگانا)۔ اس میں نشتر کے ذریعہ رگ کی چوڑائی میں شگاف لگایا جاتا ہے یہ ان لوگوں میں زیادہ مناسب ہوتا ہے جن میں اسی وقت دوبارہ فصد کرنے کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔

۳۔ فصد مورب (ترچھا شگاف)۔ اس میں رگ مفصود کو ترچھے طور پر نشتر سے کاٹا جاتا ہے اس قسم کا شگاف ان لوگوں کے لئے بہتر اور مناسب ہوتا ہے جن میں اسی روز فصد کو دہرانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اصولِ وقفہ

فصد کے دوبارہ اور سہ بارہ کرنے میں کتنا وقفہ درمیان میں حائل ہونا چاہئے اس کا فیصلہ مریض کی مجموعی حالت اور کیفیت کو مدّ نظر رکھ کر کیا جانا چاہئے۔ اگر مریض اس قسم کا ہو کہ اس میں ایک بار فصد کرنے سے غرض پوری نہیں ہوگی اور دوبارہ بھی فصد کی ضرورت پڑے گی ایسی صورت میں دونوں فصدوں کے درمیان مریض کی حالت یعنی ضعف وقوت کے درمیان تاخیر کر لینی چاہئے، چنانچہ اگر پہلی فصد کے بعد مریض کو اس قدر ضعف محسوس نہ ہو رہا ہو جو مانعِ فصد ہے تو ایک دو گھنٹہ رُکنے کے بعد ہی دوسری فصد کر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ورنہ

بقدر ضعف وقفہ کی مدت اضافہ کر سکتے ہیں۔

جن لوگوں میں تکرار فصد کی ضرورت اس لئے ہوتی ہے کہ مادہ کو دوسری جانب پھیر دیا جائے تو ایسی صورت میں ایک دن کی تاخیر کافی ہے سوداوی خون کے غلبہ کی صورت میں بھی کبھی متعدد بار فصد کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے جس سے اگر چہ مرض میں تخفیف اور افاقہ تو حاصل ہوتا ہے لیکن اس قسم کے مریضوں میں بعد میں یعنی بوڑھاپے کی عمر میں سکتہ جیسے امراض کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

عروق یا اوردہ مفصودہ اور ان کے فوائد

جن لوگوں میں فصد کھولی جاتی ہے وہ اکثر وبیشتر وریدیں ہی ہوتی ہیں اور شریانوں میں شاذ و نادر ہی بھی فصد کھولی جاتی ہے کیوں کہ فصد کا مقصد ہوتا ہے فاسد مادوں کا اخراج جو وریدوں میں شگاف لگا کر ہی ممکن ہے کیونکہ وریدوں میں غیر صالح (Deoxygeneted) اور فاسد خون بہتا ہے لیکن چوں کہ شریانوں میں صالح اور عمدہ خون یعنی Oxygeneted خون بہتا ہے اس لئے شریانی فصد کی صورت میں صالح خون خارج ہوگا۔

(الف) ہاتھ کی عروق مفصودہ

ہاتھ میں جن وریدوں کی فصد کھولی جاتی ہے وہ تعداد میں چھ ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ورید قیفال (Cephalic vein) ۔ وہ ورید ہے جو کلائی کے بطن میں کہنی کے پاس باسلیق سے باہر کی طرف معلوم ہوتی ہے اس رگ کے ذریعہ گردن اور اس کے اوپر کے اعضاء سے خون خارج ہوتا ہے اس لئے سرسام دموی، رمد، خناق اور نکسیر وغیرہ کو زائل کرنے کے لئے ان کی فصد کی جاتی ہے۔

۲۔ورید اکحل (Median vein) ۔ وہ رگ ہے جو قیفال کے پاس اس سے نیچے کلائی کے بطن میں وسط سے ذرا اوپر ظاہر ہوتی ہے یہ باسلیق اور قیفال سے مل کر بنتی ہے،

لہٰذا اس سے قیفال اور باسلیق دونوں کا فائدہ ہوتا ہے، اس کو 'ہفت اندام' بھی کہتے ہیں۔ زیادہ تر گردن اور سر کے امراض مثلاً مالنخولیا، دردِ سر، ذات الجنب اور شکم کے امراض کے لئے اس کی فصد مفید ہے۔

۳۔ورید باسلیق (Basilic vein)۔ یہ ورید کہنی کے جوڑ کے قریب کلائی میں اندرونی جانب ہوتی ہے یہ ورید بغل سے آتی ہے اس کو 'تنورِ بدن' بھی کہتے ہیں۔ زیادہ تر ذات الجنب، وجع المعدہ، دردِ جگر، ورم جگر، ورمِ طحال ورم کلیہ، بواسیر، ورم مقعد، ورم رحم اور تمام بدن کی وریدوں کی صفائی کے لئے اس رگ کی فصد کی جاتی ہے۔

۴۔رگ حبل الذراع (Branch of cephalic vein)۔ کلائی کے جوڑ پر بیرونی جانب ہوتی ہے یہ رگ قیفال کی شاخ ہے سر اور گردن کے امراض میں اس کی فصد مفید ہے۔

۵۔ ورید اُسَیلم (Salvatella vein)۔ اس کا مقام ہاتھ کی چھوٹی انگلی (خنصر) اور اس کے ساتھ والی (بنصر) انگلی کے مابین ہے داہنے ہاتھ میں امراض جگر کے لئے اور بائیں ہاتھ میں ورم طحال اور امراض قلب کے لئے مفید ہے۔ اس کے علاوہ بواسیر دموی اور دردِ پشت کیلئے بھی مفید ہے۔

۶۔ورید اِبطی (Axillary vein)۔ باسلیق کی شاخ ہے جو بغل کے سامنے کہنی کے بیرونی جانب واقع ہوتی ہے دردِ سینہ، دردِ شانہ اور گردن کے درد میں اس رگ کی فصد مفید ہے۔

ان سب رگوں میں قیفال کی فصد کھولنا (نوعیت عمل جراحیہ کے لحاظ سے) بے خطر ہے کیوں کہ اس کی مجاورت میں ایسے اعصاب وشرائین نہیں ہیں جو قیفال کی فصد کھولتے وقت ماؤف ومتاثر ہو جائیں۔ ان سب میں باسلیق کی فصد اس وجہ سے خطرناک ہے کہ اس کے نیچے شریان عضدی ہوا کرتی ہے اس لئے اس کی فصد کھولتے وقت نہایت احتیاط کی

ضرورت ہے کیونکہ شریان اگر کٹ گئی تو خون نہیں رکے گا بلکہ خون کے روکنے میں سخت دشواری آسکتی ہے۔

(ب) پیر کی عروق یا اوردہ مفصودہ

ا۔عرق النساء (Sciatic vein)۔ پیر کی رگوں میں اہم رگ عرق النساء ہے جس کی فصد بیرونی گٹے کے پاس سے تھوڑی اوپر یا نیچے کھولی جاتی ہے۔اس رگ کی فصد کے وقت ٹانگ میں اوپر کولہے سے لے کر گٹوں سے کچھ اوپر تک مضبوط پٹی لپیٹتے ہیں تاکہ رگ بخوبی ظاہر ہو جائے اس میں یہ بھی بہتر ہوتا ہے کہ فصد سے پہلے مریض حمام کر لے نیز عرق النساء کی فصد طول میں کھولنا بہتر ہے اگر یہ رگ ظاہر نہ ہو تو اس کی اس شاخ کی فصد کھولنی چاہیئے جو خنصر اور بنصر کے درمیان واقع ہے اس رگ کی فصد دردِ عرق النساء نقرس وجع الورک ،دوالی اور داء الفیل کے لئے نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔

۲۔عرق صافن (Saphenous vein)۔ پیر کی رگوں میں سے دوسری بڑی رگ صافن ہے جو اندرونی جانب گٹے کے پاس واقع ہے صافن عرق النساء کے مقابلے میں زیادہ ظاہر ہوتی ہے۔صافن کی فصد ان اعضاء کے استفراغ اور تنقیہ کے لئے مفید ہے جو جگر سے نیچے واقع ہیں نیز اس کی فصد اس مقصد کے لئے بھی کی جاتی ہے کہ بالائی اعضاء کے خون کا امالہ زیریں اعضاء کی طرف کیا جائے۔اسی وجہ سے اس کی فصد شدید مدرِ حیض ہے اور اس سے بواسیر کے منہ بھی کھل جاتے ہیں اس کے علاوہ دردِ پشت، ورم گردہ، ورم اور وجع الاعصاب، ورم خصیہ اور امراضِ دمویہ میں بھی مفید ہے۔

(ج) نواحِ سر کی عروق مفصودہ

سر اور سر کے آس پاس کی جن رگوں میں فصد کھولی جاسکتی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں چوں کہ ان رگوں کی فصد تقریباً متروک ہے اس لئے یہاں صرف ان رگوں کے نام بیان کئے جارہے ہیں۔

ورید ِ وداج اور ورید الجبہ ، ورید الیافوخ (سر کے تالو یا چندیا کی رگ)، ورید

الصدغ (کنپٹی کی رگ)، ورید الماق (گوشہ چشم کی رگ)، عرق خلف الاذن، عرق ارنبہ، ورید تحت الخشاء (زائدہ حلمیہ)۔ بعض اوقات ورید کو پھلانے یا نمایاں کرنے کی غرض سے جب پٹی باندھتے ہیں تو ورید یا شریان دونوں پھول جاتی ہیں اور دونوں میں تفریق کرنا مشکل ہو جاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ایک اچھا فصاد ان دونوں قسم کی رگوں کے درمیان جو تفریقی علامات ہیں ان کی پہچان اور شناخت میں مہارت حاصل کرے کیونکہ اگر ورید کی جگہ شریان کی فصد کھول دیجائے تو بجائے مرض کے زائل ہونے کے مریض کی جان ہی کو خطرہ ہو جائے گا۔

ورید اور شریان میں فرق

ورید	شریان
۱۔ ورید نیلگوں ہوتی ہے۔	۱۔ شریان کا رنگ نسبتاً سرخی مائل ہوتا ہے۔
۲۔ وریدیں سطح جلد سے قریب ہوتی ہیں۔	۲۔ شریان غائر اور اندر کی طرف ہوتی ہیں۔
۳۔ وریدوں میں ضربان کا فقدان ہوتا ہے یعنی تڑپ محسوس نہیں ہوتی۔	۳۔ شریان میں ضربان اور تڑپ محسوس کی جاسکتی ہے۔
۴۔ ورید میں غیر صالح خون ہوتا ہے۔	۴۔ شریان میں صالح خون ہوتا ہے۔

فصد ضیق (تنگ و باریک فصد)

اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اس میں فصد کے لئے رگوں میں لگایا جانے والا شگاف چھوٹ ہوتا ہے جس سے خون کی کم مقدار خارج ہوتی ہے اور بدنی قوت بھی نسبتاً کم ضائع ہوتی ہے لیکن اس قسم کی فصد میں اس کمی یا خامی کا امکان ہوتا ہے کہ بعض اوقات خون کا رقیق فاسد جز تو نکل جاتا ہے لیکن کثیف مکدر یا ردی جز خارج ہونے سے رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے تنقیہ مواد اچھا نہیں ہو پاتا۔

فصد واسع (کشادہ فصد)

اس میں نشتر کے ذریعہ رگ میں قدرے بڑا کشادہ شگاف لگایا جاتا ہے اس سے تنقیہ تو اچھا ہوتا ہے لیکن شگاف بڑا ہونے کے سبب تھوڑی ہی دیر میں خون کی زیادہ مقدار نکل جاتی ہے اور غشی کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں نیز شگاف بھی دیر میں مندمل ہوتا ہے اس طرح کی فصد قوی توانا اور دموی مزاج لوگوں میں مناسب ہوتی ہے۔

☆☆☆

حجامت (سینگھی لگانا)
Cupping

تعریف

حجامت سے مراد سنگھیاں لگوانا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مقامِ ماؤف میں ایک مخصوص آلہ کی مدد سے باریک باریک سوراخ کئے جاتے ہیں۔ پھر سینگھی کو جسم کے اس مقام پر رکھ کر حسبِ ضرورت منھ کے ذریعہ مواد کو چوس لیا جاتا ہے اور کبھی مقامی جلد میں کوئی سوراخ وغیرہ نہیں کئے جاتے بلکہ سادہ طور پر مادہ کو مقامی طور پر جذب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

حجامت بھی فاسد مادوں کے استفراغ کا بہترین ذریعہ ہے۔ حجامت کا تذکرہ طبِ نبوی میں بھی آیا ہے آپ ﷺ نے تین چیزوں میں شفا بتائی ہے شہد کے پینے میں، حجامت کے نشتر میں اور عملِ کئی میں۔

تاریخی پسِ منظر۔

حجامت کا پہلا استعمال مشہور تاؤئسٹ (Taoist) اور کیمیادان Ge Hong (281--341-- A.D) سے منسوب ہے۔ حجامت کے طریقہ استعمال کا ذکر ان کی کتاب A hand book of prescriptions for Emergencies میں ملتا ہے. اس وقت Cupping instruments کے طور پر دراصل جانوروں کے سینگ کو Pustules drain کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا تھا۔ سینگھوں کے استعمال کی وجہ سے اسے horn technique بھی کہا جاتا ہے.

ایک اور کتاب "Necessities of a Frontier Official" میں Cupping کا ذکر دق ریوی کے علاج کے طور پر کیا گیا ہے۔ ابھی حالیہ دنوں میں Zhao

Supplement کے Out line of Materia Medica نے Xuemin
میں ایک پورا باب "Fire Cupping" پر لکھا ہے جس میں اس نے بانس سے بنے
Cups کا استعمال سر درد، دوار اور پیٹ کے درد میں کرنے کی ہدایت کی ہے۔ انھوں نے لکھا
ہے کہ ان Cups کو Occupuncture needdles پر رکھا جا سکتا ہے۔ بانس
کے Cups کو لگانے سے پہلے انہیں ادویہ کے جوشاندہ میں گرم کیا جاتا ہے جسکو hot
cupping کہتے ہیں لہٰذا Liquid Cupping /Wet Cupping. اور Dry
Cupping وجع المفاصل (Arthralgia) میں مفید ہے نیز سردی کو دور کرنے میں
بھی یہ مفید ہے ۔

حجامت یا پچھنا لگانا چین میں قومی طریقہ علاج کے طور پر رائج ہے اور پورے ملک میں
اس سے علاج کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ عرب ملکوں کے علاوہ جنوب مشرقی ایشیاء کے ملکوں میں
بھی رائج ہے۔ امریکہ اور یورپ کی یونیورسٹیوں میں وہ طلباء جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کو
حجامہ پڑھایا اور سکھایا جاتا ہے۔

نوعیتِ عمل Mode of action

سینگھی جس مقام پر لگائی جاتی ہے وہاں پر خلاء پیدا ہو جاتا ہے اور عضو محجوم پر (Site of
cupping) منفی دباؤ پڑنے لگتا ہے نتیجتاً وہاں کے مواد محجمہ کی جانب کھنچنے لگتے ہیں۔ اگر
حجامت سے پہلے متاثرہ مقام پر جلد میں شگاف ڈالے گئے ہوں تو ان سے خون خارج ہو کر
محجمہ میں آ جاتا ہے۔ اس طرح فاسد مادہ کا استفراغ ہو جاتا ہے اور مرض پر قابو پا لیا جاتا ہے۔

اقسام حجامت

حجامت کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ حجامت مع الشرط Wet Cupping

۲۔ حجامت بلا شرط Dry Cupping

۱۔ حجامت مع الشُرط Wet Cupping۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ مقامِ ماؤف پر کسی نشتر سے خفیف پچھنے لگا کر اس مقام پر سینگھی لگائی جاتی ہے اور خون چوس کر خارج کیا جاتا ہے۔

۲۔ حجامت بلاشرط Dry Cupping ۔ یعنی خالی سنگھی کا طریقہ یہ ہے کہ مقام مطلوب پر بغیر پچھنے لگائے سینگھی کو لگا کر چوسا جاتا ہے۔

۳۔ محجمہ ناری (Cupping with fire)۔ مذکورہ بالا دو طریقوں کے علاوہ ایک اور طریقہ بھی ہے جس کو محجمہ ناری یا گلاس لگانا کہتے ہیں اس کی صورت یہ ہے کہ گلاس میں آگ روشن کر کے مقامِ ماؤف پر پچھنے لگا کر اس پر اوندھا لگا دیتے ہیں۔

احکام و شرائط Rules of Cupping

۱۔ دس سال سے کم اور ساٹھ سال سے زیادہ عمر والوں کو سنگھیاں کھنچوانے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۲۔ مہینہ کی ابتدائی و انتہائی تاریخوں میں چاند کی روشنی تیز نہ ہونے کی وجہ سے رطوبات اور اخلاط اندرون بدن ساکن ہوتے ہیں اور ردی مواد کا اخراج اچھی طرح نہیں ہو پاتا۔

۳۔ اگر عضو شریف سے ادنیٰ عضو کی طرف مادہ ورم کو منتقل کرنا مقصود ہو تو ورم کے بخوبی ظاہر ہونے سے پیشتر یہ عمل کریں۔

۴۔ کسی عضو میں کثرت مواد کی صورت میں پہلے فصد اور اس کے بعد حجامت ہونا چاہیئے جس کا فائدہ یہ ہوگا کہ پہلے فصد کے ذریعہ عام مواد کا اخراج ہو جائے گا۔

۵۔ موسم گرما میں ڈیڑھ گھنٹہ دن چڑھنے پر اور سرما میں تین گھنٹہ دن چڑھنے پر سنگھیاں لگوانا چاہیئے۔

۶۔ بہتر یہ ہوگا کہ عمل حجامت سے پہلے شربتِ سنترہ، شربت انار یا شربت سیب وغیرہ

بقدر ضرورت پلائیں تا کہ حجامت کے وقت معدہ پر صفراء اور موادِ رقیقہ کے گذرنے کا خوف نہ رہے۔

۷۔ خون غلیظ والے مریضوں کو حجامت سے قبل گرم حمام کرنا چاہئے تا کہ ان کے بدن میں خون میں رقت پیدا ہو جائے اور وہ بآسانی خارج ہو سکے۔

۸۔ حجامت کے بعد جلد ہی مریض کو غذاء نہ دیں ورنہ حجامت کا مقصد فوت ہو جائے گا البتہ جن لوگوں کا مزاج صفراوی ہو ان کو دودھ یا آب انار پینے کی اجازت ہے۔

۹۔ حجامت کے بعد تیز گرم، نمکین اور مسالہ دار اغذیہ اور حمام سے پرہیز کرنا چاہئے۔

۱۰۔ فربہ اشخاص کو حتی الامکان سنگھیاں نہیں لگوانا چاہئے۔

سنگھیاں لگوانے اور پچھنے لگوانے کے مقامات اور فوائد

(الف) حجامت مع الشرط (فوائد واغراض ومقاصد)

(Aims & Objectives of Wet Cupping)

۱۔ گدی۔ گدی پر سینگھی لگانا بھوؤں اور پپوٹوں کی گرانی میں مفید ہے اس کے علاوہ دردسر، جرب العین، آشوبِ چشم، قلاعِ دہن، کلف، برش، نمش اور اختلاطِ عقل میں بھی مفید ہے۔

۲۔ اخدعین۔ (وہ دو وریدیں جو گردن کے دونوں طرف ہوتی ہیں) ان میں سے کسی ایک پر سینگھی لگانا سر کے ہلنے کے لئے اور اس کے علاوہ دوسرے اعضاء الراس کے لئے بھی مفید ہے مثلاً چہرہ، دانت، داڑھ، کان، آشوب چشم، حلق ناک وغیرہ۔

۳۔ کاہل۔ (دونوں شانوں کے درمیان) یہ حجامت دونوں شانوں کے درمیان کرائی جاتی ہے جو دونوں شانوں وحلق کے درد، خناق دموی، ضیق النفس اور نفث الدم میں مفید ہے لیکن ضعف معدہ اور خفقان پیدا کرتی ہے۔

C7 ki wide Sunnah point

HTN

۴۔ پنڈلی کی حجامت۔ پنڈلی کی حجامت فصد کے قریب قریب ہے اس میں خون بہت زیادہ خارج ہوتا ہے۔ یہ خون کا تنقیہ اور اِدرارِ حیض میں مدد کرتی ہے۔

۵۔مجدوہ۔اختلاط عقل اور دوار (سر چکرانے) میں نفع بخش ہے بڑھاپا دیر سے آتا ہے نیز جرب العین وبثور چشم میں یہ حجامت مفید ہے۔

۶۔حجامت تحت الذقن۔(تھوڑی کے نیچے کی حجامت) یہ حجامت دانت، چہرہ اور حنجرہ کے لئے مفید ہے اور سر و جبڑے کا تنقیہ کرتی ہے۔اس کے علاوہ منہ کی بدبو، قلاع دہن ورم لسان اور ورمِ لوزتین میں بھی مفید ہے۔

۷۔حجامت قطن۔(کمر کی حجامت) یہ حجامت کمر ران کے دمامیل اور ران کے جرب وبثور، نقرس، بواسیر، داءالفیل، ریاح مثانہ، ریاح رحم اور خراش پشت کے لئے مفید ہے۔

۸۔ورکین (سرین کی حجامت)۔اس مقام کی حجامت خاص طور پر بواسیر، سیلان الرحم، حرقت بول، ورم مقعد، بول الدم، ورم انثیین، نزف الدم، حرارت کلیہ، حکہ رحم، بدبوء رطوبت رحم اور ورم رحم وغیرہ میں مفید ہے۔

۹۔حجامت فخذین (رانوں کی حجامت) ران پر سامنے کی طرف حجامت کرنا ورمِ خصیہ کو تحلیل کرتا ہے نیز ران اور پنڈلی کے پھوڑوں کو فائدہ بخشتا ہے اور ران پر پیچھے کی طرف حجامت کرنا سرین کے اورام وخراجات، بواسیر اور انشقاقِ مقعد کے لئے مفید ہوتا ہے۔

۱۰۔حجامت تحت الرکبہ۔(گھٹنے کے نیچے کی حجامت) گھٹنے کی ٹیس کے لئے نافع ہے جو اخلاط حارہ سے لاحق ہوئی ہو نیز پنڈلی اور ٹانگ کے پھوڑوں اور پرانے زخموں میں مفید ہے۔

۱۱۔حجامت کعبتین (ٹخنے کی حجامت) ٹخنے کی حجامت بطور خاص احتباسِ حیض، عرق النساء اور نقرس کے لئے مفید ہے۔

(ب) حجامت بلاشرط (فوائد واغراض ومقاصد)

Aims and Objectives (Dry cupping)

اس میں سینگھی لگانے سے پہلے پچھنے نہیں لگاتے ہیں اس کا مقصد مواد کا اِمالہ یا ریاح کو تحلیل کرنا ہوتا ہے جس کی مختلف صورتیں ہیں جیسے۔

۱۔امالہ۔گاہے مادہ کو اس کی حرکت کے رخ کے خلاف جذب کرنا مقصود ہوتا ہے مثلاً پستانوں پر

سنگھیاں اس لئے لگائی جاتی ہیں تا کہ خون حیض بند ہو جائے۔

۲۔ورم۔ بعض اوقات کسی اندرونی ورم کو ابھارنا اور باہر لانا مقصود ہوتا ہے تا کہ اس میں شگاف دے کر مادہ کو خارج کر سکیں۔

۳۔مادہ کو منتقل کرنا۔ بعض اوقات عضو رئیس سے عضو خسیس کی طرف ورم مادہ کا منتقل کرنا مقصود ہوتا ہے۔

۴۔تبدیلِ مزاج۔ گاہے کسی عضو کو گرم کرنا اس کی طرف خون جذب کرنا اور اس میں موجود ریاح کو تحلیل کرنا مقصود ہوتا ہے۔

۵۔عضو کو اپنی جگہ واپس لانا۔ گاہے اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جو عضو اپنے مقام سے ہٹ گیا ہے اس کو اصل مقام پر واپس لایا جائے جیسے 'فتق خصیہ' میں اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

۶۔تسکین درد۔ گاہے درد کو تسکین دینے کے لئے یہ عمل کیا جاتا ہے جیسا کہ قولنج کی شدت میں اور شکم کے ریاحی درد میں ناف پر حجامت لگائی جاتی ہے۔

۷۔حجامتِ ورک۔ سرین یا کولھے پر سنگھیاں لگانا درد عرق النساء کے لئے اور اس حالت کے لئے بھی مفید ہے جب کہ کولھے کے اُکھڑنے کا خطرہ ہو۔

۸۔ دونوں سرین کے درمیان سنگھیاں لگانا۔ کولھے، ران بواسیر اور نقرس کے درد میں مفید ہے۔

۹۔مدّہ (پیپ)۔ مختلف قرحہ میں پیپ کو چوسنے کے لئے بھی حجامت لگائی جاتی ہے۔

۱۰۔حجامتِ مقعد۔ مقعد پر سینگھی لگانے (حجامت مع الشرط یا بلا شرط) سے تمام جسم کا مادہ خاص طور پر سر کا مادہ اپنی طرف جذب کرتا ہے۔ حجامت مقعد امعاء کیلئے نیز فسادِ حیض اور بواسیر میں مفید ہے۔ جسم میں ہلکا پن محسوس ہوتا ہے۔

اقسام محجمہ

شکل کے اعتبار سے محجمہ کی دو اقسام ہوتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔قرنہ ۔قرنہ سینگھ کو کہتے ہیں جو کہ محجمہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے سینگھ کی شکل کے محجمہ دیگر اشیاء مثلاً پلاسٹک بیکولائٹ یا شیشے کے بنا کر بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔حجامت کے بعد ان کو ہٹانا آسان ہوتا ہے اس لئے نازک مقامات مثلاً پستان پر بھی لگایا جاسکتا ہے۔

۲۔قرعہ۔قرعہ برتن کو کہتے ہیں جو کہ کسی بھی شکل میں ہوسکتا ہے یعنی پیالہ فلاسک یا کسی اور شکل میں۔اس شکل کے محجمہ کو نازک مقامات مثلاً پستانوں پر نہیں لگاتے کیونکہ ان کا چھڑانا مشکل ہوتا ہے۔

مواقع استعمال Indications

۱۔ عرق النساء	Sciatica
۲۔ وجع المفاصل ونقرس	Arthritis & Gout
۳۔ وجع الظہر	Bachache
۴۔ صداع	Headahe
۵۔ امراض عین	Eye diseases
۶۔ سہر و بیداری	Insomnia
۷۔ لقوہ	Facial Paralysis ✓
۸۔ ورمِ شعبۃ الریہ مزمن	Chronic Bronchitis ✓
۹۔ دمہ	Asthma
۱۰۔ بواسیر وناسور مقعد	Piles
۱۱۔ ضغط الدم	Hypertention ✓
۱۲۔ داء الفیل	Filiaresis
۱۳۔ خارش وجلدی امراض	Itching & Skin Disorders
۱۴۔ عضلات کا درد	Myositis

۱۵۔ کندھے کی اکڑن Frozen shoulder

۱۶۔ ٹینس ایلبو Tennis elbow

۱۷۔ ایام حیض کی خرابی Menstrual disorders

۱۸۔ شقیقہ Migrain

ممنوعات Contraindications

۱۔ شیر خوار یا دس سال سے کم عمر کے بچوں میں۔ Infants & Below ten years

۲۔ التہابِ جلد Dermatitis

۳۔ حمیاتِ حادہ Hyper pyrexia

۴۔ صرع (مرگی) Epilepsy

۵۔ نزف الدم Haemorrhage

۶۔ دورانِ حمل During Pregnancy

۷۔ عمر رسیدہ اشخاص میں Old age

۸۔ کھانا کھانے کے فوراً بعد After meal

۹۔ سمنِ مفرط کی صورت میں Obesity

حجامت کے نقصانات Complications

۱۔ قلت مائی Dehyderation

۲۔ صدمہ Shock

۳۔ خفقان Palpitation

۴۔ ضعف معدہ Weakness of stomach

۵۔ دماغی ہیجان Delerium

۶۔ مقامی زخم Local wound

تعلیق--اِرسالِ علق (جونک لگانا)
Leeching/Hirdotherapy

تعریف

کسی مخصوص مقام پر جونک لگانے کے عمل کو 'اِرسالِ علق' کہا جاتا ہے علق، علَقہ کی جمع ہے جس کے معنی جونک کے ہیں۔ جونک پانی میں رہنے والا ایک مشہور کیڑا ہے جو خون چوستا ہے جس سے خون کا استفراغ ہوتا ہے۔ عمل تعلیق سے خون کا استفراغ حجامت کی بہ نسبت زیادہ اور فصد کی نسبت کم ہوتا ہے۔ جونک لگانا خاص طور سے ان مقامات میں بڑی اہمیت رکھتا ہے جہاں فصد اور حجامت کے ذریعہ تنقیہ کرنا ناممکن ہو۔

تاریخی پسِ منظر

جونک پانی کا ایک مشہور کیڑا ہے جو کیچوے سے مشابہ ہوتا ہے لیکن اس کا بدن چپٹا منھ بڑا گول رنگ کتھئی یا سیاہی مائل ہوتا ہے لیکن بعض کا سبزی مائل بھی ہوتا ہے۔ جونکوں کی غذا جانوروں اور انسانوں کا تازہ خون ہے۔ لہٰذا یہ کسی زخم یا صحت مند جلد سے چپک جاتی ہیں اور مسلسل خون چوس کر پھول جاتی ہیں پھر خود سے الگ ہو جاتی ہیں۔ جونکوں کی اسی خصوصیت کے مدّ نظر اطباء نے مختلف بیماریوں میں ان سے طبّی فائدے اُٹھانے کی کوشش کی ہے۔

جونک حیوانیاتی اعتبار سے Hirudiea خاندان سے تعلق رکھتی ہے اور قدیم انگریزی زبان میں لفظ Leech یا Laece کا اطلاق معالجاتی طور پر خون خارج کرنے کے لئے استعمال کی جانے والی جونک Hirdo اور اس عمل پر انجام دینے والے معالج دونوں پر ہوتا تھا، لہٰذا یہ فیصلہ کر پانا بہت مشکل ہے کہ یہ نام پہلے کس کا تھا یعنی طبیب کے نام پر جونک کا یہ نام پڑ گیا یا ان جونکوں کا بغرض علاج استعمال کرنے والے طبیب کو اسی نام سے پکارا جانے لگا۔

دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف قسم کی جونکیں پائی جاتی ہیں یہ اختلاف متعدد حیثیتوں سے

ہوا کرتا ہے مثلاً رنگ، جسامت، ہیئت اور جائے رہائش وغیرہ۔ بعض جونکیں نہایت زہریلی اور خطرناک ہوتی ہیں۔ اسی طرح ان کی بعض ایسی قسم بھی ہیں جو پانی کے بجائے زمین پر رہتی ہیں یہاں تک کہ جنگلوں اور ساحلی علاقوں، جھاڑیوں اور درختوں کے اوپر بھی بکثرت پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ Haeckle 'سری لنکا' میں پائی جانے والی جونکوں کے بارے میں لکھتا ہے کہ وہاں کے بعض جنگلوں بالخصوص دریاؤں کے کنارے پہاڑیوں کے دامن میں واقع مرطوب دلدلی دشت کے درختوں پر نیز زمین پر بھی اس کثرت سے پائی جاتی ہیں کہ ہر قدم پر جونکوں کے خطرات سے سابقہ ناگزیر ہو جاتا ہے۔

اسی طرح سیکڑوں سال قبل مسیح مشرقی علاقوں کے تالابوں، نالوں اور نہروں میں ایک خاص قسم کی جونک Limnatis nilotica پائی جاتی تھی جو مقامی باشندوں کے لئے ایک مستقل خطرہ بنی رہتی تھی، یہ جونکیں اتنی چھوٹی ہوتی تھیں کہ پانی کے ساتھ اکثر بدن کے اندر داخل ہو جاتی تھیں اور حنجرہ، حلقوم یا ناک کے اندر جا کر کہیں چپک جایا کرتی تھیں اور ان مقامات سے خون چوستی رہتی تھیں۔ اس طرح وہاں چھوٹا زخم بن جاتا تھا جس سے برابر خون رستا رہتا تھا اور اگر اس کا تدارک نہ کیا جاتا یعنی تشخیص کے بعد جونک کو مقام ماؤف سے الگ کر کے اندمالِ زخم و جریانِ خون کو روکنے کی تدابیر اختیار نہ کی جاتیں تو انسانی جان کو خطرہ لاحق ہو جایا کرتا تھا۔

مصر میں اپنے قیام کے دوران Napolean کی فوج کو بھی جونکوں کے ان خطرات سے دوچار ہونا پڑا تھا، عالمی جنگ کے دوران فلسطین میں کچھ اسی قسم کی پریشانیوں سے فوجیوں اور سپاہیوں کو سامنا کرنا پڑا تھا۔ طب یونانی میں جونک لگانے کی تدابیر کو بقراط، شیخ الرئیس، روفس، زکریا رازی، ابن مجوسی، ابو سہل مسیحی، ابن ہبل بغدادی، ابولقاسم زہراوی اسماعیل جرجانی اور حکیم اکبر ارزانی نے امراضِ جلد کیلئے مفید بتایا ہے۔ طب قدیم میں اخلاطِ بدن کو اعتدال پر برقرار رکھنے کیلئے جونک لگانے کی تدبیر بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ جونک

لگانے کا ذکر مصری، ہندی اور چینی طب میں بھی ملتا ہے لیکن اس کا استعمال زمانے کے ساتھ ساتھ معدوم ہوتا گیا۔ لیکن آج جب جدید Medical technology نے اس پر تجربہ کیا تو حیرت انگیز نتائج سامنے آئے۔

Leech Therapy ۱۹۸۰ء میں کافی مشہور ہوئی Plastic Surgeons نے خاص طور پر اس کا استعمال Venous Congestion کو دور کرنے کے لئے نیز Skin graft اور Reconstructive surgery کیلئے کیا۔ Leech Therapy کی اہمیت کو ثابت کرنے کیلئے یہ مثال ہی کافی ہے کہ Transplant Surgery میں اس کا خاص طور پر استعمال کیا جاتا ہے اس کے علاوہ Traumatic Amputation کے بعد بھی اس کا استعمال مفید ہے۔ اکثر و بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ اس Procedure کے بعد Necrosis اور Swelling ہونے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے بعض مریضوں میں Reconnection of thin blood vessels کا مسئلہ بھی ہوتا ہے لہٰذا ایسے موقع پر Leech therapy کا استعمال مفید ہے کیونکہ یہ دباؤ کو Decompress کرتا ہے اور مزید عوارضات سے مریض کو محفوظ رکھتا ہے۔

نوعیتِ عمل Mode of action

تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ جونک کے منہ میں Buccal gland پایا جاتا ہے جہاں سے لعاب دہن (Saliva) خارج ہوتا ہے جس میں مختلف قسم کے کیمیاوی مادے پائے جاتے ہیں مثلاً۔

۱ مانع انجماد Hirudin (Anti-coagulant)

۲ مانع ضد حیات (Antibiotic) Orgelase Hyaluronidase Enzyme

۳ مانع حس (Anaesthetic agent)

۴ مفتح عروق مادہ Acetylcholine (Vasodilator)

۵ Destabilase

۶ Apyrase

۷ Histamine like substance

۸ Protease

انہیں خوبیوں کی بنا پر جونک کو مختلف بیماریوں میں استعمال کیا جاتا ہے خصوصاً اس وقت جب کسی وجہ سے مقامی وریدی خون متاثر ہو۔ایسی صورت میں جب جونک کو متاثرہ مقام پر لگایا جاتا ہے تو جونک اپنا لُعاب دہن (Saliva) اس مقام پر لگاتی ہے جس سے وہاں کا دوران خون بڑھ جاتا ہے نتیجے کے طور پر متاثرہ حصہ بہت جلد ٹھیک ہو جاتا ہے اس کے علاوہ جونک مقام ماؤف سے فاسد اور خراب مادہ کو جذب کر لیتی ہے اسی بنیاد پر ارسالِ علق کا عمل مختلف Operation کے بعد دورانِ خون کو دوبارہ قائم کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

اغراض و مقاصد و فوائد Aims & Objectives

۱۔ کمزور مریضوں، بچوں اور بوڑھوں میں فصد و حجامت کی اِجازت نہیں ہے لیکن ان لوگوں میں جونکوں کا اِستعمال نافع ہے۔

۲۔ جونکیں مزمن متعفنہ زخموں کے گرد لگانا سود مند ہوتا ہے اس کے علاوہ داء الفیل، جراحتِ اکالہ و غیر اکالہ، بغل، کنجران، ناک اور پستان کے بیشتر امراض میں مفید ہے۔

۳۔ شکم، معدہ، جگر، طحال و حالبین پر جونکیں نہیں لگاتے۔

۴۔ جس علاقہ میں سرد ہوا چل رہی ہو وہاں جونکیں لگانا بہتر نہیں مانتے۔

۵۔ جونک حجامت کے مقابلے زیادہ گہرائی سے خون چوس لیتی ہے۔

۶۔ جونک کو مقامِ ماؤف سے ہٹانے کے بعد کچھ دیر تک اس مقام سے خون بہنے دیا جائے۔

۷۔ جس مقام پر حجامت لگانا ممکن نہیں وہاں پر جونک لگانا آسان ہوتا ہے جیسے ناک، ہونٹ، مسوڑے، اور انگلیاں وغیرہ

مواقع استعمال Indications

- شیخ الرئیس بوعلی سینا اور اطباءِ ہند کا قول ہے کہ امراضِ جلد کے لئے جونک کا اِستعمال نہایت مفید اور نفع بخش ہے مثلاً۔

۱۔ جرب	Scabies
۲۔ خنازیر	Lymphadeno Pathy
۳۔ چنبل	Psoariasis
۴۔ نارفارسی	Eczema
۵۔ سعفہ	Alopecia
۶۔ قوبا (داد)	Ring worm
۷۔ بواسیر	Piles
۸۔ کلف، نمش	Warts
۹۔ پرانے قروح	Chronic ulcer
۱۰۔ سرطان	Cancer
۱۱۔ التہاب جلد	Derm e titis
۱۲۔ بثور لبنیہ	Acne Vulgaris
۱۳۔ قروح بلخیہ	Carbuncal
۱۴۔ لداقل حیہ	Snake bite
۱۵۔ وجع المفاصل	Joint pain
۱۶۔ عرق النساء	Sciatica

۱۷۔ خراجات غیر مندملہ Non healing ulcer

شرائط و اصولِ تعلیق Principles of Leech therapy

۱۔ جسم میں موجود فاسد مادوں کا تنقیہ مکمل کرنے کے بعد علق لگانے کا عمل کرنا چاہیئے۔

۲۔ عمل تعلیق کے لئے استعمال ہونے والی جونک غیر سمی ہونی چاہیئے۔

۳۔ سرد اور مرطوب ہوا کے وقت جونک کا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

۴۔ معدہ، ناحیہ شکم، جگر اور حالبین پر جونکیں لگانا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

۵۔ ذود حساس مریضوں میں بھی عملِ تعلیق ممنوع ہے۔

۶۔ معدہ، ناحیہ شکم، جگر اور حالبین پر جونکیں لگانا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

جونک لگانے کا طریقہ Method of Leeching

۱۔ جونک کو استعمال کرنے سے ایک روز پہلے پکڑی جائے اور اگر ممکن ہو تو اس کو الٹا لٹکا کر قے کرانے کی کوشش کی جائے تا کہ شکم خالی ہو جائے اور بھوک بڑھ جائے، اس کے بعد صاف کر کے بحفاظت رکھ لینا چاہیئے۔

۲۔ جونک لگانے سے پہلے مقام ماؤف کو بورہ ارمنی اور دافع تعفن ادویہ سے دھولیا جائے پھر کسی کپڑے سے رگڑ کر اس مقام کو سرخ کر لیا جائے۔

۳۔ جس وقت جونک لگانے کا ارادہ ہو اس وقت ان کو میٹھے پانی میں ڈال دیا جائے تا کہ یہ دھل کر پاک صاف ہو جائیں اس کے بعد انھیں لگایا جائے۔

۴۔ جس مقام پر جونک لگانے کا ارادہ ہو اس مقام پر اگر سر دھونے کی مٹی یا خون لگا دیا جائے تو جونکیں آسانی سے چمٹ جاتی ہیں۔

۵۔ جونک لگانے کے بعد اسی مقام پر حجامت بھی کرنی چاہیئے جس سے بچا ہوا فاسد خون بھی کھینچ کر نکل جائے گا اور اگر کسی زخمی مقام سے خون بہہ رہا ہو تو کسی قدر بہنے دیا جائے لیکن زیادہ خون

بہنے کی صورت میں حابس الدم دواؤں مثلاً مازو، کندر اور گیرو کے ذریعہ اس کو روکنے کی تدابیر اختیار کرنی چاہیے۔

۶۔ بغرض ارسال علق ہمیشہ نئی اور تازہ جونک استعمال کرنی چاہیے نیز ایک بار استعمال شدہ جونک کو دوبارہ استعمال نہیں کرنا چاہیے

طریقۂ علاحدگی Method of Seperation

۱۔ جب جونکیں شکم سیر ہو کر پھول جائیں اور ان کو چھڑانے کا اِرادہ ہو تو ان پر قدرے نمک، سفوفِ اجوائن، راکھ یا اسفنج سوختہ چھڑک دینا چاہیے جس سے یہ آسانی سے مقام ماؤف سے الگ ہو جاتی ہیں۔

تدابیر بعد ارسال علق Post procedure management

۱۔ جونک کے الگ ہونے کے بعد اس مقام کو سینگھی سے چوسا جائے تا کہ اس مقام سے تھوڑا سا خون نکل آئے اور اس خون کے ساتھ جونک کے کاٹنے کا ضرر بھی دور ہو جائے۔

۲۔ جونک کے علاحدہ ہونے کے بعد اگر خون خود بخود بند نہ ہو تو حابس الدم دوائیں اس مقام پر چھڑک دی جائیں مثلاً مازو، کندر، دم الاخوین، سنگ جراحت اور گیرو وغیرہ۔

۳۔ کبھی مقامِ زخم پر ہلدی اور مہندی پیس کر چھڑک دیا جاتا ہے اور کبھی برادۂ آبنوس باریک سفوف کی شکل میں اور کبھی فشارِ کندر مکڑی کے جالے کے ساتھ۔

فصد اور ارسالِ علق میں فرق

Difference between Venesection & leeching

فصد اور ارسالِ علق میں فرق مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اس میں کسی آلہ کے استعمال کے بجائے خاص قسم کی زندہ جونکیں درکار ہوتی ہیں جن کو مقام ماؤف پر ایک خاص ترکیب سے چپکا دیا جاتا ہے۔

۲۔ جن مقامات پر بعض تشریحی و تعلیمی اسباب اور وجوہ کی بنا پر فصد و حجامت کے عمل میں دشواری و دقت محسوس ہوتی ہے وہاں بغرض استفراغ و تنقیہ جونکیں لگا کر یہ مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے،

مثلاً آنکھوں اور جوڑوں کے پاس۔

۳۔ اس سے مقامی استفراغ وتنقیہ ہی ممکن ہوتا ہے۔

اقسامِ علق Types of leech

ا۔علق ناقص (جونک کی بری قسمیں) Poisonous

درج ذیل قسم کی جونکوں میں سمّیت ہونے کی وجہ سے ورم، غشی، نزف الدم، استرخاء اور برے قسم کے قروح پیدا ہوتے ہیں اس لئے اس کے استعمال سے گریز کرنا چاہئے۔

☆ جس کے سر بڑے ہوں۔
☆ جس کا رنگ سرمئی، سیاہ یا سبز ہو۔
☆ جن کے جسم پر لاجوردی رنگ کی دھاریاں ہوں۔
☆ جو مارِ ماہی (بام مچھلی) کے مشابہ ہو۔
☆ جن کے جسم پر روئیں ہوں۔
☆ ایسی جونکوں سے بھی پرہیز کرنا چاہئے جو برے قسم کے کیچڑ کے پانی سے پکڑی گئی ہوں۔

۲۔علق محمود (اچھی اور کارآمد جونک) Non Poisonous

ذیل میں ان خصوصیات کی حامل جونکوں کا ذکر ہے جو طبی اغراض ومقاصد کے لئے مستعمل ہیں۔

☆ ایسی جونکیں استعمال کی جائیں جو کائی والے پانی (میاہ طحلبیہ) سے پکڑی گئی ہوں
☆ جونکیں ایسے پانی سے پکڑی گئی ہوں جس میں چھوٹے چھوٹے مینڈھک رہتے ہوں۔
☆ مونگیاں رنگ کی جونکیں جس پر سبزی غالب ہو اور ہڑتال کے رنگ کی جسم

پر دھاریاں ہوں

☆ کلیجی کے رنگ والی جونک بھی اچھی ہوتی ہے۔

☆ وہ جونکیں جو باریک اور چھوٹے سر والی ہوں۔

☆ وہ جونکیں جو چوہے کی دم کی طرح باریک اور گول ہوں۔

☆ وہ جونکیں جو سمٹنے کی حالت میں چھوٹی ٹڈی کے مشابہ ہوں۔

ممنوعات Contraindications

مندرجہ ذیل امراض وحالات میں عملِ تعلیق ممنوع ہے۔

ا۔ خون کی موروثی بیماریوں جیسے Haemophilia

۲۔ مرطوب اور سرد ہوا کے علاقہ میں جونکوں کا لگانا ممنوع ہے۔

۳۔ شدید فقر الدم کی صورت میں۔

۴۔ دورانِ حمل۔

۵۔ کمزور اور ڈر خوف والے مریضوں میں۔

۶۔ ذود حساس مریضوں میں۔

۷۔ ضغط الدم ضعیف کی صورت میں۔

۸۔ قرحہ معدی (Acute Gastric ulcer)

۹۔ تعفن وعفونت الدم (Acute infection &Septicaemia)

۱۰۔ مانع انجماد الدم دواؤں کا استعمال کرنے والوں میں۔

۱۱۔ کم عمر کے بچوں میں بھی ممنوع ہے

نقصانات Complications

ا۔ زہریلی جونک سے پیدا ہونے والا تعدیہ (Infection)

۲۔ سیلانِ خون (Bleeding from GIT,Vagina and rectum)

۳۔ مقامِ علق پر شدید قسم کا ورم (Acute inflammation)

۴۔ حساسیت علق (Allergy)

۵۔ بخار Fever

۶۔ غشی Syncope

۷۔ استرخاء

جونک کے مضر اثرات Adverse effects

۱۔ مقامی درد Local pain

۲۔ مقامی خارش Local itching

۳۔ مقامی زخم و نشان Post bite wound and scar

۴۔ ناقص اندمال زخم Impaired wound healing

۵۔ مقامی تعدیہ Local infection

۶۔ قلت دم Blood loss

۷۔ مقامی عفونت Sepsis

۸۔ ضغط الدم ضعیف Hypotension

☆☆☆

عمل کئی (داغنا)

Cauterization

تعریف

کسی مقام پر داغنا عمل کئی کہلاتا ہے۔ داغ اعضاءِ جسم میں کبھی آگ سے دیا جاتا ہے جس کو 'کئی بالنار' کہا جاتا ہے کبھی 'ادویہ کاویہ' سے مثلاً حوامض کاویہ (Caustic agent) اور بورقیاتِ کاویہ سے داغا جاتا ہے حتیٰ کہ پہلے آبلہ پڑ جاتا ہے اور پھر پیپ پڑ جاتی ہے اس عمل کو کئی بالادویہ کہا جاتا ہے، جس آلہ کی مدد سے داغ کے مقام کو داغا جاتا ہے اس کو آلہ مکوی کہتے ہیں۔

تاریخی پسِ منظر

زمانہ قدیم سے لیکر عصر حاضر تک علاج و معالجہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے علاج بالدواء، علاج بالتدبیر اور علاج بالید۔ عمل کئی علاج بالتدبیر کا ایک اہم طریقہ علاج ہے جس کو قدیم یونانی اطباء مثلاً ابن سینا، زکریا رازی، ابوالقاسم زہراوی اور حکیم اسماعیل جرجانی وغیرہ نے زمانہ قدیم سے استعمال کرتے آرہے ہیں۔ عمل کئی کو آگ یا ادویہ کاویہ آکالہ سے کیا جاتا ہے ۔ابن سینا کے مطابق سطحی اعضاء کی طرح عمیقی اعضاء کو بھی داغا جاتا ہے لیکن غائر یا عمیقی اعضاء کو داغ دیتے وقت نہایت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اس سے قرب و جوار کے دیگر اہم اعضاء کے متاثر ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

مذکورہ بالا طبیب نے بغرض عمل کئی سونے سے بنے آلہ کو ترجیح دی ہے ۔دور جدید میں Ultra violet rays اور بجلی کے ذریعہ بہت ساری بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے لیکن یہ اتنی موثر اور مفید نہیں ہیں جتنی کہ عمل کئی ہوتی ہے۔ ابوالقاسم زہراوی کے نزدیک عملِ کئی کی اہمیت بہت زیادہ پائی جاتی ہے کیونکہ آپ نے جراحیات زہراوی میں علاج کئی بالنار

اور کئی بالا دو یہ ہی سے کی اور اکثر جسمانی امراض کے علاج میں اس کی افادیت کو بیان فرمایا ابولقاسم زہراوی کی کتاب کو یورپ کی طبی درس گاہوں میں بطور نصاب تعلیم شامل کیا گیا اور اسی کو بنیاد مان کر جدید طرز کی علم الجراحت کی عالیشان عمارت کھڑی کی گئی اور قدیم آلات جراحت کو نئے پیرائے میں ڈھال کر استعمال کیا جانے لگا۔ جب ہندوستان میں طبی مدارس اور کالج قائم ہونے لگے تو علم الجراحت کے نصاب تعلیم میں جراحیات زہراوی شامل رہی اور اس قدر مقبول و مشہور ہوئی کہ اس کا ترجمہ اردو زبان میں کر کے شائع کیا گیا۔

تاریخ کا جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قرطبہ (اُندلُس) کے شفاخانوں میں عمل کئی اکثر امراض میں کثرت کے ساتھ جاری تھا اور اسی بنیاد پر زہراوی نے جراحیات زہراوی میں علاج بالکی کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ طب یونانی میں جس طرح فصد، حجامت ارسال علق اور دیگر اعمال کو اہمیت حاصل ہے ٹھیک اسی طرح عمل کئی کی بھی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس کی اہمیت وافادیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ عمل کئی کو مہلک وموذی اور عسیر العلاج امراض کے طور پر بکثرت استعمال کیا جا رہا ہے، اطباء قدیم نے جسم کے تقریباً ہر علاج کیلئے اسے استعمال کرنے کی ہدایت دی ہے۔

نوعیتِ عمل Mode of action

جسم کے کسی مقام کی بافت فاسد ہو جانے پر اور مندمل قروح دواؤں سے ٹھیک نہ ہونے پر اس عمل سے فاسد اور غیر مندمل حصہ ضائع ہو جاتا ہے اور بقیہ تندرست حصہ فساد سے محفوظ ہو جاتا ہے مختلف مقامات کے داغ کی نوعیت عمل مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ لحم فاسد کو ختم کرنے کے لئے اس وقت تک داغنے کا عمل کرتے ہیں جب تک درد کا احساس نہ ہونے لگے۔

۲۔ عضو کا مزاج بارد ہو جانے کی صورت میں براہ راست متاثرہ عضو کو داغ کر حرارت پہنچائی جاتی ہے۔

۳۔ خون کے جریان وسیلان کی حالت میں کٹی ہوئی عروق کو براہ راست تفرق اتصال کے مقام پر داغ لگاتے ہیں۔

۴۔ عملِ کئی کے ذریعہ سمی مواد کو ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف منتقل ہونے سے روکا جاسکتا ہے۔

عملِ کئی کے اغراض ومقاصد Aims &Objectives

۱۔ عملِ کئی عضو کے فساد کو دوسرے صحیح اعضاء تک پھیلنے سے باز رکھتا ہے۔

۲۔ باردالمزاج عضو کی تقویت کے لئے مفید ہے مثلاً وجع الورک میں کولھے کے مقام پر داغ لگایا جاتا ہے۔

۳۔ موادِ فاسد کو جو اعضاء کی ساخت میں سختی کے ساتھ چسپاں ہوں تحلیل کرتا ہے۔

۴۔ خون کے جریان وسیلان کو بند کر دیتا ہے۔

۵۔ لحم فاسد کو پگھلا دیتا ہے۔

۶۔ نزلات اور رطوبات کے انصباب وسیلان کو بند کر دیتا ہے۔

احکامِ کئی یا شرائط کئی Principles of Cauterization

۱۔ جن چیزوں سے داغ ڈالا جاتا ہے ان سب میں بہترین چیز سونا ہے۔

۲۔ داغ دینے والا شخص یہ احتیاط رکھے کہ داغ کا اثر صرف گوشت تک محدود رہے، اعصاب، عروق، اوتار اور رباطات تک نہ پہنچے۔

۳۔ اگر نزف الدم کو روکنے کے لئے داغ لگایا جائے تو یہ کافی قوی ہونا چاہئے تاکہ اس سے دبیز اور موٹا کھرنڈ بنے جو آسانی کے ساتھ گرنے نہ پائیکیونکہ اس نوعیت کا داغ جو نزف الدم کو روکنے کیلئے لگایا جاتا ہے جب اس کا کھرنڈ خشک ہو کر گر جاتا ہے تو پہلے سے زیادہ خطرناک ہو جاتا ہے یعنی جریانی کیفیت زیادہ مہلک ہو جاتی ہے۔

۴۔ جب لحم فاسد کو قطع اور الگ کرنے کے لئے داغ لگایا جائے تو لحم فاسد کے حدود کا خیال رکھنا

چاہئے اور جہاں تک لحم فاسد ہو وہیں تک عمل کئی کرنا چاہئے۔لحم فاسد کوقطع کرنے کیلئے لوہے کا نہیں بلکہ طلائی مکواۃ استعمال کرنے چاہئے کیونکہ لوہے کے مکواۃ سے عضلی ریشوں اورعروق وشرائین کے مجروح ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

۵۔ کبھی ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ گوشت کے ساتھ ہڈی کو بھی داغ دیا جائے ایسی صورت میں عمل کئی کو اتنی دیر تک جاری رکھا جائے کہ ہڈی تک سارے اجزاء جل جائیں جیسا کہ قروح متعفنہ یا قروح اکالیہ میں کیا جاتا ہے لیکن ہڈی کے علاوہ اگر نرم اعضاء میں ہوتو ان کو زیادہ گہرا داغا جائے۔

۶۔ عمل کئی رطوبات کو خشک کرنے کیلئے (مجفف رطوبات) بہترین علاج ہے۔

داغ لگانے کا طریقہ Methods of Cauterization

۱۔ داغ کا مقام ظاہر ہوتا ہے جس میں دیکھ کر آسانی سے داغ لگا دیا جاتا ہے۔

۲۔ داغ کا مقام گہرا یا کسی عضو کے اندر ہوتا ہے مثلاً ناک،منھ،مقعد،مہبل تو اندر کی طرف داغ لگانے کے لئے ایک قالب اور مکواۃ کی ضرورت ہوتی ہے جس کے ذریعہ اندر کی طرف آسانی سے داغ لگا دیا جاتا ہے لیکن اس بات کا خیال ضرورر ہے کہ اعصاب (Nerves) غضروف (Cartilage) اور رباطات (Ligament) میں داغ نہ لگے ورنہ تکلیف بڑھ جاتی ہے۔

عمل کئی کے اقسام Kinds of Cauterization

۱۔کئی بالنار (Cauterization with Fire)۔بعض حالات اور مواقع پر جسم کے مختلف مقامات کو آگ کے ذریعہ داغا جاتا ہے لہٰذا جب داغ کے عمل کو آگ کے ذریعہ کیا جاتا ہے تو اس کو عمل کئی بالنار کہا جاتا ہے۔

۲۔کئی بالادویہ (Cauterization with Medicine)۔کاوی دواؤں کی مدد سے جب داغ کے عمل کو کیا جاتا ہے تو اس کو عمل کئی بالادویہ کہا جاتا ہے۔

۳۔کئی بالبرق(Cauterization with Electric)۔اس میں بجلی کے ذریعہ عروق کے سروں کو بند کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے خون کا سیلان بند ہو جاتا ہے۔دورِ حاضر میں یہ طریقہ عام ہے اور عملِ جراحی کے دوران ماہر جراحیات(Surgeon) اس کا استعمال بخوبی کرتے آرہے ہیں۔

مواقع استعمال Indications

ا۔ غانغرانہ	Gangreen
۲۔ تسکینِ درد کیلئے	Analgessic
۳۔ جریان الدم کو روکنے کیلئے	Haemostatic
۴۔ بعض امراض مفاصل میں	Joint disorders
۵۔ لحم فاسد ثالیل	Warts
٦۔ مہیج مقابل کے طور پر	Counter irritation

☆☆☆

دلک (مالش)

Massage

تعریف

دلک کے لفظی معنیٰ مالش کرنے کے ہیں جو اکثر و بیشتر کسی سیال دوا یا روغن سے کی جاتی ہے جو انسان مالش کرتا ہے اس کو دلاک کہا جاتا ہے۔ دلک جسمانی قوتوں کے منتقل کرنے کا وہ طریقہ ہے جس میں مختلف حرکات اور دباؤ کے ذریعہ جسمانی قوتوں کا طبعی اعمال سے ملاپ ہوتا ہے تو یہ قوتیں طبعی اعمال کو بہتر بنا کر صحت کے درجہ تک پہنچاتی ہیں۔ بالفاظ دیگر ہضم اخیر (جس کا تعلق جسم کے سبھی اعضاء سے ہے) کے فضلات کا استفراغ مالش کے ذریعہ انجام پاتا ہے۔

تاریخی پس منظر

طب یونانی میں علاج بالتدبیر کے جو مختلف طریقے اطباء نے بیان کیئے ہیں انہی میں سے 'دلک' بھی ایک اہم طریقہ علاج ہے۔ جسم کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والی مختلف قسم کی بیماریوں میں افاقہ یا ازالہ کی غرض سے مختلف قسم کی مالش کی جاتی ہے، معالجاتی اعتبار سے مالش کا یہ طریقہ دنیا کے مختلف حصوں میں زمانہ قدیم سے رائج ہے یورپ، امریکہ، ہندوستان اور دیگر ممالک میں دلک و مالش کا یہ کام حصول معاش کا ایک کامیاب ذریعہ ہو گیا ہے، مالش کے مطب و مراکز کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ مالش اور دلک کے کورسیز (Courses) چلائے جا رہے ہیں لوگوں کو ٹریننگ دی جا رہی ہے۔ اس کے باوجود قدیم طریقہ دلک میں مشاق مالشئے کی اہمیت کم نہیں ہے مرد عورت ہر دو جنس کے دلاک یا مالشئے کی ضرورت بڑھتی جا رہی ہے۔

تین ہزار سال قبل مسیح چین میں اس کا استعمال عام تھا۔ یونانی طبیب بقراط نے بھی

قبض اور جوڑوں کے امراض کیلئے اس کا استعمال کیا۔انیسویں صدی کے اوائل میں پی۔ہنری لِنگ جو اسکاٹ لینڈ کا ایک مشہور و معروف طبیب تھا عضلات اور امراض مفاصل کے مریضوں پر دلک کا استعمال بخوبی کرتا تھا۔ یونانی طبیب اسقلیبیوس نے دلک کو مختلف امراض میں مفید اور کار آمد بتایا ہے۔ دلک جو کہ ایک قدیم طریقہ علاج ہے جس کو آج طب جدید میں بھی بڑی اہمیت حاصل ہے۔

دلک کے اغراض و مقاصد اور فوائد Aims & Objectives

۱۔ ڈھیلے عضلات کو کسی حد تک ٹھوس و طاقتور بنایا جاتا ہے۔

۲۔ اگر عضلات نرم ہیں تو ان کو سخت بنایا جائے اور اگر ضرورت سے زیادہ سخت ہیں تو انھیں نرم کیا جائے تاکہ ان کی جسامت طبعی حالت پر واپس آ جائے۔

۳۔ دبلے اعضاء کو فربہ اور موٹا کرنے اور موٹے اعضاء کو دبلا کرنے کیلئے۔

۴۔ چھوٹے اعضاء کو کسی طرح بڑا کرنا۔

۵۔ اعصاب کو تقویت پہنچانا۔

۶۔ تسکین درد کے لئے مالش کا استعمال کیا جاتا ہے۔

۷۔ اگر کسی عضو میں کوئی مادہ جمع ہے تو مالش کے ذریعہ اسے رقیق بنا کر قابل اخراج بنانے کے لئے دلک سے بہتر اور کوئی کامیاب طریقہ وعلاج نہیں۔

۸۔ عضو میں دورانِ خون کو بڑھانے کے لئے مالش بہترین چیز ہے۔

۹۔ ریاح کو تحلیل کرنے کے لئے۔

۱۰۔ اعضاء کی برودت اور جمودی کیفیت کو دور کرنے کے لئے۔

۱۱۔ چہرہ کو خوبصورت بنانے کے لئے۔

۱۲۔ دلک استعداد یہ مالش کی وہ قسم ہے جو ریاضت سے پہلے بدنی طاقت کو یکجا کرنے اور ریاضت کے لئے جسم کو مستعد کرنے کی غرض سے کی جاتی ہے۔

۱۳۔ جلد و عضلات میں شحمیات کا جذب کرنا جلدی فضلات کا دفع کرنا اور جلد کو امراض سے محفوظ رکھنا۔

۱۴۔ جسم میں لطیف حرارت پیدا ہوتی ہے۔

۱۵۔ جسم میں موجود فضلات اور فاسد مواد تحلیل ہو جاتے ہیں۔

۱۶۔ بغرض امالہ یعنی کسی مادے کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک لے جانے کیلئے بھی مالش کی جاتی ہے۔

دلک کی دو بنیادی قسمیں

۱۔ دلک فاعلی Active Massage۔ اس میں مریض خود اپنے اعضاء و مفاصل کو حرکت دیتا ہے۔

۲۔ دلک مفعولی Passive Massage۔ اس میں دلّاک (مالش کرنے والا) مریض کے متعلقہ اعضاء و مفاصل کو حرکت دیتا ہے۔

اقسامِ دلک Kinds of Massage

دلک خشک ہاتھوں سے یا ہاتھوں پر تیل لگا کر کی جاتی ہے۔ فعل، کیفیت اور کمیت کے اعتبار سے اس کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

۱۔ دلک صُلب Tapotementor hard Massage (سخت مالش)۔ اگر مالش سختی سے کی جائے تو اسے دلک صلب کہا جاتا ہے اس قسم کی مالش سے عضلات میں سختی اور ٹھوس پن لانا مقصود ہوتا ہے کیونکہ دلک صلب سے مسامات کثیف اور سخت ہو جاتے ہیں۔

۲۔ دلکِ لین Effleurage or soft Massge (نرم مالش)۔ جو مالش نرم ہاتھوں سے اور آہستہ آہستہ کی جائے اسے دلک لین کہا جاتا ہے دلک لین کا فعل مسامات کو کھولنا اور گوشت کو ڈھیلا کرنا ہے۔

۳۔ دلک کثیر Excessive or prolonged Massage (زیادہ دیر تک مالش)

جو زیادہ دیر تک کی جائے خواہ مالش صلب ہو یا لین۔ دیر تک مالش کرنے سے بدن کی رطوبتیں بکثرت تحلیل ہو جاتی ہیں نیز اس سے اعضاء میں دبلا پن پیدا ہوتا ہے یعنی دلک کثیر کا فعل جسم کو لاغر کرنا اور شحم کو کم کرنا ہے۔

۴۔ دلک قلیل Short duration Massage (کم مالش)۔ جو کم مدت میں ختم کر دی جائے اس سے اعضاء میں سرخی اور گرمی پیدا ہوتی ہے۔

۵۔ دلک معتدل Medium or Moderate Massage (اوسط درجہ مالش)۔

جو مدت کیفیت اور قوت کے لحاظ سے اوسط درجہ کی ہو اس سے اعضاء موٹے فربہ اور تروتازہ ہو جاتے ہیں۔ اس قسم کی مالش تحلیل کے بغیر خون کو اعضاء کی طرف جذب کرتی ہے۔

۶۔ دلک خشن Rough Massge (کھردری مالش)۔ اس میں موٹے کھردرے کپڑے سے مالش کی جاتی ہے جس کا مقصد خون کو جلد کی طرف زیادہ جذب کرنا اور عضلات و جلد کا تغذیہ بہتر کرنا ہوتا ہے۔ خون کے ظاہری حصہ پر زیادہ جذب ہونے سے بدن کی رنگت سرخ ہو جاتی ہے۔

۷۔ دلکِ املس Smooth Massge (چکنی مالش)۔ ایسی مالش میں نرم ہاتھوں یا ریشم جیسے چکنے ملائم کپڑوں کا استعمال کیا جاتا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ جلد و عضلات میں خون جذب ہو کر تحلیل نہ ہو جائے بلکہ محیطی عروق میں جمع رہے اور متعلقہ عضلات کے تغذیہ میں مدد دے۔

۸۔ دلک طویل (Long term Massage)۔ اس میں مالش ہلکے ہاتھوں سے دیر تک کی جاتی ہے اور یہ مالش خاص طور سے ان لوگوں میں مفید ہوتی ہے جن کا بدن ٹھوس ہو، اعضاء قوی ہوں۔ ربیع کا موسم اور جوانی کی عمر میں ایسی مالش جسم کو متناسب ہیئت میں رکھتی ہے۔

۹۔ دلک قصیر۔ وہ مالش جو تھوڑی مدت تک کی جاتی ہے ایسی مالش بچوں بوڑھوں اور مرض سے

شفایاب ہونے کے بعد اعضاء میں قوت پیدا کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔

۱۰۔ دلک استعداد Preparatory Massage۔ یہ مالش ورزش سے پہلے بدن کو آمادہ کرنے کے لئے کی جاتی ہے یعنی اس سے بدن میں ورزش کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ مالش ابتداء میں نرمی سے شروع کی جاتی ہے اور رفتہ رفتہ سختی اختیار کی جاتی ہے یہاں تک کہ اخیر میں خوب زور کے ساتھ مالش کی جاتی ہے اور اس کے بعد ورزش کی جاتی ہے۔ یہ مالش کبھی خشک ہاتھوں سے اور کبھی ہاتھوں میں تیل لگا کر کی جاتی ہے۔

۱۱۔ دلک استرداد (مسکن) Restoratory Massage۔ یہ مالش ورزش ختم کرنے کے بعد کی جاتی ہے تا کہ مالش کی وجہ سے جو قوتیں تحلیل ہو چکی ہیں ان کو واپس بحال کر کے بدن کو طاقتور بنائیں اور اعضاء کی چستی پھرتی واپس لائیں نیز تکان دور کی جائے۔ یہ مالش دلک استعداد کے برخلاف سختی سے شروع کی جاتی ہے اور رفتہ رفتہ نرمی اختیار کی جاتی ہے اور پھر ختم کی جاتی ہے۔ دلک استرداد اگر کسی روغن سے کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ مالش کے بعد جوارح کو ہلکی حرکت دی جائے تا کہ فضلاتِ جسم تحلیل ہو جائیں۔

دلک کی وضع (وضع مدلوک) Position of Masseur

۱۔ جس وضع میں مریض کو سب سے زیادہ آرام ملے وہ وضع دلک کے لئے مناسب ہے۔

۲۔ سیدھی اور سخت سطح پر مریض اپنی پشت کے بل لیٹے گردن اور گھٹنوں کے نیچے تکیہ رکھی جائے جس سے جسم کو راحت پہنچے۔ خاص طور پر اگر اس شخص کو دردِ پشت، پیر کا درد یا کسی بھی عضلات میں درد ہو۔

۳۔ اگر مالش کرانے والا پیٹ کے بل لیٹا ہو تو عظم ترقوہ کے نیچے کپڑا رکھنا چاہئے جس سے گردن کو آرام پہنچے نیز دلاک کو چاہئے کہ ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنے۔

۴۔ جہاں دلک کیا جائے وہ کمرہ گرم ہو کیوں کہ جسم کے کھلے ہونے پر بدنی حرارت گر جاتی ہے۔

جس مقام پر مالش کی جائے وہاں دھیمی روشنی اور پر سکون ماحول کا اہتمام ہو۔

دلک کی معالجاتی اہمیت (مواقع استعمال) Indications

وہ حالات اور امراض جن میں دلک مفید ہے مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ضعف اور عضلات کی کمزوری کو ختم کرنے کے لئے۔

۲۔ عظام و مفاصل کے کسر و خلع ٹھیک ہو جانے کے بعد۔

۳۔ فالج کی مختلف اقسام میں Different types of Paralysis

۴۔ اعصابی درد کو دور کرنے کے لئے Reduction of Neural pain

۵۔ امراض مفاصل Joint disorder

۶۔ مرض عرق النساء Sciatica

۷۔ مقامی وریدی امتلاء میں Local Venous congestion

۸۔ سمن مفرط Obesity

۹۔ قبض Constipation

۱۰۔ سہر بے خوابی Insomnia

۱۱۔ صداع Headache

۱۲۔ اختناق الرحم Hysteria

۱۳۔ تہیج کو کم کرتا ہے Reduction of oedema

۱۴۔ اعصابی ورم کو دور کرنے کے لئے۔ Reduction of Neural swelling

۱۵۔ دورانِ خون کو بڑھاتا ہے Enhancement of Circulation

۱۶۔ جلد میں نکھار پیدا کرتا ہے۔

مقام دلک اور اس کے فوائد

مقامِ دلک	فوائد
چہرہ	حمرا ور حسن کو نکھارتا ہے۔
گردن، کندھا	تکان کو دور کرتا ہے۔ عنق اور عضلاتی تشنج کو آرام پہونچا تا ہے۔
پشت	اضطراب نفسانی اور بے خوابی میں نافع ہے۔
عجان، ثدئین	محرک باہ اور مہیج باہ ہے۔
ٹانگیں/پیر	تمددِ عضلات میں مفید ہے۔

موانع دلک Contraindications

دلک کے فوائد بے شمار ہیں لیکن کچھ ایسے مواقع بھی ہیں جہاں دلک نہیں کرنا چاہئے مثلاً

۱۔ وہ امراض جن میں شریانیں بہت نازک ہو جاتی ہیں۔
۲۔ جسم میں پیپ (صدید) کی موجودگی
۳۔ ورمِ ورید کی صورت میں۔
۴۔ قروح وبثور جلدیہ میں Skin disorder
۵۔ ورم مفاصل حاد Acute Arthritis
۶۔ حمیات حادہ میں Hyperpyrexia
۷۔ کسر کی صورت میں Fracture
۸۔ سرطان کی صورت میں Malignancy
۹۔ سقوط قلب امتلائی C.C.F
۱۰۔ سقوط کلیہ Renal failure
۱۱۔ دوالی Varicose vein
۱۲۔ لین العظام Osteoporosis

دلک کے لئے ضروری ہدایات Instructions for massage

۱۔ مرض کے مزاج اور مقامِ ماؤف کے لحاظ سے مالش روزانہ معمول کے مطابق مقررہ وقت پر کی جائے۔

۲۔ دلک مختصر مثلاً پانچ سے دس منٹ تک کی جائے۔

۳۔ دباؤ کی قوت کا انحصار جسم کے مختلف حصوں کے مطابق ہونا چاہیئے۔

۴۔ دلک آہستہ آہستہ اور نرمی سے شروع کر کے بتدریج آگے بڑھنا چاہیئے۔

۵۔ دلک کرنے والے کو یہ چاہیئے کہ وہ مقامِ ماؤف کے لحاظ سے یہ طے کرے کہ مالش کے تمام عمل کے دوران کچھ وقفہ ہونا ضروری ہے کم سے کم تین سے چار بار یہ عمل کرنے کے بعد پانچ سے دس منٹ کا وقفہ ضروری ہے۔

٦۔ مرض زدہ یادہ ماؤف حصہ تک آہستہ آہستہ یا نرمی سے پہنچنا چاہیئے تا کہ کچھ نقصان نہ پہنچے۔

دلک کے لئے ضروری اشیاء

دورانِ مالش جن اشیاء کا استعمال ہوتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ چھوٹی چھوٹی پلاسٹک کی بوتل جو تیل رکھنے کے لئے استعمال کی جا سکے۔

۲۔ تیل کو گرم کرنے کے لئے پانی کا برتن جس میں تیل کی بوتل کو گرم کیا جا سکے۔

۳۔ زیادہ تعداد میں تولئے، تکیے اور لحاف تا کہ ضرورت کے مطابق گرمی پیدا کی جا سکے۔

۴۔ ہموار وسخت جگہ ہو جس پر لیٹا جا سکے اور اس پر ایک صاف ستھری چادر ہو تا کہ زمین پر تیل نہ لگے۔

۵۔ سردی گرمی اور بارش سے محفوظ پر لطف، آرام دہ اور گرم کمرہ جہاں دھیمی روشنی ہو۔

٦۔ پرسکون اور خاموش ماحول ہو۔

۷۔ دلک کیلئے کھردرا کپڑا۔

دلک کے نقصانات Complications

۱۔ دلک کے ذریعہ جمع شدہ مواد تحلیل ہوکر اعضاء ضعیفہ اور مختلف خلاؤں میں پہنچ جاتے ہیں اور وہاں اورام وگلٹیاں پیدا کر دیتے ہیں۔

۲۔ ضعف قلب

۳۔ غثیان و متلی

دلاّک کی خصوصیات Properties of Masseur

ایک اچھے دلاّک یا مالشیئے میں بعض خوبیوں کا ہونا نہایت ضروری ہے۔

۱۔ **جسمانی قوت**۔ کیوں کہ اس کے بغیر اچھی مالش ممکن نہیں، مالش کے دوران اور خاص طور پر قوی مالش میں اور ان صورتوں میں جب گہرائی میں واقع اعضاء وعضلات کی مالش درکار ہو تو خاطر خواہ قوت کی ناموجودگی ناگزیر ہو جاتی ہے۔

۲۔ **عادت**۔ غیر معمولی طاقت وقوت کے ساتھ ہی عادت کا بھی بڑا اہم رول ہوتا ہے کہ مالشیئے جو اس کام کو برابر کرتے رہتے ہیں وہ غیر مشاق کے مقابلہ میں یہ کام بخوبی انجام دے سکتے ہیں۔

۳۔ **حس**۔ دلاک یا مالشیئے میں حس کا طبعی حالت میں ہونا بے حد ضروری ہے اس کے بغیر مالش کے وقت کا صحیح اندازہ نہیں ہو پائے گا کیونکہ جس شخص میں طبعی حس کا فقدان ہوگا وہ مدلوک کے ذریعہ کی جانے والی عضلاتی مزاحمت یا Resistance کا صحیح اندازہ نہ کر سکے گا لہٰذا دلاک کا عمل بھی اچھے طور پر نہیں ہو پائے گا۔

۴۔ **تجربہ**۔ اس فن میں مہارت اور تجربہ بھی نہایت ضروری ہے اس کے لئے کسی مشاق کی تربیت میں عرصہ تک رہ کر ہی ہنر کے گر وطریقے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۵۔ **پاکبازی**۔ سب سے اہم خوبی مالشیئے کا پاکباز ہونا ہے دلک اور اس طرح کے دیگر پیشوں میں کامیابی وکامرانی کے لئے پاکدامنی ایک بنیادی اور کلیدی عنصر کی حیثیت رکھتی ہے۔

ریاضت (ورزش)
Exercise

تعریف

ریاضت (ورزش) اعضاء کی ان ارادی یا غیر ارادی حرکات کو کہتے ہیں جسمیں ریاضت کرنے والے کو لمبے، گہرے اور تیزی کے ساتھ سانس لینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس عمل سے خونِ روحانی (Oxygenated blood) میں اضافہ ہوتا ہے اور دوران خون تیز ہوتا ہے جس سے جسم کے ہر عضو کو غذاء حاصل کرنے کا موقع بآسانی ملتا ہے اور اسی مناسبت سے دُخان کا اخراج ہوتا ہے۔ جس طرح ہوا، پانی، غذا، روشنی اور دھوپ صحت کے لئے ضروری ہیں اسی طرح ہر حصے کو بار بار حرکت دینے کا کام بھی صحت کے لئے ضروری ہے۔ ریاضت سے بہت سارے فضلات جلد سے خارج ہوتے ہیں جس کی وجہ سے انسان اجتماع مواد فضلیہ سے محفوظ رہتا ہے۔

ریاضت سے اعضاء کی حرارت بڑھتی ہے اور قوتِ ہاضمہ و جاذبہ قوی ہوتی ہے، عضلات و مفاصل قوی ہوتے ہیں، مسامات کشادہ ہوتے ہیں جس سے اخراجِ فضلات ہوتا ہے، بدنی رطوبات رقیق ہو کر اعضاء کے جوہر میں نفوذ کرتی ہیں جس سے اعضاء میں نرمی اور چستی پیدا ہوتی ہے۔ تحقیقات سے بھی یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ریاضت کی شکل میں سخت جسمانی افعال کی وجہ سے امراضِ قلب کا خطرہ کم ہو جاتا ہے اور بعض افراد میں اس کی وجہ سے ذیابیطس شکری اور ضغط الدم قوی کے کم ہونے کا مشاہدہ بھی کیا گیا ہے

ریاضت کے فوائد و اغراض و مقاصد Aims and Objectives

۱۔ بدن میں ہلکا پن اور چستی پھرتی پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ حرارتِ غریزیہ میں اضافہ ہوتا ہے۔

۳۔ عضلات اور جوڑوں میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔

۴۔ کچھ مخصوص قسم کی ورزشوں سے جسمانی بدوضعی دور کی جاسکتی ہے۔

۵۔ دبلے اور کمزور اجسام کو قوی اور مضبوط بناتی ہے، بھدے اور بے ڈول جسم کو صحیح حالت میں لاتی ہے۔

۶۔ اس سے مادی امراض کا ازالہ ہوتا ہے۔

۷۔ جسمانی ودماغی صحت کے توازن کو برقرار رکھتی ہے۔

۸۔ دماغ میں دموی رسد کو تیز کرتی ہے۔

۹۔ مہروں کی قدرتی لچک کو قائم رکھتی ہے۔

۱۰۔ قبض کو رفع کرتی ہے نیز فتق جیسے امراض سے بچاتی ہے۔

۱۱۔ شانوں کو چوڑا کرتی ہے۔

۱۲۔ ضعفِ ہضم اور سوء ہضم کو درست کرتی ہے۔

۱۳۔ ردی مادے اور فضلات کا اخراج ہوتا ہے۔

۱۴۔ جسم سے سمّی مادّے خارج ہوتے ہیں۔

۱۵۔ ورزش سے بدن غذاء کو اچھی طرح سے قبول کرنے کے لائق ہوجاتا ہے۔

۱۶۔ دورانِ خون تیز ہوتا ہے جس کی وجہ سے اعضاء کا تغذیہ بہتر ہوتا ہے۔

۱۷۔ شحم کا استحالہ بڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے موٹاپا کم ہوجاتا ہے۔

۱۸۔ اعضاء کی قوتِ جاذبہ بڑھ جاتی ہے جس سے تغذیہ بہتر ہوتا ہے نیز اعضاء قوی اور مضبوط ہوجاتے ہیں۔

۱۹۔ ریہ کی استعداد بڑھ جاتی ہے جسکی وجہ سے جسم کو آکسیجن کی زائد مقدار حاصل ہوتی ہے۔

۲۰۔ ورزش کے بعد معدہ، جگر، طحال، امعا، ریہ، دل اور دماغ کو قوت حاصل ہوتی ہے۔

۲۱۔ ورزش پیٹ اور کولھوں کے عضلات میں تناؤ پیدا کرتی ہے۔

۲۲۔ جسم کی بہتر نشو نما ہونے سے انسان کی قوتِ استعداد اور قوتِ برداشت بھی بڑھ جاتی ہے۔

اقسامِ ریاضت Types of Exercise

ریاضت دو طرح کی ہیں (۱) عرضیہ (غیر ارادی) (۲) خالصہ (ارادی)

۱۔ ریاضتِ عرضیہ۔ وہ ریاضت ہے جو بلا ارادہ روز مرہ کے معمولات کے سلسلہ میں انجام پاتی ہے یعنی انسان اپنے مشاغل و کام انجام دیتا رہتا ہے اور اس کی وجہ سے ایک قسم کی ریاضت بھی از خود ہو جاتی ہے مثلاً لوہار، بڑھئی، دھوبی، حجام اور کاشت کار کی ورزش وغیرہ۔

۲۔ ریاضتِ خالصہ۔ وہ ہے جس میں ریاضت کرنے کا مقصد اور ارادہ ہوتا ہے اور اس سے مختلف فوائد مطلوب ہوتے ہیں اس کی مزید اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ریاضت قلیلہ۔ کوئی بھی ریاضت جو قلیل وقت یا تھوڑی دیر کے لئے کی جائے مثلاً تیر اندازی اور نشانہ بازی وغیرہ۔

۲۔ ریاضت کثیرہ۔ جو زیادہ دیر تک کی جائے مثلاً لمبی دوڑ، کرکٹ کھیلنا، تیراکی کرنا وغیرہ۔

۳۔ ریاضت ضعیفہ یا خفیفہ۔ جس میں قوت کا استعمال کم ہو یا معمولی قوت کے ساتھ ریاضت کی جائے مثلاً چہل قدمی وغیرہ۔

۴۔ ریاضتِ قویہ یا شدیدہ۔ جس میں قوت کا استعمال زیادہ ہو اور شدت کے ساتھ ریاضت کی جاتی ہو اس کو سخت ریاضت کہتے ہیں مثلاً کشتی چلانا، وزن اُٹھانا، مکّہ بازی کرنا وغیرہ۔

۵۔ ریاضت سریعہ یا تیز ریاضت۔ جس میں حرکات سرعت کے ساتھ یعنی جلد جلد کی جائیں مثلاً تیز تیز دوڑنا، تیز رفتار سے سائیکل چلانا۔

۶۔ ریاضت بطیہ یا سست ریاضت۔ اس میں مقابلتاً سستی کے ساتھ ریاضت کی جاتی ہے مثلاً چہل قدمی۔

۷۔ **ریاضتِ حثیثہ**۔ جو شدت اور سرعت سے مرکب ہوتی ہے یعنی اس ریاضت میں قوت اور سرعت دونوں ہوتی ہیں مثلاً تیز تیز دوڑنا یا تیز رفتاری سے سائیکل چلانا وغیرہ۔

۸۔ **ریاضت متراخیہ**۔ جو حثیثہ کے مقابل میں ہوتی ہے جس میں ہوتی ہے یعنی اس میں ضعیف اور بطی قسم کی ریاضت کی جاتی ہے۔

مذکورہ بالا ہر دو قسم کے درمیان میں معتدل یا اوسط درجہ کی ریاضت بھی ممکن ہے اور اس کو اسی قسم کے موافق نام دیئے جا سکتے ہیں مثلاً قلیلہ و کثیرہ کے درمیان میں متوسط اسی طرح دوسری اقسام میں بھی۔

ریاضتِ خالصہ۔(ریاضت بلحاظ اعضاء)

ہر عضو اپنی ساخت اور وظائف کے اعتبار سے مختلف قسم کی ورزش چاہتا ہے بعض عضوی ورزشیں حسبِ ذیل ہیں۔

۱۔ **سینہ اور اعضاء تنفس کی ورزش**۔ ہر عضو کی مخصوص ریاضت ہوتی ہے لہٰذا آواز کو تیز اور پست کرنے سے سینہ کے عضلات میں حرکت ہوتی ہے جس کی وجہ سے تسخین پا کر عضلات سینہ کے فضلات تحلیل ہونے لگتے ہیں۔اس کے علاوہ سانس روک کر یا پھونک مار کر بھی اعضاء تنفس کی ورزش کی جا سکتی ہے اس سے سینہ کے عضلات بھی پاک ہوتے ہیں۔

۲۔ **باصرہ کی ورزش**۔ باریک اور چمکدار چیزوں کی طرف تھوڑی دیر تک دیکھنے یا باریک خطوط اور حروف کو دیکھنے و پڑھنے سے بھی آنکھوں کی ورزش ہوتی ہے اس کے علاوہ خوبصورت مناظر اور چیزوں کو دیکھنے سے بھی بینائی کی ریاضت ہو جاتی ہے۔

۳۔ **سامعہ کی ورزش**۔ اچھے اور مسرور کر دینے والے نغموں کے سننے سے بھی سامعہ کی ورزش ہو جاتی ہے اس کے علاوہ ہلکی اور باریک آوازوں کے سننے سے بھی سامعہ کی ورزش ہوتی ہے۔

۴۔ **اعضاءِ ہضم یا اعضاءِ غذاء کی ریاضت**۔ ان اعضاء کی ریاضت بدن کی عام ریاضت

کے تابع ہوتی ہے علیحدہ سے کوئی ریاضت نہیں ہوتی ہے۔ایسی کوئی بھی ریاضت کی جائے جس کے کرنے سے غذائیں ہضم ہوں اوراحشاء کوتقویت ومضبوطی حاصل ہوسکے اعضاءِ ہضم کے لئے بہتر تصور کی جاتی ہے۔

شرائط ریاضت Principles of Exercise

۱۔ **مقدارِ ریاضت**۔ ریاضت کی مقدار کا تعین ریاضت کرنے والے کی عمر، مزاج، ضرورت اور جسمانی حالت کو مدّنظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔

۲۔ **غذاء قبل ریاضت**۔ ریاضت سے قبل ہلکی غذاء یا مشروب لینا مناسب ہے یا پھر غذاء کے پورے طور پر ہضم ہوجانے کے بعد ریاضت کرنی چاہیئے۔اگر غذاء کے مکمل ہضم سے پہلے ریاضت کی جائے گی تو اعضاء غیر منہضم غذاء کو جذب کریں گے اور قوت ماسکہ میں خلل واقع ہوجائے گا اور غیر منہضم غذاء دفع ہونا شروع ہوجائے گی۔

۳۔ **سوءِ مزاج**۔ سوء مزاج کی حالت میں ریاضت نہیں کرنی چاہیئے ورنہ فاسد مواد کے جسم میں رک جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

۴۔ **امتلاء**۔ امتلاء معدہ میں ورزش مفید ہوتی ہے۔

۵۔ **دلک استعداد**۔ ورزش سے پہلے دلک استعداد کی جاتی ہے جس کا مقصد بدن کو ریاضت کے لئے آمادہ کرنا ہے۔

۶۔ **دلک استرداد**۔ ریاضت کرنے کے بعد تکان دور کرنے کیلئے دلک استرداد مفید ہے۔

۷۔ **بول وبراز**۔ ریاضت بول وبراز کی حاجت سے فراغت کے بعد کی جائے۔

۸۔ **مقام ریاضت**۔ ریاضت ہمیشہ کھلے ہوئے اور ہوادار مقام پر کی جائے۔

ورزش کے طریقے Methods of Exercise

۱۔ مصارعت — کشتی لڑنا

۲۔ مباطشت — ایک دوسرے کو پکڑ کر زور آزمائی کرنا

۳۔ملاکزت	مکہ بازی کرنا
۴۔احضار	بھاگنا، دوڑنا
۵۔مسابقت	تیز چلنا
۶۔زوبین	نیزہ پھینکنا

۷۔ تیر چلانا۔

۸۔ ایک پاؤں سے کود کود کر چلنا۔

۹۔ کشتی چلانا، گھوڑے کی سواری اور پہاڑ پر چڑھنا وغیرہ۔

ریاضت کے نقصانات Complications of exercise

۱۔ ریاضت کے سبب تکان لاحق ہوتی ہے۔

۲۔ ریاضت کی زیادتی سے متلی، غثیان لاحق ہوتی ہے۔

۳۔ جسم میں ٹھہرے ہوئے مواد میں عفونت کی استعداد بڑھ جاتی ہے۔

۴۔ سخت ریاضت سے ضعفِ قلب لاحق ہوتا ہے۔

۵۔ ریاضت چھوڑنے سے آہستہ آہستہ جسم کی حرارتِ اصلیہ کمزور ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے اعضاء کمزور ہو جاتے ہیں اور استعدادِ مرض پیدا ہونے لگتا ہے۔

۶۔ سوءِ مزاج میں ریاضت سے فاسد مواد ایسی خلاؤں میں اعضاء ضعیفہ کی طرف چلے جاتے ہیں جہاں سے بعد میں یہ مواد اورام اور گلٹیوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔

☆☆☆

حمّام
Bath

تعریف

حمام عربی لفظ حم سے مشتق ہے جس کے معنی گرم کرنے والا یعنی بھاپ کا غسل خانہ ہے۔ فرانسیسی زبان میں اسے Bath Maure کہتے ہیں حمام کی عمارت ایک پوری بڑی عمارت ہوتی تھی اور اسے کافی آرائش اور اہتمام سے تعمیر کیا جاتا تھا۔ حمام، گرمابہ، گرم غسل خانہ، نہانے کا گرم مقام، لیکن جدید اطبّاءِ مصر اب اس کو انگریزی لفظ Bath کے عام معنوں میں استعمال کرتے ہیں، ڈاکٹری لفظ باتھ مندرجہ ذیل تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ حمام یا غسل خانہ یا نہانے کا مقام

۲۔ وہ چیزیں جو غسل خانہ میں استعمال کی جائیں مثلاً پانی یا بخارات وغیرہ یعنی وہ چیزیں جو حفظِ صحت یا ازالہ مرض کے لئے تمام بدن یا کسی مخصوص حصۂ بدن پر استعمال کی جاتی ہیں یا ان کو بدن میں داخل کیا جاتا ہے، گرم بخارات یا گرم ہوا میں بدن کو داخل کیا جاتا ہے اور گرم ریگ میں بدن کو دفن یعنی پوشیدہ کیا جاتا ہے۔

۳۔ عرف عام میں باتھ بجائے باتھنگ بمعنی غسل بھی استعمال کیا جاتا ہے لیکن باتھ غسل کے معنی میں حمام کا مترادف نہیں کیوں کہ غسل میں پانی کا استعمال کرنا یعنی اس کا بدن پر بہانا ضروری ہے اور حمام میں یہ ضروری نہیں۔ پس جہاں کہیں حمام میں پانی یا کسی سیال کا استعمال ہو وہاں غسل اس کا مترادف ہوتا ہے۔

مختصر تاریخی پس منظر

دنیا کی قدیم تہذیبوں کے تاریخی مطالعہ سے اس بات کے آثار و شواہد بکثرت ملتے ہیں کہ اُس دور میں بھی جسمانی صحت کی بقاء اور صفائی کے لئے غسل خانوں اور حمام کا باضابطہ اہتمام کیا جاتا تھا۔ اس

مقصد کے لئے مکانات میں الگ سے مختلف شکلوں کے غسل خانے تعمیر کرانے کا رواج زمانہ ماقبل تاریخ سے ہو چکا تھا۔ تاریخ کے ابتدائی زمانہ میں انسان خورد و نوش اور ستر پوشی کی طرح بدنی صفائی کی خاطر پانی کے قدرتی ذرائع مثلاً تالابوں، نالوں اور ندیوں وغیرہ سے استعفادہ کرتا رہا ہوگا بعد کے ادوار میں زندگی کے دیگر امور میں تغیر و ترقی کے ساتھ ساتھ اس سمت میں بھی بہتری آتی گئی۔

انسان جیسے جیسے تہذیب و تمدن سے قریب ہوتا گیا اس کی گذشتہ کی فطری، صحرائی اور وحشیانہ زندگی میں بھی انقلاب آتا گیا اس میں غذاء، حیا، صفائی وصحت وغیرہ کے متعلق شعور و آگہی کا سلسلہ عروج پاتا گیا، غسل خانوں کی تعمیر اس جانب بڑھایا گیا ایک قدم تھا۔ ابتدائی ادوار میں غسل خانے نہ صرف جسمانی صفائی وصحت سے وابستہ تھے بلکہ ان کو سماجی اہمیت بھی حاصل ہوا کرتی تھی نیز بعض مذہبی رسومات کی ادائیگی کے لئے بھی ان کو استعمال کیا جاتا تھا تاہم اس کو عوامی اور عمومی حیثیت سے مقبولیت 'روم' کی سامراجی حکومت کے زمانہ میں زیادہ ہوئی۔

اقسامِ حمام مع فوائد (اغراض ومقاصد) Aims &Objectives

۱۔ حمام بارد، ٹھنڈے پانی کا غسل (Cold Bath)۔ اس قسم کے غسل کے پانی کا درجۂ حرارت 32 to 70F یا 20 درجہ سینٹی گریڈ ہوتا ہے ٹھنڈے پانی کے غسل سے جسم کی زائد عارضی گرمی دور ہو جاتی ہے۔ اس قسم کے غسل کی اوسط مدت دس منٹ ہے Allopathic Treatment کے مطابق تیز بخار کی حرارت کم کرنے کے لئے بھی اس قسم کا غسل دیا کرتے ہیں۔

فوائد

☆ اس سے جسم کی زائد حرارت دور ہو جاتی ہے۔

☆ دل کو فرحت اور دماغ واعصاب کو طاقت حاصل ہوتی ہے۔

☆ اس سے بدن کی قوت اور طاقت قائم رہتی ہے۔

۲۔ حمام حار، تیز گرم غسل (Hot Bath)۔ اس قسم کے غسل کے پانی کی حرارت تقریباً F

98F-100 تک ہوتی ہے۔ حمام کرنے سے جلد نرم ہوتی ہے مسامات کھل جاتے ہیں دورانِ خون اور تنفس کی حرکت کو تیز کرتا ہے اس لئے خوب کھل کر پسینہ آتا ہے نیز عضلات کا تشنج اور درد کم ہو جاتا ہے۔ تیز گرم غسل کی مدت پانچ سے دس منٹ تک ہوتی ہے۔

فوائد

☆ اس قسم کا حمام دردِ جگر، وجع المفاصل، خناق کاذب، ام الصبیان، احتباس بول اور احتباس طمث وغیرہ میں مفید ہے۔

موانع

☆ دموی مزاج، امراض قلب، نفث الدم، رُعاف، بواسیر اور سکتہ وغیرہ کے مریضوں کو اس قسم کے غسل سے پرہیز کرنا چاہئے۔

۳۔ حمام بحری، سمندری غسل (Sea Bath) چوں کہ سمندری پانی میں مختلف قسم کے نمکیات ملے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے غسلِ سمندری جلدی امراض میں نافع ہے خصوصاً جبکہ پانی زیادہ شور ہو۔

فوائد

☆ امراض جلدیہ میں نافع ہے

☆ جلد کو تقویت اور تحریک ملتی ہے

۴۔ حمام بخاری، بھاپ کا حمام (Steam Bath) ۔ اس قسم کے حمام میں بید سے بنی ہوئی کرسی کے نیچے کھولتا ہوا پانی رکھتے ہیں اور اسی کرسی پر مریض کو کمبل اڑھا کر بیٹھا دیتے ہیں۔ اس طریقے سے گرم غسل کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

فوائد

☆ یہ حمام عمل استحالہ کو تیز کرتا ہے اور بدن سے ردی فضلات کو پسینہ کے ذریعہ خارج کر دیتا ہے۔

۵۔حمام برقی، بجلی کا حمام (Electric Bath)۔اس قسم کے حمام کے پانی میں برقی قوت پہنچائی جاتی ہے۔

فوائد

☆ وجع المفاصل، فالج اور ضعف اعصاب کے مریضوں میں بے حد مفید ہے۔

۶۔حمام بورقی (Borax Bath)۔اس قسم کے غسل کے لئے پانی میں قدرے سہاگہ ملا کر حمام کرایا جاتا ہے۔

فوائد

☆ وجع المفاصل میں مفید ہے۔

☆ کمزور نحیف اور جلدی امراض کے مریضوں میں بھی مفید ہے۔

۷۔حمام تدریجی، غسل تدریجی (Graduated Bath)۔اس قسم کے غسل میں مریض کو نیم گرم پانی کے ٹب میں بٹھا کر پھر بتدریج اس میں برف یا سرد پانی ملاتے جاتے ہیں یہاں تک کہ پانی سرد ہو جاتا ہے۔

فوائد

☆ اس قسم کا غسل جسمانی افعال کو تحریک پہنچانے کے لئے بہت مفید ہے۔

☆ بلغمی امراض میں مبتلا اشخاص کیلئے بھی نافع ہے۔

۸۔حمام ترکی (Turkish Bath)۔یہ عام حمام ہیں جو ہندوستان اور بیرون ہند بڑے شہروں میں پائے جاتے ہیں۔اس قسم کے حمام میں متعدد کمرے جدا جدا ہوتے ہیں جس میں نیم گرم اور تیز گرم پانی کے حوض ہوتے ہیں پانی کی سردی وگرمی کے اعتبار سے وہ سرد اور گرم کمرے کہلاتے ہیں اس قسم کے حمام میں غسل کرنے سے جلد صاف ہو جاتی ہے اور مسامات کھل جاتے ہیں اور خوب کھل کر پسینہ آتا ہے۔ایسے حمام کی حرارت ایک سو سے ایک سو تین درجہ فارن ہائٹ (100F---103F) تک ہونی چاہئے اور غسل کی مدت پندرہ

سے تیس منٹ ہونی چاہیے 15-30 mins

فوائد

☆ وجع المفاصل، نقرس، اعصابی درد اور ورام مزمنہ اور سمنِ مفرط میں مفید ہے۔

موانع

☆ ضعیف، حائضہ، حاملہ اور امراض قلب میں مبتلا مریضوں کو اس قسم کے غسل سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۹۔ حمام حامض، غسل تیزابی (Acid Bath)۔ اس قسم کے غسل کے پانی میں تھوڑا سا سوڈا بائی کارب یا بورک ایسڈ شامل کر کے غسل دیا جاتا ہے۔

فوائد

☆ سوءِ ہضم، ضعفِ جگر، ضعفِ معدہ اور کثرتِ عرق میں مفید ہے۔

۱۰۔ حمام حیوانی، پوست کشیدن (Animal Bath)۔ دراصل یہ حمام نہیں بلکہ ایک مخصوص طریقۂ علاج ہے جس میں کسی جاندار کی کھال جدا کر کے فوراً گرم گرم مقام ماؤف پر یا بدن پر گردن تک لپیٹ دیا جاتا ہے۔ بعض اعضاء کے ورم کو تحلیل کرنے یا مرض استقاء اور وجع المفاصل میں پسینہ لانے کے لئے یہ عمل کیا جاتا ہے۔ اسی طرح لقوہ کے مریضوں میں بھی جنگلی کبوتر ذبح کر کے گرم گرم حالت میں ماؤف جانب باندھ دیا جاتا ہے اور اسکے خون کی مالش چہرہ پر کی جاتی ہے۔

فوائد

☆ ورم کو تحلیل کرتا ہے۔

☆ استسقاء زقی اور وجع المفاصل میں۔

۱۱۔ حمام خردلی، رائی کا غسل (Mustard Bath)۔ اس قسم کے غسل میں ۵۰ سے ۱۰۰ گرام رائی کا سفوف دس لیٹر پانی میں جوش دیتے ہیں پھر اسی پانی سے مریض کو پانچ سے

50-10 gm - mustard + 10 l water

دس منٹ تک غسل دیتے ہیں۔

5-10 min

فوائد

☆ جلد پر قوی محرک اثر کرتا ہے، جلدی بخارات کو کم کرتا ہے۔

☆ احتباس حیض اور شریمیں مفید ہے۔

۱۲۔ حمام دوائی، غسل دوائی (Medicated Bath)۔ اس قسم کے غسل میں مختلف افعال و خواص والی دواؤں کو گرم یا سرد پانی میں حل کر کے استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح کے حمام میں عموماً مسکن مجمر، مسخن، مبرد اور محلل ادویہ شامل کی جاتی ہیں۔

فوائد

☆ یہ حمام اورام، حمیٰ، برودت اور دردوں کے علاج کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

۱۳۔ حمام الدوش، حمام نطولی (Douch Bath)۔ اس قسم کے غسل میں مریض کے سر یا جسم پر ایک دوفٹ کی بلندی سے پانی دھارتے یعنی پانی کی دھار ڈالتے ہیں۔

فوائد

☆ حمیٰ شمسیہ یا سکتہ شمسیہ یعنی لو لگنے میں اس قسم کا غسل مفید ہوتا ہے۔

۱۴۔ حمام رملی، ریگ کا حمام (Sand Bath)۔ اس قسم کے حمام میں کسی ماؤف عضو یا سارے بدن کو گردن تک گرم اور خشک ریگ میں کچھ دیر کے لئے دبا دیتے ہیں۔ یہ طریقہ کسی مخصوص عضو کو طبعی حالت میں لانے کے لئے کیا جاتا ہے۔

فوائد

☆ استسقاء مزمن، وجع المفاصل میں مفید اور کار آمد ہے۔

☆ مجفف رطوبات و برودت کو دور کرنے کیلئے نافع ہے

۱۵۔ حمام شمشی، آفتابی غسل (Sun Bath)۔ یہ درحقیقت حمام نہیں بلکہ اس پر مجازاً حمام کا لفظ بولتے ہیں اس قسم میں مریض کو برہنہ کر کے دھوپ میں بیٹھاتے ہیں یا عضو ماؤف کو

حسب ضرورت مدت تک دھوپ میں رکھتے ہیں۔اس سے کثرت کے ساتھ فضلات تحلیل ہوتے ہیں نیز اس سے Vitamine D کی Synthesis بھی ہوتی ہے۔اس قسم کے حمام سے پسینہ بکثرت آتا ہے اور عضلات ڈھیلے ہوجاتے ہیں۔اس میں غسل کی مدت کم سے کم ۱۵ سے ۳۰ منٹ ہوتی ہے۔

فوائد

☆ مرض کساح، لین العظام، جلدی امراض، دمہ اور وجع المفاصل میں بھی نافع ہے۔

☆ Vitamine D کی Synthesis بھی ہوتی ہے۔

۱۶۔حمام قابض، غسل قابض (Astringent Bath)۔اس قسم کے پانی میں بعض قابض ادویہ مثلاً پھٹکری، مازومائین، گوند وغیرہ ملا کر استعمال کرتے ہیں جب جسم کا زیادہ حصہ جل جائے تو ایسی حالت میں اس قسم کا غسل کرتے ہیں۔

فوائد

☆ حرق وسلق میں مفید ہے۔

۱۷۔حمام قدمی، پاشویہ (Foot Bath)۔اس قسم کے حمام میں سادہ گرم پانی یا مخصوص افعال وخواص والی دواؤں کے جوشاندے کو کسی بڑے برتن یا ٹب میں بھر کر اس میں دونوں پیروں یا پنڈلیوں کو ڈبو کر رکھتے ہیں۔

فوائد

☆ یہ عمل نزلہ زکام، رعاف، ام الصبیان اور وجع المفاصل میں نافع ہے۔

☆ اتفاقی سردی لگ کر حائضہ کا حیض بند ہوجانے میں نافع ہے۔

۱۸۔حمام لبنی، غسل شیر (Milk Bath)۔اس قسم کے غسل یا تو صرف دودھ سے یا دودھ میں پانی ملا کر کیا جاتا ہے ایسا غسل عورتیں اپنے جسم کو نرم اور ملائم رکھنے یا اپنے حسن کو دوبالا کرنے کے لئے کیا کرتی ہیں۔

فوائد

☆ جسم ملائم اور خوبصورت ہو جاتا ہے نیز جسم میں لچک پیدا ہو جاتی ہے۔

۱۹۔ حمام وحلی، حمام گلی (Mud Bath)۔ یہ ایک طرح کا عمل ہے جس میں خاص قسم کی مٹی کا گارہ بنا کر بدن پر مل دیتے ہیں اس قسم کی مٹی میں بعض معدنی چیزیں مثلاً سوڈا، پوٹاس، گندھک اور سہاگہ وغیرہ جیسے اجزاء شریک کرتے ہیں۔

فوائد

☆ وجع المفاصل مزمن میں یہ عمل مفید ہے۔

حمام کے عمومی فوائد General beneficial effects

۱۔ اس سے جلد کے مسامات کشادہ ہوتے ہیں۔

۲۔ جلاء بخشتا ہے یعنی بدن کو گندگی اور میل کچیل سے پاک رکھتا ہے۔

۳۔ حمام منوم ہے یعنی نیند لاتا ہے۔

۴۔ دستوں کو روکتا ہے۔

۵۔ تکان کو دور کرتا ہے۔

۶۔ حرارت کو ظاہرِ بدن کی جانب جذب کرتا ہے۔

۷۔ جلد کا تنقیہ ہوتا ہے۔

۸۔ امواد میں نضج پیدا ہوتا ہے۔

۹۔ فضلات تحلیل ہو جاتے ہیں۔

۱۰۔ بدن کو فربہ اور طاقتور بناتا ہے۔

۱۱۔ اورام کو تحلیل کرتا ہے۔

۱۲۔ ادرار حیض ہوتا ہے۔

۱۳۔ کثرت حمام سے موٹاپے کو کم کیا جا سکتا ہے۔

حمام کے لئے ضروری اشیاء

۱۔ پانی گرم کرنے کے لئے بھٹی یا گیزر کا انتظام۔
۲۔ گرم پانی اور بھاپ۔
۳۔ بھٹی کے لئے لکڑی، کوئلہ یا پھر گیزر کیلئے بجلی کا معقول انتظام۔
۴۔ مدت حمام کے لئے گھڑی۔
۵۔ مختلف طریقے کا Bath tubs
۶۔ پانی اسٹور (جمع) کرنے کے لئے بڑے بڑے برتن یا Tank مع فٹنگ۔

شرائطِ حمام Principles of Bath

۱۔ اگر بدن میں ہلکے درجہ کی حرارت اور معتدل درجے کی رطوبت پیدا کرنا ہو تو کم مدت کے لئے حمام کرائیں۔
۲۔ جماع کے فوراً بعد بھی حمام سے پرہیز کرنا چاہیے خصوصاً حمام سرد سے۔
۳۔ حمام کا پانی شیریں ہونا چاہیے نہ کہ نمکین یا کھاری۔
۴۔ حمام میں زیادہ دیر تک قیام نہ کیا جائے۔
۵۔ حمام سے فارغ ہو کر بتدریج کمروں میں داخل ہوں۔
۶۔ حمام میں ہوا سے زیادہ پانی استعمال کیا جائے۔
۷۔ حمام میں آبزن کا استعمال کیا جائے۔
۸۔ خلوءِ معدہ کی حالت میں حمام نہ کرائیں۔
۹۔ حاملہ عورتوں، کمزور و نحیف و بوڑھے اشخاص کو صرف پہلے معتدل درجۂ حرارت والے کمرہ میں ہی حمام کرنا چاہیے۔
۱۰۔ حمام سے پہلے غذاء کھانے سے فربہی اور خالی پیٹ میں حمام کرنے سے لاغری اور خشکی لاحق ہوتی ہے۔

۱۱۔ تفرق اتصال والے اشخاص کو حمام میں نہیں جانا چاہیے۔

۱۲۔ امراض قلب کے مریضوں کو بھی صرف پہلے کمرے میں غسل کرنا چاہیے۔

۱۳۔ ورم اور عفونی بخار والے مریضوں کو حمام میں نہیں جانا چاہیے۔

حمام کی خصوصیات

حمام کی عمارت سے متعلق ماہر اطباء کا خیال ہے کہ بہترین اور نفع بخش حمام وہ ہے جن میں مندرجہ ذیل خصوصیات موجود ہوں۔

۱۔ حمام کا پانی شیریں ہو کھاری نمکین اور بھاری نہ ہو کہ بجائے فائدہ کے جلدی و عمومی مرض کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہونے لگے۔شیریں پانی سے بدن میں تراوٹ پیدا ہوتی ہے اور خشکی کم ہوجاتی ہے

۲۔ اس کی فضاء کشادہ ہو یعنی حمام کا کمرہ بہت چھوٹا اور تنگ نہ ہو۔

۳۔ حمام کی ہوا عمدہ اور اچھی ہو۔

۴۔ حمام پرانا تعمیر کیا ہوا ہونا چاہیے۔

۵۔ حمام کا پانی رطوبت پیدا کرتا ہے اور اس کی ہوا بدن میں گرمی پہنچاتی ہے یعنی حمام سے حارِ رطب کیفیات پیدا ہوتی ہیں۔

۶۔ حمام کا پانی ایک اندازہ سے گرم کیا جائے تا کہ حمام کرنے والے کے مزاج کے مطابق ہو یعنی نہ زیادہ گرم نہ زیادہ سرد۔

۷۔ حمام کے پہلے کمرے کی ہوا معتدل دوسرے کمرے کی ہوا گرم اور تیسرے کمرے کی ہوا گرم و خشک ہونی چاہیے تا کہ مریض بغرضِ حمام کمروں میں بتدریج داخل ہو کیوں کہ یک بارگی تیسرے کمرے میں داخل ہونے سے مریض کی بے چینی بڑھ سکتی ہے۔

معتدل ↓ گرم ↓ گرم خشک

حمام کے احکام Rules of Bathing

۱۔ حمام کے کمروں میں درجہ بدرجہ داخل ہوں یک بارگی آخری کمرہ یعنی تیسرے کمرے میں نہ چلے جائیں۔

۲۔ حمام کے آخری یعنی سب سے زیادہ گرم کمرے میں صرف اتنی ہی دیر تک ٹھہریں کہ کرب و بے چینی پیدا نہ ہونے پائے، نیز حمام میں ٹھہرنے کی مدت حمام کرنے والوں کے مزاج، عادت اور قوتِ برداشت پر منحصر ہوتی ہے کہ کس شخص کو کتنی دیر تک حمام میں ٹھہرنے سے سکون ملتا ہے اور کب بے چینی کا احساس شروع ہو جاتا ہے۔

۳۔ حمام کے اندر یا حمام سے نکلنے کے فوراً بعد کوئی چیز یا ایسا مشروب استعمال نہ کریں جو بالفعل بارد اور حار ہو۔ جس طرح حمام کے کمروں میں بتدریج داخل ہونے کی ہدایت دی گئی ہے اسی طرح حمام سے اچانک باہر نکلنے کو بھی منع کیا گیا ہے خاص طور پر سردی کے موسم میں، اگر حمام کے اندر اور باہر کے ماحول میں زیادہ فرق ہے تو باہر آنے سے پہلے جسم کو گرم کپڑوں سے ڈھک لینا بہتر ہوتا ہے۔

حمام کے نقصانات Complications of Bath

۱۔ حمام کی زیادتی سے قلب میں ضعف لاحق ہوتا ہے۔

۲۔ رکے ہوئے مواد کو حرکت میں لاتا ہے اور ان میں عفونت کی استعداد پیدا کر دیتا ہے۔

۳۔ خلوءِ معدہ کی حالت میں زیادہ دیر تک حمام کیا جائے تو اس سے غشی بھی پیدا ہوتی ہے۔

۴۔ متلی اور غثیان پیدا کرتا ہے بالخصوص صفراوی مزاج لوگوں میں اگر وہ دیر تک حمام میں رہیں۔

۵۔ حمام کی زیادتی سے فاسد مادہ کمزور اعضاء کی طرف چلا جاتا ہے اور ورم پیدا کرتا ہے۔

☆☆☆

اِمالہ
Diversion

تعریف

'اِمالہ' ایک ایسا عمل ہے جس میں مادہ کے رخ کو کسی دوسری جانب پھیر دیا جاتا ہے۔ بہت سے امراض و حالات میں امتلاء دموی ہو جایا کرتا ہے جسے کم کرنے کے لئے مواد کے بہاؤ یا رخ کو دوسری جانب پھیر دیا جاتا ہے تاکہ مقام ماؤف میں خون کا اِمتلاء کم ہو جائے طبی اصطلاح میں اس عمل کو امالہ یعنی مادہ کے رخ کو پھیر دینا کہا جاتا ہے۔

لفظ 'اِمالہ' طب قدیم میں ایک وسیع اصطلاح کے طور پر استعمال ہوتا ہے، اور اس مقصد کے لئے مختلف ذرائع کام میں لائے جاتے ہیں۔ اگر استفراغ، ارسال علق، فصد اور قے و اسہال کے ذریعہ امالہ مواد کیا جاتا ہے تو اس کو امالہ مع استفراغ کہتے ہیں اور اگر بغیر استفراغ مثلاً طلا، ضماد، نکور، پاشویہ وغیرہ تو اس کو اِمالہ بلا استفراغ کہتے ہیں۔

اغراض و مقاصد Aims and Objectives

وہ امراض یا حالات جن میں امالہ کیا جاتا ہے مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ تسکین درد و سوزش کو کم کرنے کے لئے
۲۔ عصبی ہیجان و خراش کو کم کرنے کے لئے
۳۔ طبیعت کو جگانے اور بیدار کرنے کے لئے
۴۔ تحلیل ورم کے لئے
۵۔ رسولی اور گلٹیوں کو تحلیل کرنے کے لئے
۶۔ کسی عضو شریف کی طرف انصباب مادہ کو روکنے کیلئے عضو خسیس کی طرف امالہ کرنا۔
۷۔ رطوبت یا مادہ کو جذب کرنے کے لئے

۸۔استفراغ جاری کو بند کرنے کے لئے

۹۔مادۂ مرض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے لئے

اقسام امالہ Types of Diversion

امتلاء کی صورت میں خون اور مواد کا امالہ کبھی عضو قریب کی طرف کیا جاتا ہے اور کبھی عضو بعید کی طرف۔ یعنی مادہ کا رخ کسی قریب کے عضو کی طرف اور دور کے عضو کی طرف پھیر دیا جاتا ہے۔اس مناسبت سے اِمالہ (مادہ کو اپنی جگہ سے نکالنے اور ہٹانے) کی دو قسمیں بیان کی جاتی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

ا۔امالہ بلا استفراغ

امالہ بلا استفراغ میں دوران امالہ صرف مواد کے رخ کو مخالف سمت تیز کیا جاتا ہے مثلاً ورم کو تحلیل کرنے کی غرض سے ادویہ محمرہ اور ادویہ لاذعہ کا استعمال کرنا، اعضاء کو کس کر باندھنا یا حجامت لگانا وغیرہ۔

۲۔امالہ مع استفراغ

امالہ مع استفراغ سے مراد یہ ہے کہ اس میں مواد کے رخ کو دوسری جانب پھیرنے کے ساتھ ساتھ اس کا استفراغ بھی کیا جاتا ہے مثلاً دم نکسیر کو روکنے کیلئے ادرارِ حیض یا اسہال کرانا۔

۳۔امالہ قریب

امالہ قریب سے مراد ہے کہ امتلاء کی صورت میں مادہ کو کسی قریب کے عضوِ مخالف کی طرف پھیر دیا جاتا ہے لیکن یہ اس وقت کیا جاتا ہے جبکہ عضو میں مادہ کا انصباب ہو چکا ہو جس کو خلاف قریب کہتے ہیں مثلاً ایک مرد ہے جس کے منہ کے بالائی حصہ سے خون بکثرت جاری ہے اور دوسری عورت ہے جس کی بواسیر سے بکثرت خون بہہ رہا ہے۔ مندرجہ بالا صورت میں اگر مادہ کو قریب کے عضو کی طرف نکالنا مقصود ہو تو پہلی صورت میں نکسیر پیدا کر کے ناک کی طرف مادہ کے رخ کو پھیر دیں اور دوسری صورت میں اِدرارِ حیض کے ذریعہ مادہ کے رخ کو رحم

کی جانب پھیر دیں۔ امالہ قریب کی دوسری مثال یہ بھی ہے کہ درد سر کی صورت میں تسکین کے لئے پیشانی پر ادویہ لذاعہ کا لگانا اور ورم جگر کی صورت میں ضماد خردل (رائی) کو مقام جگر پر لگانا۔

۴۔ امالہ بعید

اگر امتلاء کی صورت میں مادہ کے رخ کو کسی دور کے عضو مخالف کی جانب پھیرا جاتا ہے تو اس عضو کو خلاف بعید یا امالہ بعید کہا جاتا ہے۔ مثلاً اگر مرد و عورت کی دونوں مثالوں میں خلاف بعید کی طرف مادہ کے رخ کو پھیرنا ہو تو پہلی مثال یعنی اگر کسی کے منھ کے بالائی حصہ سے جریان الدم ہو رہا ہے تو زیریں حصہ بدن کے عروق و مقامات سے خون جاری کریں گے اور دوسری مثال اس کے برخلاف یعنی بواسیر دموی کی صورت میں بالائی حصہ بدن کے عروق و مقامات سے خون جاری کریں گے۔ امالہ بعید کی دوسری مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سرسام (Menigitis) کی حالت میں تحلیل ورم اور تخفیف اِمتلاء کے لئے قوی مسہلات اور حقنوں سے مادہ کو آنتوں کی طرف جذب کرنا یا باسلیق و قیفال کی فصد کھولنا امالہ بعید کہلاتا ہے۔

۲۔ سکتہ کی صورت میں حقنوں کا استعمال کر کے امتلاء مواد کو دستوں کی راہ خارج کرنا امالہ بعید کہلاتا ہے۔

شرائط اِمالہ Principles of Diversion

۱۔ اگر مادہ کو خلاف بعید عضو کی طرف جذب کرنا ہو تو بہتر یہ ہوگا کہ وہ عضو دونوں قطروں (طول وعرض) کے لحاظ سے دور نہ ہوں بلکہ ایسے عضو کی طرف پھیرنا چاہئے جو محض ایک قطر کے لحاظ سے دور ہو یعنی طول وعرض کے لحاظ سے جو زیادہ بعید یا دور ہو مثلاً اگر مادہ بالائی حصۂ بدن کے دائیں جانب ہو تو اس کو زیریں بدن کی طرف اسہال وحقنہ کے ذریعہ پھیر دیا جاتا ہے نہ کہ سر کے بائیں طرف۔

۲۔ کسی مادہ کو دور جذب یا امالہ کرنے سے پہلے اگر اس متاثرہ عضو میں درد ہو تو پہلے اس کو تسکین دینا چاہیے۔

۳۔ جس جانب مادہ کا انجذاب مقصود ہو اگر اس جانب مادہ جذب نہ ہو رہا ہو تو زیادہ سختی نہ برتنی چاہیئے ورنہ مادہ جوش وہیجان پا کر زیادہ رقیق بن جاتا ہے اور پھر جذب نہ ہو کر درد میں زیادتی کا سبب بن جاتا ہے۔

۴۔ جذب و امالہ سے پہلے مواد کی توجہ اپنے طبعی مخرج کی طرف نہیں ہونی چاہیئے اور اگر مادہ کی توجہ پہلے سے مخرج طبعی کی طرف ہو تو دوسری جانب امالہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

۵۔ طبعی مخرج کی طرف اگر مادہ کو جانے میں کسی خطرہ کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں اسے دوسری طرف پھیرنے میں حرج نہیں۔

۶۔ فصد وغیرہ کے ذریعہ کسی ایسے عضو کی طرف مادہ نہیں پھیرنا چاہیئے جس میں کسی خطرہ کا اندیشہ ہو۔

۷۔ کسی عضو شریف وضعیف کی طرف مادہ کا امالہ نہیں کرنا چاہیئے جس میں قوت برداشت کم ہو اگر اما لہ کی وجہ سے مادہ کا انصباب کسی ایسے عضو پر ہو رہا ہو جس کی وجہ سے کسی نقصان کے لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو امالہ نہیں کرنا چاہیئے۔

۸۔ جس عضو سے مادہ کو دوسری طرف پھیرنا مقصود ہو تو امالہ میں کوئی ایسی صورت اختیار نہ کرنی چاہیئے کہ بدن کے فاسد مواد کا گزر اسی عضو کی طرف ہو اور اسی راستہ سے مادہ کو چلنا پڑے۔

۹۔ عضو مجذوب منھ میں غیر معمولی امتلاء کی زیادتی نہ ہو کہ امالہ کے بعد دوسرے مواد اس مقام پر آ کر مزید خطرہ پیدا کریں۔

۱۰۔ امالہ کے وقت رخ کی مخالفت کا خیال رکھا جائے یعنی مادۂ مرض کا جدھر رخ ہو اس کے خلاف جانب اسے پھیر دیا جائے چنانچہ دائیں جانب کا مادہ بائیں جانب اور بالائی جانب کا مادہ

زیریں جانب اور گہرے اعضاء کا مادہ سطحی اعضاء کی طرف پھیرا جائے۔

ذرائع اِمالہ (امالہ کے طریقے) Soarce of Diversion

مادہ کو کسی ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف پھیرنے یا امالہ کرنے کی صورتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اسہال۔	مادہ آنتوں کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے
۲۔ اِدرار۔	سے مادہ گردہ و مثانہ کی طرف چلا جاتا ہے۔
۳۔ معرق۔	مادہ جلد کی جانب چلا جاتا ہے۔
۴۔ دلک۔	بھی مادہ جلد کی طرف چلا جاتا ہے۔
۵۔ ادرار حیض۔	مادہ رحم کی طرف چلا جاتا ہے۔
۶۔ ریاضت۔	ریاضت والے عضو کی طرف مادہ چلا جاتا ہے
۷۔ ایلام۔	درد پہنچانے سے درد کے مقام کی طرف مادہ چلا جاتا ہے۔
۸۔ ورم اور تقرح۔	مقام ورم و قرح کی طرف مادہ چلا جاتا ہے۔
۹۔ حجامت بلاشرط۔	مادہ مقامِ حجامت کی طرف چلا جاتا ہے۔

☆☆☆

حقنہ
Enema/Colon irrigation

تعریف

مبرز یا مقعد کے راستے کسی سیال دوا کو آلۂ محقنہ (Enema syringe) کے ذریعہ داخل کرنا حقنہ یا Enema کہلاتا ہے۔ چونکہ قدیم اطباء نے حقنہ کے عمل کو ایک پرندے سے اخذ کیا تھا اسی مناسبت سے اس عمل کو عملِ طائر بھی کہتے ہیں۔

احتقان

جب دوائیں مبرز (Rectum) کی راہ امعاء مستقیم اور امعاء میں پچکاری کے ذریعہ داخل کی جاتی ہیں تو اس عمل کو احتقان یا احتقان معوی کہا جاتا ہے۔

محقنہ

جس آلہ (Enema Syringe) کی مدد سے دوائیں امعاء مستقیم اور امعاء میں داخل کی جاتی ہیں اس کو محقنہ کہا جاتا ہے۔

تاریخی پسِ منظر

حقنہ کے عمل کی ابتداء بقراط کے زمانے میں ہوئی پندرہ سو سال قبل مسیح (1500 BC) قدیم مصری تہذیب میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

ساحل سمندر پر بقراط نے دیکھا کہ ایک پرندہ مچھلی کو نوچ نوچ کر اس قدر کھالیتا ہے کہ وہ شکم سیر ہوجاتا ہے اور اُڑنے سے قاصر ہوجاتا ہے، تھوڑی دیر کے بعد دیکھتا ہے کہ وہ پرندہ سمندر کا شور اور کھارا پانی چونچ میں لے کر اپنی مقعد (Rectum) میں داخل کرتا ہے۔ چنانچہ اس عمل سے پرندے کے شکم کے فضلات بڑی مقدار میں خارج ہوجاتے ہیں اور وہ ہلکا پھلکا ہوکر اڑ جاتا ہے۔ اِس چشم دید واقعہ سے بقراط کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ سمندر

کے شور پانی میں امعاء سے فضلات خارج کرنے کی خاصیت ہے چنانچہ اس قیاس کی بنا پر وہ اپنے مریضوں کو سمندر کے پانی سے حقنہ کرنے کی ہدایت کرنے لگا اور بہت جلد اس کی افادیت لوگوں کے سامنے آنے لگی اور لوگ اس سے مستفید ہونے لگے۔ ابتدائی دور میں حقنہ صرف براز خارج کرنے کے لئے کرایا جاتا تھا لیکن بعد میں بہت سے دیگر اغراض و مقاصد کے لئے اس کا استعمال ہونے لگا۔

اقسام حقنہ مع اغراض ومقاصد Aims & Objectives

اغراض ومقاصد اور فوائد کے اعتبار سے حقنہ کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

ا۔ حقنہ مسہلہ Purgative Enema

آنتوں سے فضلات کو خارج کرنے کی غرض سے صابن کا محلول استعمال کیا جاتا ہے جس میں روغن زیتون، روغن بیدانجیر، مغز املتاس اور لعابات شامل کئے جاتے ہیں۔ حقنہ مسہلہ کی تین قسمیں ہیں۔

☆ حقنہ حادہ Strong Purgative Enema

جب ہلکے قسم کے حقنہ سے کام نہیں چلتا تو تیز قسم کی دواؤں سے امعاء کی صفائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ مثلاً آبِ گرم، صابون کا پانی آب برگ سنائے مکی اور عصارہ ریوند وغیرہ۔

☆ حقنہ لینہ Laxative Enema

اس قسم کے حقنہ میں تیز دوائیں استعمال نہیں کی جاتی ہیں بلکہ ہلکی دواؤں سے کام لے کر صرف تلیین کی جاتی ہے۔ اس مقصد کیلئے روغنِ بیدانجیر، روغنِ زیتون وغیرہ کا حقنہ کافی ہوتا ہے۔

☆ حقنہ متوسطہ Ordinary Enema

اس طرح کے حقنہ میں درمیانی درجہ کی دواؤں کا استعمال کیا جاتا ہے اس صورت میں

صرف تلئین نہیں بلکہ معمولی صفائی بھی مقصود ہوتی ہے۔

۲۔حقنہ مبدل مزاج Moderative Enema

امعاء وشکم کے سوء مزاج حار کی صورت میں حار و بارد دواؤں کے محلول سے حقنہ کرایا جاتا ہے تاکہ مزاج تبدیل ہو کر معتدل ہو جائے۔

۳۔حقنہ محللہ Resolvent Enema

تحلیل ورم کے لئے جو حقنہ استعمال کیا جاتا ہے اسے حقنہ محللہ کہا جاتا ہے اس میں حقنہ کی غرض سے محلل ورم ادویہ استعمال کی جاتی ہیں مثلاً لعاب حلبہ، ایلوا، پودینہ اور آبِ مکوسبز وغیرہ۔

۴۔حقنہ قابضہ وحابسہ Astringent Enema

حقنہ قابضہ و حابسہ زیادہ تر مزمن امراضِ امعاء مثلاً ذرب و خلفہ اور زحیر مزمن میں استعمال کیا جاتا ہے جس سے خون اور آؤں کا خارج ہونا بند ہو جاتا ہے۔اس مقصد کے لئے حب الآس، بیلگری، مروڑپھلی اور افیون کے محلول نافع ہوتے ہیں۔

۵۔حقنہ مخدرہ Norcotic Enema

تسکین درد کے لئے جو حقنہ استعمال کیا جاتا ہے اسے حقنہ مخدرہ کہا جاتا ہے اس میں زیادہ تر پوست خشخاش، کاہو اور افیون کے محلول استعمال کئے جاتے ہیں۔مذکورہ محلول کو قولون، امعاء مستقیم، اعور (Appendix) کلیہ، مثانہ اور رحم کے دردوں میں بغرض تسکین اِستعمال کئے جاتے ہیں۔

۶۔حقنہ مسکنہ Sedative Enema

اندرونی احشاء یا امعائے مستقیم میں درد وسوزش کو دور کرنے کیلئے ادویہ مسکن الم کو بطور حقنہ استعمال کیا جاتا ہے۔مثلاً افیون اور یبروج وغیرہ۔حقنہ مسکنہ کے ذریعہ قولون، امعاء مستقیم، کلیۂ مثانہ اور رحم وغیرہ کے دردوں کو دور کیا جاسکتا ہے۔

۷۔ حقنۂ دافع تشنج Anticonvulsive Enema

تسکین درد یا آنتوں کے تشنج کو دور کرنے کے لئے ایسی دواؤں کا محلول استعمال کیا جاتا ہے جو دافع تشنج ہوں مثلاً حلتیت، روغن بہروزہ اور روغن تارپین وغیرہ۔ اس قسم کا حقنہ بطور خاص قولنج ریحی، درد قولنج اور تشنجی دردوں کو دور کرنے کیلئے مفید ہے۔

۸۔ حقنۂ دیدانیہ Anthelmentic Enema

مختلف قسم کے دیدان کو خارج کرنے کی غرض سے قاتل دیدان امعاء دواؤں کا جوشاندہ بنا کر حقنہ کیا جاتا ہے تو اسے حقنۂ دیدانیہ کہا جاتا ہے اس سے دیدان امعاء کو براہِ راست ختم کیا جا سکتا ہے۔ اس میں یہ دوائیں بطور خاص استعمال ہوتی ہیں مثلاً آب باؤبڑنگ، آبِ درمنہ ترکی، آب برگ شفتالو وغیرہ۔

۹۔ حقنۂ مغذّیہ Nutrient Enema

حقنۂ مغذیہ کا استعمال اس وقت کیا جاتا ہے جب مریض کسی وجہ سے براہِ دہن غذاء نہیں لے پاتا۔ اس قسم کے حقنہ میں ایسی دواؤں کا استعمال ہوتا ہے جو تغذیہ پہنچائیں یعنی اس کی غرض تغذیہ بدن ہوا کرتی ہے کیوں کہ تغذیہ بدن کیلئے بھی حقنہ مفید ہے۔ مریض کی لاغری اور ضعف کے وقت جب کہ اس کے جسم میں اتنی قوت نہیں ہوتی کہ وہ جلد استحالۂ غذا اور ہضم کا عمل انجام دے سکے ایسی صورت میں غذاء کا حقنہ کے ذریعہ استعمال کرنا نہایت مفید ہوتا ہے۔ اس میں چوزوں کی یخنی، آب انگور، آب انار، ماء الشعیر اور نشاستہ کا لعاب وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔

حقنۂ غذائیہ کا استعمال امعاء کو فضلات سے صاف کرنے کے بعد کیا جاتا ہے یعنی پہلے گرم پانی وغیرہ کے ساتھ حقنہ کر کے آنتوں کے 'فضلات برازیہ' خارج کردئے جاتے ہیں اس کے بعد غذائی مواد تھوڑی مقدار میں پہنچائی جاتی ہے تا کہ آنتوں پر زیادہ بوجھ نہ پڑے اور دستوں کی صورت میں جلدی خارج نہ ہو۔

۱۰۔ حقنۂ مندملہ Healing Enema

قرح قولون، قرح امعاء اور قرح امعاء مستقیم کے زخموں کے اندمال کی غرض سے مندمل قروح ادویہ کا جوشاندہ بنا کر حقنہ کیا جاتا ہے۔ اسی لئے اس کو حقنہ مندملہ کہا جاتا ہے۔

۱۱۔ حقنہ مملسہ Emollient Enema

امعاء کی اندرونی سطح یا غشائے مخاطی کی خراش و سحج امعاء میں ایسی لعابی دوائیں بطور حقنہ استعمال کی جاتی ہیں جو ان کی سطحوں پر استر کر کے انہیں چکنا بناتی ہیں۔ مثلاً لعاب ریشہ خطمی، لعاب اسپغول مسلم اور لعاب بہدانہ وغیرہ۔

۱۲۔ حقنہ کاسرہ Carminative Enema

امعاء مستقیم اور امعاء کبیرہ میں ریاح کے اجتماع کو ختم کرنے اور ریاحِ غلیظ کو رقیق بنا کر خارج کرنے کیلئے ادویہ کاسرِ ریاح کو بطور حقنہ استعمال کیا جاتا ہے مثلاً انیسون، بادیان، زیرہ سیاہ اور اجوائن دیسی وغیرہ۔

۱۳۔ حقنہ دافع عفونت Antiseptic Enema

عفونت اور تعدیہ کو دور کرنے کی غرض سے دافع عفونت دواؤں کو بطورِ حقنہ استعمال کیا جاتا ہے ۔مثلاً آب نیم، شہد اور کافور وغیرہ۔

وضع مریض Position of the patient

حقنہ لینے والے مریض یعنی محتقن کی سب سے بہترین وضع یہ ہے کہ وہ حقنہ لیتے وقت بائیں کروٹ (Left lateral position) لیٹ جائے نیز اپنی بائیں ٹانگ کو دراز کر دے اور دائیں ٹانگ کو سمیٹ کر شکم کی طرف لے آئے اس طرح حقنہ آسانی سے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ دوران عمل حقنہ اور بعد از حقنہ مریض کی سرین کو تکیہ کے ذریعہ تھوڑا اُنچائی پر رکھنا بہتر ہوتا ہے۔

وقت حقنہ Time of Enem

حقنہ کے استعمال کا بہترین وقت وہ ہے جب کہ ہوا میں ٹھنڈک ہو یعنی صبح اور شام کے دونوں ٹھنڈے اوقات تاکہ سردی کے اثرات کی وجہ سے کرب و اضطراب نیز غشی کی تکلیفیں کم ہوں نیز تنقیہ امعاء بھی اچھی طرح سے ہو۔

محقنہ کی صورت (آلہ حقنہ)

۱۔ ابتدائی دور میں محقنہ چمڑے کی تھیلی یا جانوروں کے مثانہ سے بنا ہوا ہوتا تھا جس کے ایک سرے پر نلکی لگی ہوتی تھی جو امعاء مستقیم میں داخل کی جاتی تھی۔

۲۔ دوسری شکل کا محقنہ تام چینی سے بنا ہوا برتن ہوتا ہے جس کے نچلے سرے پر ٹوٹی لگی ہوتی ہے جس کا تعلق ڈیڑھ گز لمبی ربر کی نلی سے ہوتا ہے۔

۳۔ قیف نما برتن ہوتا ہے جس کے نیچے کی طرف ربڑ کی نلکی لگی ہوتی ہے۔

۴۔ پچکاری نما محقنہ جو شروع سے آخیر تک ربڑ کا بنا ہوا ہوتا ہے جس کے درمیان میں گیند کی شکل کی پچکاری لگی ہوتی ہے اس کا ایک سرا سیال والے پیالے میں اور دوسرا مقعد کے ذریعہ امعاءِ مستقیم میں داخل کرتے ہیں۔

۵۔ موجودہ دور میں مارکیٹ میں گلسرین سے بنا ہوا مختلف قسم کا محقنہ دستیاب ہے جس کو Glycerine enema کہتے ہیں۔

امراض کے لحاظ سے استعمال ہونے والے حقنے

۱۔حقنہ خشخاش۔ قرحہ امعاء ذوسنطاریا اور شدید قسم کی حرقت (Acidity) میں نافع ہے۔

طریقہ۔ خشخاش کو اتنا پکاتے ہیں کہ وہ گھل جائے پھر اس میں زیت ملا کر حقنہ کرائیں۔

۲۔حقنہ شبت۔ استرخاءِ معدہ، ضعف اشتہا، تغذیہ، بدبودار ڈکار اور ورم معدہ میں مفید ہوتا ہے نیز کاسر ریاح کا کام کرتا ہے۔

طریقہ۔ شبت کو جوش دے کر صاف کرلیں پھر اس میں جوشاندہ کمون ملاتے ہیں اور اسکے بعد شہد وزیت تھوڑا ملا کر اس سے حقنہ کراتے ہیں۔

۳۔ حقنہ شحم حنظل۔ صرع، صداع، سرسام، لیثرغس، مالیخولیا اور شقیقہ مزمنہ میں مفید ہے۔

طریقہ۔ حنظل کو خوب جوش دے کر شہد و زیت ملا کر حقنہ کراتے ہیں۔

۴۔ حقنہ روغن گل۔ حمیٰ غب، حمیٰ محرقہ اور حمیٰ دِق کے مریضوں کے لئے نافع ہے۔

طریقہ۔ روغن گل کو پانی میں خوب ملا کر حقنہ کراتے ہیں۔

۵۔ حقنہ فودنج نہری۔ ذات الجنب اور ورم مفاصل میں نافع ہے۔

طریقہ۔ فودنج نہری کے جوشاندہ میں شہد اور روغن گل ملا کر استعمال کرائیں۔

۶۔ حقنہ درمنہ ترکی۔ یہ حقنہ دیدان امعاء کے لئے نافع ہے۔

طریقہ۔ درمنہ ترکیکے جوشاندہ میں شہد اور زیت ملا کر حقنہ کرانا بہت نافع ہے۔

۷۔ حقنہ شراب و روغن۔ افیون خوری کے مریضوں کے لئے نافع ہے۔

طریقہ۔ شراب اور روغن کو باہم ملا کر حقنہ کریں حقنہ زیادہ سے زیادہ ۹۰۰ رگرام اور کم سے کم ۳۰۰ رگرام ہونا چاہئے۔

۸۔ حقنۂ چقندر۔ درد خاصرہ میں مفید ہے۔

طریقہ۔ چقندر کے جوشاندہ میں روغنِ گل شامل کر کے حقنہ کریں۔

۹۔ حقنہ قنطوریون۔ صفراء و بلغم کا اخراج کرتا ہے نیز احتباس بطن، سدد کبد، دردِ معدہ، ورم طحال، وجع المفاصل، وجع الورِک اور اورام بلغمیہ میں نافع ہے۔

طریقہ۔ قنطوریون کے جوشاندہ میں شہد اور زیت شامل کر کے استعمال کرائیں۔

۱۰۔ حقنہ خطمی۔ بطن کے یبوست (یبوستِ معدہ) میں نافع ہے۔

طریقہ۔ خطمی کے جوشاندہ میں شہد اور زیت ملا کر استعمال کرائیں۔

علاماتِ حقنہ موثرہ

۱۔ جسم میں ہلکا پن محسوس ہونے لگتا ہے۔

۲۔ نظامِ ہضم کا عمل تیز ہو جاتا ہے۔

۳۔ مرضی علامات آہستہ آہستہ کم ہونے لگتی ہیں ۔

علاماتِ حقنہ غیر موثرہ

۱۔ عسرِ تنفس کی موجودگی۔

۲۔ متلی و اُبکائی کا آنا۔

۳۔ ضعفِ بدن۔

۴۔ ہچکی آنا۔

۵۔ چکر آنا۔

ممنوعاتِ حقنہ Contraindications

۱۔ قئے کے بعد۔

۲۔ پیاس کی حالت میں۔

۳۔ بھوک کی حالت میں۔

۴۔ سُدہ امعاء کی صورت میں۔

۵۔ سوءِ ہضم و بدہضمی کی صورت میں۔

۶۔ دست و اسہال کی صورت میں۔

☆☆☆

ضماد، طلاء ومرہم

Paste,Liniment,Ointment

ضماد Paste (لیپ کرنے والی دواء)

جو چیزیں بیرونِ بدن لگائی جاتی ہیں اور گاڑھی وغلیظ یعنی نیم منجمد ہوں تو اسے ضماد (لیپ) کہا جاتا ہے۔ اس میں عام طور پر محلل دواؤں کو پانی یا کسی مناسب عرق یا سرکہ میں شامل کر کے نیم منجمد شکل میں تیار کیا جاتا ہے مثلاً السی اور رائی کا ضماد۔ ضماد زمانہ قدیم سے استعمال ہوتا آرہا ہے یہ غالباً مصریوں کی ایجاد ہے کیوں کہ یونان میں اس کا استعمال بہت عام تھا۔

طلاء(liniment)

جو چیزیں بیرون بدن لگائی جاتی ہیں یا لگانے کی دواء جو رقیق وسیال ہو چاہے وہ روغنی قسم سے ہو یا محلولات وما ئیات وغیرہ تو اسے طلاء کہا جاتا ہے۔

مالش کرنے کو بھی طلا کہا جاتا ہے جس میں روغنی اجزاء ہوتے ہیں البتہ کبھی کسی تیل میں دواؤں کو پکا کر یا روغن کشید کر کے طلاء تیار کیا جاتا ہے جو عام طور پر مالش کے کام آتی ہے لیکن مخصوص طلاء عضو تناسل پر لگایا جاتا ہے۔ بیشتر امراض میں طلاؤں کا استعمال کپڑوں کے ساتھ کیا جاتا ہے مثلاً سرسام کی صورت میں سرکہ اور روغن گل سے کپڑے کی دھجی تر کر کے یافوخ (کھوپڑی) پر رکھتے ہیں۔

مرہم (Ointment)

اس نیم منجمد مرکب کو کہتے ہیں جو ایک یا چند ادویہ کو موم، چربی، یا کسی روغن میں ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔ مرہم کو عموماً بیرونی طور پر پھوڑے، پھنسیوں، زخموں اور دیگر جلدی امراض اور اورام وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بھی قدیم ایجاد ہے جو بقراط سے بھی پہلے کی ایجاد بتائی جاتی ہے۔

ضماد، طلاء اور مرہم کی اہمیت

ضماد وطلاء کا عمل تقلیلِ حرارت کے مختلف ذرائع میں سے ہے۔ شیخ اور دیگر اطباءِ سلف نے ٹھنڈے طلاؤں اور ضمادوں کا بھی ذکر کیا ہے جو شکم اور سینہ پر رکھے جاتے ہیں مثلاً آب کاہو، آب خرفہ، گلاب، صندل، کافور، سرکہ اور لعاب اسپغول وغیرہ سے بنا ہوا بارد طلاء وضماد۔ مرہم کو عموماً بیرونی طور پر مندمل قروح کی غرض سے پھوڑے، پھنسیوں، زخموں اور دیگر جلدی امراض اور اورام وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔

مشہور اور مجرب ضمادات اور ان کے مواقعِ استعمال

	ضمادات	مواقع استعمال
۱۔	ضماد جالینوس	اورام جگر، معدہ، امعاء اور رحم
۲۔	ضماد اشق	ورم طحال
۳۔	ضماد راحت	مسکن الم اور محلل ورم
۴۔	ضماد سنبل الطب	ورم رحم، ورم جگر، ورم امعاء
۵۔	ضماد شیر شتر	ورم رحم اور اس سے متعلق اعضاء
۶۔	ضماد کبریت	ورم طحال
۷۔	ضمادِ برص	برص، بہق، داد اور دوسری جلدی بیماری
۸۔	ضماد السی	بطور محلل
۹۔	ضماد رائی (خردل)	محمر کے طور پر
۱۰۔	ضماد علوی خاں	حمرہ دماغ
۱۱۔	ضماد منوم	منوم کے طور پر
۱۲۔	ضماد افسنتین	مخرج دیدان صغار

مشہور و مجرب طلاء اور ان کے مواقعِ استعمال

طِلاء	مواقع استعمال
۱۔ طلاء الماس	کجی اور لاغری قضیب
۲۔ طلاء عجیب	برائے تقویت قضیب
۳۔ طلاء سرخ	نقص نعوظ (سختی لانے کے لئے)
۴۔ طلاء عروسک	برائے تقویت قضیب
۵۔ طلاء ملذذ	لذت اور امساک پیدا کرنے کیلئے
۶۔ طِلاء مبہی و ممسک	باہ اور امساک کو بڑھاتا ہے
۷۔ طلاء ہندی	حابس اسہال
۸۔ طلاء ممسک عجیب	قوت امساک کو بڑھاتا ہے
۹۔ طلاء چھیپ	برائے چھیپ
۱۰۔ طلاء کلف	برائے کلف

مشہور مرہم اور ان کے مواقعِ استعمال

مرہم	مواقع استعمال
۱۔ مرہم داخلیون	تحلیل و انضاج و تلیین اورام صلبہ ورم رحم، سلعات رحم و متعلقات
۲۔ مرہم رال	قروح، حرق نار، جراحت کہنہ، زخم آتشک
۳۔ مرہم رسل	قروح
۴۔ مرحم سائیدہ چوب نیم	بواسیر میں نافع ہے۔
۵۔ مرہم قوبا	قوباء داد

٦۔ مرہم اُشق	تحلیل صلابت وخنازیر ورسولیاں
٧۔ مرہم آتشک syphilis	قروح آتشکی
٨۔ مرہم جدوار	محلل اورام اور مندمل قروح کے طور پر

☆☆☆

تکمید/ٹکور

Fomentation

تعریف

خشک دواؤں کی پوٹلی توے پر گرم کر کے مقام ماؤف کو سینکنا یا کسی نیم گرم روغن میں پوٹلی ڈال کر مقام ماؤف کو سینکنا تکمید یا ٹکور کہلاتا ہے۔ تکمید دراصل عربی لفظ ہے جس کے معنی سینکنے یا ٹکور کرنے کے ہیں۔ تکمید یا ٹکور کی غرض کے لئے بسا اوقات دواؤں کے علاوہ آب سادہ کا استعمال بھی کیا جاتا ہے اگر تکمید کا مقصد حرارت پہنچانا ہے تو اسے تکمید حار اور اگر مقصد برودت پہنچانا ہے تو اس کو تکمید بارد یا ٹکورِ بارد کہا جاتا ہے۔ دونوں صورتوں میں یا تو خشک حرارت یا برودت پہنچائی جاتی ہے یا پھر رطب حرارت یا برودت پہنچائی جاتی ہے۔

کیفیات کے لحاظ سے تکمید کی اقسام

مختلف کیفیات و مواقع کے لحاظ سے تکمید یا ٹکور کی قسمیں مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ تکمید حار یابس Hot and Dry Fomentation

☆۔ عمدہ اور نافع تکمید وہ ہے جو باجرہ جیسی کسی خشک چیز مثلاً گرم ریت، نمکِ طعام، بھوسی یا گل بابونہ وغیرہ کو کسی پوٹلی میں باندھ کر کی جائے۔

☆۔ تکمید حار یابس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اینٹ یا اس جیسی کسی شئے کو برداشت کی حد تک گرم کر کے کپڑے میں لپیٹ کر مقام ماؤف کی سینکائی کی جاتی ہے جس کو تکمید یابس یعنی خشک ٹکور کہا جاتا ہے۔

☆۔ تیسرا عصری طریقہ یہ ہے کہ تکمید (Fomentation) کی غرض کے لئے Diathermy Maschine کے ذریعہ تکمید کی جاتی ہے جو Short & Long دو طرح کی Wave ہوتی ہے۔ آج کل اس کا استعمال Physiotherapist زیادہ

کرتے ہیں۔

☆۔ گرم پانی کو شیشے کی بوتل یا ربر کی تھیلی میں بھر کر تکمید کرتے ہیں۔

۲۔تکمید حار رطب Hot & wet fomentation

☆۔ تکمید کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ مختلف افعال وخواص والے روغنیات کو گرم کر کے مقامِ ماؤف پر تکمید کی جاتی ہے جس کو تکمید حار رطب کہا جاتا ہے۔

☆۔ تکمید حار رطب کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ مٹر کا آٹا یا بھوسی کو سرکہ میں پکا کر اس سے تکمید کی جائے۔

☆۔ تیسرا طریقہ یہ ہے کہ اسفنج کو گرم پانی یا مختلف طبی افعال وخواص والی دواؤں کے گرم محلول میں بھگو کر نچوڑ لیتے ہیں اور اس سے تکمید کرتے ہیں۔

۳۔تکمید بارد یابس Cold and dry fomentation

اس مقصد کے لئے مقامِ ماؤف کو سرد اور ٹھوس چیز مثلاً لوہا، پکی ہوئی اینٹ وغیرہ سے سینکائی کی جاتی ہے اس کے علاوہ سرد اور ہوادار کمرے میں مریض کو رکھ کر تکمید بارد یابس کا مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔

۴۔تکمید بارد رطب Cold & wet fomentation

تکمید بارد رطب میں عموماً برف یا سرد پانی کا استعمال کیا جاتا ہے جو کہ حمی حادہ (Hyper pyrexia) کے لئے نافع ہے۔اس میں مریض کے سر و پیشانی کی برف یا سرد پانی سے سینکائی کی جاتی ہے یا پھر سرد پانی میں بھیگے ہوئے کپڑے کی پٹی مریض کی پیشانی پر رکھی جاتی ہے جس کو Cold sponging کہتے ہیں۔

مندرجہ بالا طریقوں کے علاوہ ذیل کے طریقے بھی تکمید کی غرض سے اپنائے جاتے ہیں۔

ا۔چادر لپیٹنا

اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب بدنی حرارت شدید ہوتی ہے مثلاً 102F یا اس سے زیادہ تو برف

سے سرد کئے ہوئے پانی میں چادر تر کر کے اس سے مریض کے جسم کو دس سے پندرہ منٹ کے لئے لپیٹ دیا جاتا ہے۔

۲۔ کپڑا یا اسفنج کا جسم پر پھیرنا

اس کا طریقہ یہ ہے کہ جسم کو برہنہ کر کے ٹھنڈے پانی میں کپڑا یا اسفنج تر کر کے جسم پر سات آٹھ یا دس پندرہ منٹ تک پھیرا جائے اس سے عموماً بدنی حرارت 2F - F 1½ تک کم ہوجاتی ہے۔

۳۔ برف کا بیرونی استعمال

برف کو کوٹ کر اور تھیلیوں میں بھر کر سینہ و شکم پر رکھا جاتا ہے۔ اسی طرح اور مختلف طریقوں سے برف اور ٹھنڈے پانی کا استعمال کیا جاتا ہے۔

اغراض و مقاصد Aims & Objectives

۱۔ حمیٰ حادہ کو کم کرتا ہے۔

۲۔ تحلیل ورم کے لئے۔

۳۔ مسکن الم کے طور پر۔

۴۔ ریاحی دردوں میں نافع ہے۔

۵۔ وجع المعدہ میں نافع ہے۔

۶۔ استرخاء پیدا کرنے کیلئے۔ Relax

۷۔ دوران خون کو تیز کرنے کے لئے۔

۸۔ امتلاء کو کم کرنے کے لئے۔

۹ ہاضمہ کو درست کرنے کیلئے۔

احتیاط Precaution

۱۔ اگر شدت بخار (High grade fever) کی حالت میں نزلہ و کھانسی بھی ساتھ میں ہو یا

سر میں بوجھ یا تناؤ ہو تو ایسی صورت میں سر پر ٹھنڈا پانی یا سرکہ ڈالنا مناسب نہیں ہے۔

۲۔ تکمید بارد کے وقت یعنی بیرونی طور پر ٹھنڈی چیزوں کے استعمال کے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ پسینہ آنے کا وقت اور مادہ کے تحلیل کا وقت نہ ہو۔اطباء نے ایسے وقت میں شدید تبرید سے پرہیز بتلایا ہے کیونکہ اس سے کبھی کبھی مرض کی مدت اور طویل ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

نطول (سکوب)

Doush (Irrigation)

تعریف

ایک ایسا عمل جس میں مختلف دواؤں کے جوشاندہ یا خالص گرم پانی کو تھوڑی اونچائی سے عضو ماؤف پر دھارا جاتا ہے یا گرایا جاتا ہے تو اس کو نطول کہا جاتا ہے۔ نطول کو سکوب اور تریڑنا بھی کہتے ہیں۔ نطول یا تریڑہ وہ سیال دواء (خواہ بصورت جوشاندہ ہو یا خیساندہ یا محلول) جو کسی عضو پر ٹھنڈے یا گرم ہونے کی حالت میں ڈالی جائے۔ اس عمل کو تنطیل بھی کہا جاتا ہے۔ سیال کی حرارت و برودت کے لحاظ سے اسے نطول حار اور نطول بارد کہا جاتا ہے۔

سکوب

سکب کے معنی پانی وغیرہ کا گرانا (دھارنا) ہے۔ دواؤں کا گرم جوشاندہ یا خیساندہ یا صرف ٹھنڈا و گرم پانی معمولی دوری یا کچھ بلندی سے تمام بدن یا کسی حصۂ بدن پر گرایا جائے تو اس عمل کو سکوب (دھارنا) کہا جاتا ہے۔ مثلاً سرسام، دوار اور جنون وغیرہ کی صورتوں میں ٹھنڈا پانی مریض کے سر پر دھارا جاتا ہے جسے سکوب بارد اور اگر پانی گرم ہے تو اسے سکوب حار کہا جاتا ہے۔

نوٹ ۔ نطول بھی طلاء اور ضماد کے قریب قریب ہے۔

سکوب و نطول میں فرق

سکوب و نطول تقریباً یکساں چیزیں ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ سکوب میں پانی یا ادویہ کے محلول کو تھوڑا تھوڑا اور قریب سے گرایا جاتا ہے جبکہ نطول میں مسلسل کچھ بلندی اور دھار کے

ساتھ گرایا جاتا ہے۔

نطول کے اغراض مقاصد و فوائد Aims &Objectives

۱۔ سر اور جسم کے دوسرے حصے سے مواد کو تحلیل کرنے کے لئے۔

۲۔ عضو کے مزاج کو بدلنے کے لئے مثلاً عضو اگر بارد المزاج ہو گیا ہے تو اس کو حار بنانا۔

۳۔ اگر کسی عضو میں ضعف لاحق ہو گیا ہے تو اس میں تقویت پہنچانے کے لئے۔

۴۔ بعض اوقات عروق کے انقباض کی غرض سے نطول استعمال کیا جاتا ہے۔

۵۔ تسکین درد کے لئے۔

۶۔ بغرض ارخاء (ڈھیلا) استعمال کرتے ہیں۔

۷۔ امالہ مواد کے لئے۔

۸۔ امتلاء کو کم کرنے کیلئے بارد نطول کرتے ہیں۔

اُصول و شرائط Principles of Doush

۱۔ بغرض تقویت بارد نطول کا استعمال نافع ہوتا ہے۔

۲۔ تسکین درد اور رخو کی صورت میں نطول حار کا استعمال نافع ہے۔

۳۔ تحلیل مواد کے لئے جو نطول استعمال کئے جاتے ہیں وہ بھی گرم ہونے چاہئیں۔

۴۔ عضو اگر فضلات یعنی امتلاء سے خالی ہوں تو ایسی صورت میں پہلے نطول حار اور پھر بارد استعمال کئے جاتے ہیں جس سے عضو میں تقویت حاصل ہوتی ہے۔

۵۔ اگر عضو میں فضلات انصباب پا رہے ہوں یعنی عضو میں امتلاء ہو تو پہلے نطول بارد پھر نطولِ حار استعمال کئے جائیں۔

طریقہ نطول Methods of Doush

مختلف طبی افعال وخواص والی ادویہ کو پانی میں جوش دے کر اس حد تک ٹھنڈا کرلیا جائے کہ جس عضو پر دھار نا ہو وہ اس کو برداشت کر سکے پھر اس پانی کو کسی برتن میں محفوظ کر کے عضو مقصود پر دھار بنا کر گراتے ہیں۔

مواقع استعمال Indications

۱۔ بالوں کے امراض	Hair diseases
۲۔ فشارالدم قوی	Hypertension
۳۔ اختناق الرحم	Hysteria
۴۔ نسیان	Alzheimer
۵۔ صرع	Epilepsy
۶۔ فالج	Paralysis
۷۔ سہر (بے خوابی)	Insomnia
۸۔ شقیقہ	Migrain
۹۔ صداع	Headache
۱۰۔ دماغی تناؤ	Mental exertion

exaggerated & uncontrolled emotions

☆☆☆

شیاف۔حمول۔فتیلہ

Suppository / Pessary / Bougie

تعریف۔شیاف

شیاف شافہ کی جمع ہے جو خالص ادویہ یا کپڑے کی بتی (فتیلہ) بنا کر مختلف طبی اغراض و مقاصد کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔فتیلہ کو دوا میں لتھیڑ کر اندر داخل کرتے ہیں۔بعض دواؤں کو گولی کے بجائے بتی کی شکل میں یا مخروطی شکل میں بنا کر رکھ لیتے ہیں تا کہ دوسری گولیوں سے امتیاز رہے۔کیونکہ یہ امتیازی شکل بتا دیتی ہے کہ یہ دوا کھانے کی نہیں بلکہ بیرونی استعمال کی ہے۔امراضِ چشم کی صورت میں آنکھوں میں لگانے کی اکثر دوائیں اسی طرح بنا کر رکھی جاتی ہیں تا کہ باریک طرف سے پکڑ کر داخل کرنے میں آسانی ہو۔

امراض چشم میں مستعمل مشہور شیافات اوران کے مواقع استعمال مندرجہ ذیل ہیں۔

مشہور شیافات اوران کے مواقع استعمال

	شیافات	مواقع استعمال
۱۔	شیاف ابیض	رمد حار، امراض چشم
۲۔	شیاف احمر	محلل ورم، رمد حار، امراضِ چشم
۳۔	شیاف اصفر	آشوبِ چشم ودیگر امراضِ چشم
۴۔	شیاف اخضر	برائے جرب چشم، سبل
۵۔	شیافِ شب یمانی	برائے دافع تعفن چشم، آشوب چشم
۶۔	شیافِ سماق	رمد وجراحت چشم
۷۔	شیافِ نارنج	برائے جرب وحکہ رمد، حفظ صحت چشم
۸۔	شیافِ کافور	برائے رمد حار

۹۔	شیافِ اسود	سبل اور رمد
۱۰۔	شیافِ زنگار	سبل
۱۱۔	شیافِ حضض	مانع سیلان رطوبت و مسکن جراحت چشم
۱۲۔	شیافِ وسخ الاذن	سبل، شبکوری
۱۳۔	شیافِ کندر	برائے قروح چشم
۱۴۔	شیافِ غرب	برائے ناصورِ گوشہ چشم
۱۵۔	شیافِ یاسمین	سبل، امراض چشم
۱۶۔	شیافِ گل کنجد	ضعف بصر کیلیئے مفید ہے
۱۷۔	شیافِ جلا	ضعف بصر کیلیئے مفید ہے
۱۸۔	شیاف دہنہ مرنگ	نزول لماء، سبل

جب کسی زخم یا ناسور کے لئے شیاف بنائی جاتی ہے اور سالم یا پوری شیاف کو اس زخم کے اندر رکھنا مقصود ہوتا ہے تو اسے جو کی شکل میں باریک باریک بناتے ہیں۔ بعض اوقات صرف سادہ صابن کو مخروطی شکل میں یا جو کی شکل کی بتی بنا کر جس کی موٹائی کم از کم ایک انگلی کے برابر ہو مقعد کے اندر داخل کی جاتی ہے۔

حمول Pessary

شیاف ہی کی طرح کا ایسا جامد مرکب جس کو مہبل (Vagina) کے اندر رکھا جاتا ہے نیز یہ آہستہ آہستہ گھلتا ہے اور اپنا اثر مقامی یا نظامی طور پر کرتا ہے تو اس کو حمول کہتے ہیں۔ حمول کیلیئے کپڑے وغیرہ کی بتی کو دوا میں لتھیڑ کر مختلف طبی اغراض و مقاصد کے تحت اندام نہانی (Vagina) یا مبرز (Rectum) میں داخل کی جاتی ہے تو اس کو بھی حمول کہا جاتا ہے۔

فتیلہ Bougie

کپڑے یا روئی کی بتیاں غلیظ یا رقیق سیال دواء میں تر کر کے بدن کے طبعی و غیر طبعی منافذ مثلاً ناک، کان، فرج یا زخم کے ناسور و سوراخ میں داخل کی جائے۔ اس میں فرق اس قدر ہے کہ اس میں سیال ادویہ لگائی جاتی ہیں۔

شیاف وحمول میں فرق

شیاف Suppository

شیاف میں فتیلہ (Bougie) کو فرج و مقعد کے علاوہ جسم کے دوسرے مقامات کے قروح و زخم کے اندمال کی غرض سے بھی استعمال کرتے ہیں نیز امراض چشم کو دور کرنے کے لئے بتی کو آنکھوں میں ڈالی جاتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کپڑے یا روئی کی بتی کو غلیظ یا رقیق دوا میں تر کر کے طبعی یا غیر طبعی منافذ مثلاً ناک، کان، فرج یا زخم کے ناسور و سوراخ میں داخل کیا جاتا ہے اس میں فرق صرف اس قدر ہے کہ شیاف میں سیال ادویہ لگائی جاتی ہیں۔

حمول Pessary

حمول میں شیاف کی طرح بتی یا فتیلہ بنا کر طبی اغراض و مقاصد کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ حمول کو ہمیشہ امراض فرج (Vaginal Diseases) اور مقعد میں استعمال کرتے ہیں یعنی فتیلہ کو صرف فرج اور مقعد میں داخل کرتے ہیں۔

شیاف وحمول کے اغراض ومقاصد Aims & Objectives

مندرجہ ذیل اغراض و مقاصد کے لئے استعمال کی جاتی ہیں مثلاً۔

۱۔ تلیین امعاء کے لئے۔

۲۔ اسہال کے لئے۔

۳۔ تخدیر (سن) کرنے کے لئے۔

۴۔ نیندلانے کیلئے۔

۵۔ تسکین اَلم کے لئے۔

۶۔ حابس الدم کے لئے۔

۷۔ مانع عفونت کے طور پر۔

۸۔ قبض شدیدہ میں۔

۹۔ اعضاء مجاورہ مثلاً رحم اور مثانہ پر اثر ڈالنے کی غرض سے۔

۱۰۔ بعض اوقات حقنہ غذائیہ کی طرح شیافاتِ غذائیہ بھی استعمال کیا جاتا ہے (شاذونادر)

۱۱۔ دردقولنج بسبب سدہ امعاء

شرائطِ شیاف وحمول Principles

۱۔ اگر دردقولنج ہواور آنتوں میں سدہ موجود ہوتو جب تک شیاف سے سدہ کھول نہ لیا جائے مسہل نہیں دینا چاہیے۔

۲۔ اگر شیاف امعاء مستقیم کے اندر اپنا عمل پورا کیے بغیر خارج ہو جائے تو ایسی صورت میں دوسرا شیاف داخل کرنا چاہیے۔

۳۔ شیاف مخروطی شکل کی بنائی جائیں۔

۴۔ شیاف کا وزن ایک سے دوماشہ (تقریباً ۱ر سے ۲ر گرام) تک ہونا چاہیے۔

۵۔ شیاف کی غرض سے جو کپڑا استعمال کیا جائے اس کی لمبائی چار سے چھ انگشت (۴ر سے ۶ر انچ) ہو۔

۶۔ شیاف کا کچھ حصہ اندر داخل کرتے ہیں اور کچھ حصہ باہر رکھا جاتا ہے تاکہ باہری حصہ کو پکڑ کر نکالنے میں آسانی ہو۔

مواقع استعمال Indications

۱۔ امراض چشم

۲۔ امراض مقعد anus vagina

۳۔ امراض مہبل vagina

۴۔ زخم وناسور کو دور کرنے کیلئے

۵۔ قبض کو دور کرنے کیلئے ○ شیاف مسہل

۶۔ خونِ نکسیر کو بند کرنے کیلئے

مضرارات Side effects

شیافات مسہلہ کے زیادہ استعمال سے بواسیر کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے۔

☆☆☆

ایلام (درد پیدا کرنا)
Stimulation / Counter irritant

تعریف

ایلام کے لفظی معنی درد پیدا کرنے کے ہیں۔ایلام عربی لفظ الم سے مشتق ہے،طبی علاج ومعالجہ کے فوائد کی غرض سے اعصاب کی قوت احساس کو بیدار کرنے کے عمل کو ایلام یا لذع کہا جاتا ہے۔جس طرح مختلف موقعوں پر طبی اغراض ومقاصد سے اعصاب کی قوت احساس کو سست اور باطل کیا جاتا ہے جس کا نام تسکینِ درد اور تخدیر ہے اسی طرح بعض اوقات اس عمل سے اعصاب کی قوتِ احساس بیدار ہو جاتی ہے جس کا نام ایلام اور لذع ہے

ایلام کے طریقے Methods of Stimulation

ا۔محرکات اعصاب Nervine Stimulant

مندرجہ ذیل طریقوں کے اپنانے پر اعصاب کی شاخوں پر دباؤ پڑنے سے درد لاحق ہوتا ہے جس کا احساس براہ راست دماغ سے ہوتا ہے اور دماغ کے مراکز میں بیداری پیدا ہوتی ہے جس سے مریض ہوش میں آجاتا ہے۔

ا۔ جلد کی زور زور سے مالش کرنا۔

۲۔ عضو کو کس کر باندھنا یا دبانا۔

۳۔ مقامی طور پر شدید دباؤ ڈالنا۔

۴۔ آنکھوں کے پپوٹوں کے اوپر تیز دباؤ ڈالنا

۲۔ لاذعات Irritant

بیرونی طور سے جلد میں مختلف طریقوں سے اذیت پہونچائی جاتی ہے جس سے طبیعت بیدار ہوجاتی ہے مثلاً۔

۱۔ اکال دواؤں سے جلد میں زخم پیدا کرنا

۲۔ بجلی سے اعصاب کو اذیت پہونچانا

۳۔ عملِ کئی کے ذریعہ عضو مخصوص کو داغنا

۴۔ مریض کے چہرہ پر سرد پانی سے چھینٹیں مارنا۔

۵۔ قرح پیدا کرنا۔

۶۔ ادویہ محمرہ کے ذریعہ سُرخی پیدا کرنا۔

۷۔ ارسالِ علق یعنی جونکیں لگانا

۸۔ حجامت یا پچھنے لگانا

۳۔سانس کو وقتی طور پر روکنا

وقتی طور پر سانس کو روکنے سے دماغ میں تحریک پیدا ہوتی ہے اور مریض کو ہوش آجاتا ہے۔ مثلاً اگر بے ہوش مریض کی ناک کو دبا کر بند کر دیا جائے تو مریض فوراً آنکھ کھول دیتا ہے اور ہوش میں آجاتا ہے۔ یہ عمل سکتہ، غشی، جمودی کیفیت اور اختناق الرحم (hysteria) کے مریضوں میں مفید ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا تدابیر ایلام کی غرض سے عمل میں لائی جاتی ہیں۔ اس مقصد کے لئے مختلف دوائیں بھی استعمال کی جاتی ہیں اور یہ دوائیں یقیناً محرکات و مفتحاتِ عروق ہوتی ہیں یعنی ایسی ادویہ کے استعمال سے رگیں کشادہ ہوجاتی ہیں اور مقامی دورانِ خون تیز ہوجاتا ہے جس سے مقامی اعصاب کی شاخوں میں تحریک حاصل ہوتی ہے اور وہاں سوزش و درد پیدا ہوجاتا ہے۔ ایلام کا مقصد دلک، حجامت، عملِ کئی، ارسالِ علق، ریاضت قوی اور قروح و بثور پیدا

کر کے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

۴۔ مفتحات عروق Vasodilator

مفتحات عروق کے طور پر اس قسم کی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں جو عروق کو کشادہ کر کے مقامی طور پر دوران خون کو تیز کر دیتی ہیں جس سے اعصاب کی شاخوں میں تحریک پیدا ہونے سے درد ہونے لگتا ہے اور طبیعت بیدار ہونے لگتی ہے۔

اغراض و مقاصد Aims & Objectives

۱۔ طبیعت کو بیدار کرنے کیلئے

۲۔ اعصاب کی قوت حِس کو بیدار کرنے کیلئے

۳۔ ورم کو تحلیل کرنے کیلئے

۴۔ تسکینِ درد کیلئے

معالجاتی اہمیت یا مواقع استعمال Indications

۱۔ غشی Syncope

۲۔ افیون کی سمیت Opium toxicity

۳۔ سکتہ Comma

بغرض ایلام مستعمل ادویہ

ایلام کی غرض سے محرکِ اعصاب اور محرک دورانِ خون ادویہ استعمال کی جاتی ہیں۔ مثلاً اذاراقی ہینگ، پپیتہ، مُشک، نوشادر، الکحل، کافور، سنبل الطیب اور چائے کافی وغیرہ۔

☆☆☆

اِنکباب (بپھارہ)، لخلخہ

Vapourization/Inhalation

تعریف

انکباب Vapour Bath

جوشاندہ یا گرم پانی کی بھاپ کو کسی خاص عضو تک پہونچانے کے عمل کو انکباب کہتے ہیں۔
اصطلاحی طور پر بھپارہ لینے کے عمل کو انکباب کہا جاتا ہے۔اس میں مختلف طبی افعال و
خواص والی ادویہ کو پانی میں جوش دیکر تیار شدہ بھاپ کو متاثرہ عضو تک پہونچاتے ہیں۔

لخلخہ Inhalation

سیال یا جامد خوشبودار اور تیز بو والی دوا جو کسی چوڑے منہ کی شیشی میں رکھکر سونگھی جائے
اسے لخلخہ کہتے ہیں۔ یہ دوا ناک کے جوف کے ذریعہ ہوا کی نالیوں تک پہونچتی ہے اس سے
پھیپھڑوں کی نالیوں کا غلیظ بلغم صاف ہوجاتا ہے۔

طریقہ Methods

کسی صاف برتن میں مطلوبہ افعال وخواص والی دواؤں کو جوش دیکر بھاپ تیار کرتے ہیں
۔ بھاپ بننے کے بعد برتن کے منھ پر سوراخ والا ڈھکن لگا دیا جاتا ہے پھر اس بھاپ کو سوراخ
کے ذریعہ عضو ماؤف تک پہونچایا جاتا ہے ۔ انکباب یا بپھارہ کا مقصد مختلف طریقوں
مثلاً بخور، لخلخہ، نشوق اور شموم کے ذریعہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اغراض ومقاصد وفوائد Aims & Objectives

۱۔ تحلیل ورم کیلئے

۲۔ تسکینِ درد کیلئے

۳۔ دورانِ خون کو تیز کرنے کیلئے

۴۔ عضو کو طاقت دینے کیلئے

۵۔ چہرہ کو خوبصورت بنانے کیلئے

مواقع استعمال Indications

۱۔ امراض جلد Skin disorder

۲۔ سرسام Meningitis

۳۔ صداع Headache

۴۔ دوار Vertigo

۵۔ لقوہ Facial paralysis

۶۔ ورمِ مفاصل Arthritis

۷۔ نزلہ وزکام Cold & coryza

۸۔ ذات الریہ Pneumonia

۹۔ ضیق النفس Asthma

ممنوعات Contraindications

۱۔ فشارالدم قوی High blood pressure

۲۔ قلت مائی Dehydration

۳۔ حاملہ عورت Pregnant Women

۴۔ سلعہ سرطانی Malignant Tumour

۵۔ امراض قلب Heart disease

☆☆☆

تنویم (سلانا)

Sedation

تعریف

Insomnia

تنویم کے لفظی معنی سلانے کے ہیں ۔ جب کسی انسان کو سہر یا بیداری مرضی صورت اختیار کرلیتی ہے تو اس کے علاج کیلئے مریض کو سُلانا پڑتا ہے جس کو تنویم کہتے ہیں۔ اس مقصد میں جو دوائیں اور تدابیر اختیار کی جاتی ہیں ان کو منوم کہتے ہیں۔

اسباب بیداری Causes

۱۔ درد اور اذیت

۲۔ بخار

۳۔ سوءِ ہضم

۴۔ ورمِ دماغ

۵۔ دماغی تناؤ

۶۔ فکر و تردد

تنویم کا اُصولِ علاج

۱۔ بہتر یہ ہے کہ ازالۂ سبب کیا جائے مثلاً سوءِ ہضم کی صورت میں ہضم کی اصلاح، بخار کی صورت میں دافع حمیٰ ادویہ کا استعمال اور درد کی صورت میں مسکن درد دواؤں کا استعمال کرانا چاہیئے۔

۲۔ اگر بیداری معمولی درجہ کی ہو تو جہاں تک ممکن ہو سکے منوم ادویہ کے استعمال سے پرہیز کرائیں اور معمولی تدابیر سے نیند لانے کی کوشش کی جائے۔

اغراض و مقاصد Aims &Objectives

اغراض و مقاصد

ا۔ برائے تسکینِ الم

۲۔ برائے تسکینِ جسم

نیندلانے کی تدابیر

ا۔ رات کے وقت مریض کے ہاتھ پاؤں کو کس کر باندھ دیا جائے نیز مریض کو تکیہ لگانے اور اُونگھنے نہ دیا جائے۔اس کے سامنے چراغ یا روشنی کا معقول انتظام کیا جائے اور لوگ مریض کے اردگرد جمع ہو کر قصے کہانیاں سنائیں تا کہ مریض تھک جائے اور اسے نیند آنے لگے پھر چراغ بجھا دیا جائے اور مریض کے ہاتھ پاؤں کھول دیئے جائیں اور لوگ خاموش ہو جائیں۔

۲۔ خواب گاہ کو خوشگوار اور پرسکون بنایا جائے۔

۳۔ خواب گاہ کے قُرب وجوار میں شور وغل نہ ہونے دیا جائے۔

۴۔ نیم گرم پانی سے پاشویہ کرائیں۔

۵۔ شکم پر گرم ضماد لگایا جائے۔

۶۔ ہاتھ اور پیروں کو سہلایا جائے۔

۷۔ سر میں تیل کی مالش کی جائے۔

۸۔ کُتب بینی کرائی جائے۔

۹۔ گرم دودھ کا استعمال بھی نافع ہوتا ہے۔

منومات کا استعمال Use of Sedatives

اگر بیرونی تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو اس مقصد کیلئے منوم دوائیں استعمال کریں۔چونکہ یہ دوائیں مخدر اور سمی ہوتی ہیں اس لئے ان کو بحالتِ مجبوری کم مقدار میں احتیاط کے ساتھ استعمال کرائیں۔اگر خشخاش اور کاہو جیسی ہلکی مخدر دواؤں سے کام چل جائے تو افیون جیسی قوی چیزوں کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے۔

مآخذ و مراجع

۱۔ کتاب الکلیات (اردو) — ابن رشد — سنٹرل کونسل فار ریسرچ اِن یونانی میڈیسن، نئی دہلی

۲۔ ترجمہ وشرح القانون فی الطب — غلام حسنین کنتوری — مطبوعہ: منشی نول کشور، لکھنؤ

۳۔ ترجمہ وشرح کلیات قانون (حصہ دوم) — حکیم کبیر الدین — مطبوعہ: محبوب المطابع برقی پریس، دہلی

۴۔ اصولِ طب معروف بہ کلیات طب — حکیم سید محمد کمال الدین حسین ہمدانی — اعجاز پبلشنگ ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی

۵۔ علاج بالتدبیر — حکیم سید محمد کمال الدین حسین ہمدانی — اعجاز پبلشنگ ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی

۶۔ ذخیرہ خوازم شاہی (اردو ترجمہ) — اسماعیل جرجانی — مطبوعہ: منشی نول کشور، لکھنؤ

۷۔ کتاب العمدہ فی الجراحت (اردو ترجمہ) — ابو سہل مسیحی — سنٹرل کونسل فار ریسرچ اِن یونانی میڈیسن، نئی دہلی

۸۔ علاج بالتدبیر — پروفیسر عبد المبین خان — نور کدہ پبلشنگ، ۴۰۸ بی، کیلاش، پربھات، ممبئی

۹۔ فردوس الحکمت — علی ابن ربن طبری — فاؤنڈیشن پریس، کراچی

۱۰۔ علاج بالتدبیر جدید تحقیقات و مفید توضیحات — ڈاکٹر محمد احسان اللہ — تاج بک ڈپو، اکبری گیٹ چوک، لکھنؤ

ڈاکٹر محمد احسان اللہ

۱۱۔ قانونِ صحت — پروفیسر حکیم محمد طیب — دار الشفاء امیر نشان علی گڑھ

۱۲۔ قرا بادین اعظم — حکیم محمد اعظم خاں

سی۔ ی۔ آر۔ یو۔ ایم۔ نئی دہلی

۱۳۔ کلیات ادویہ	حکیم محمد کبیر الدین	مطبع: دفتر المسیح قرول باغ دہلی
۱۴۔ کامل الصناعہ	علی ابن عباس مجوسی	مطبع: منشی نول کشور، لکھنؤ
اُردو ترجمہ	غلام حسنین کنتوری	مطبع: منشی نول کشور، لکھنؤ
۱۵۔ الحاوی فی الطب حصہ اوّل۔دوم	حکیم زکریا رازی	بیروت دار الحیاطر اطل عربی ۲۰۰۲ء
۱۶۔ التصریف	ابولقاسم زہراوی	مطبع: منشی نول کشور، لکھنؤ
۱۷۔ افادۂ جلیل	حکیم جلیل احمد انصاری	پروفیسر تکمیل الطب کالج لکھنؤ ۱۹۲۸
۱۸۔ الحاوی فی الطب	ابو بکر محمد بن زکریا رازی	سی۔سی۔آر۔یو۔ایم۔نئی دہلی
۱۹۔ کتاب المنصوری	ابو بکر محمد بن زکریا رازی	سی۔سی۔آر۔یو۔ایم۔نئی دہلی
۲۰۔ ہیلتھ بیوٹی اینڈ ایکسر سائز	ایلزبتھ مورس	کونرن آکٹوپس
۲۱۔ معالجات خصوصی	ڈاکٹر ضمیر احمد	دہلی
۲۲۔ قے واسہال کی طبی اہمیت	ڈاکٹر عرشی ریاض ڈاکٹر زرنگار	صبا پبلشرز، علی گڑھ۔یوپی
۲۳۔ تحفظی وسماجی طب	پروفیسر عبدالمبین خان	نور کدہ پبلشنگ، ۴۰۸بی، کیلاش، پربھات، ممبئی

24.Thorwald J"Science and Secrets of early Medicine" London;Thomaes;1962.